عشق
exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 1

exponovels

کمرے میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ سامنے صوفے پر کوئی ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا بار بار اپنے ہاتھ میں موجود لائٹر کو جلا بجھا رہا تھا ایک یہی آواز تھی جو اس سناٹے کو ختم کرنے کا باعث بن رہی تھی----

ک۔۔۔ک۔۔۔کون۔۔۔؟؟؟"

خوف کے مارے اس کی زبان بھی اس کا ساتھ دینے سے منع کر رہی تھی اسی لیے اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ پھوٹ کر ادا ہو رہے تھے-----

کہاں پر ہے وہ۔۔۔۔؟؟؟ "

exponovels

وہی صوفے پر بیٹھا شخص لائٹر کو بجھا کر بھاری اور غصیلی آواز میں بولا----

ک---ک---کون کہاں پر ھے---؟؟؟ "

تیرے ساتھ والی لڑکی کہاں پر ھے---؟؟؟ "

بولنے کے ساتھ ہی وہ شخص وہاں سے اٹھا اور بھاری قدموں کے ساتھ اس کے قریب آنے لگا جن کی آواز خوف سے اس کی جان لینے کا باعث بن رہی تھی----

exponovels

" دیکھیں سر آپ جو کوئی بھی ھیں ,آئی ایم رئیلی سوری کہ وہ تپھڑ میں نے آپ کو مارا تھا جس کے لیے میں بہت شرمندہ بھی ہوں لیکن-----"

" کیا نام ھے اس کا اور کہاں رہتی ہے وہ----؟؟؟ "

" سر آپ کو اس سے کیا وہ جہاں بھی رہتی ہو میں آپ سے معافی مانگ رہی ہو نا اور اس کی کوئی غلطی نہیں ہے اس میں----"

" میں نے کہا بتا کہاں رہتی ہے وہ ----؟؟؟ "

exponovels

اس کے قریب آ کر وہ شخص زور سے دھاڑا تھا جس وجہ سے وہ خوف سے اچھل پڑی مگر بولی کچھ نہیں----

" میں نے بھی بتا دیا ھے آپ کو کہ اس معاملے میں اُس کی کوئی غلطی نہیں ھے اور ھاں سوری کر دی ھے میں نے آپ کو معاف کرنا یا نا کرنا آپ کی مرضی ھے اب جا رہی ہوں میں----"

اپنی بات کہتے ہی وہ دروازے کے قریب جانے لگی جب اچانک اس شخص نے اسے بالوں سے دبوچ لیا اور مزید چلنے سے روکا---

exponovels

تو سمجتھی کیا ھے خود کو ھاں ,تو جانتی نہیں "
ھے کہ اس بار تیرا سامنا کس سے ھوا ھے اور
کون ہوں میں ,اتنا لوگ گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے
جتنا میرا نام لینے سے انھیں خوف آتا ھے ,اور
تیری اتنی اوقات جو تو مجھے تپھڑ مارے ,تیرے
ساتھ تو وہ کروں گا میں جسے دیکھ کر لوگ خوف
سے اپنی بہن بیٹیوں کو مار دینا تو ضرور پسند
کریں گے لیکن گھر سے نکالنا نہیں---"

---

exponovels

عنایہ آج بہت خوش تھی وجہ آج اس کے والد)جمال صاحب (کا کافی دنوں بعد گھر واپس لوٹ کر آنا تھا

اسی لئے عنایہ صبح سویرے ہی اٹھ کر کچن میں گھس کر جمال صاحب کے لیے ناشتہ بنانے میں مصروف تھی-----

ابھی وہ پراٹھوں کے لیے پیڑے ہی بنا رہی تھی جب ثریا)ملازمہ (عنایہ کے پاس چلی آئی----

بی بی جی لائیں میں بھی کچھ کام کر دوں وہ جی " آپ کو بھی تو یونیورسٹی جانے کے لیے دیر ہو رہی ہے"----

exponovels

" نہیں نہیں ثریا آپی آپ جائیں یہاں سے ,مجھے ہیلپ نہیں چاھیے ,آج کے سارے کام میں خود اپنے بابا کے لیے کروں گی آخر اتنے عرصے بعد میرے بابا گھر واپس آئیں ھیں پھر بھلا اس گولڈن چانس کو میں کیسے گنوا دوں---"

مصروف سے اندازہ میں عنایہ نے پیڑے بناتے ہوئے ثریا کو سہولت سے انکار کر دیا وہیں ثریا عنایہ کی اپنے بابا کے لیے محبت دیکھ کر ہلکا سا مسکرا اٹھی----

" بی بی جی آپ کتنی محبت کرتی ھیں صاحب جی سے لیکن صاحب جی کو پھر بھی ترس نہیں آتا

exponovels

انہوں نے تو کبھی آپ سے پیار سے بات تک بھی نہیں کی ویسے بڑے ظالم ھیں صاحب جی جو آپ جیسی معصوم اور صابر بیٹی سے نفرت کرتے ھیں ,انھیں تو خدا کے حضور شکر ادا کرنا چاھیے جبکہ وہ ھیں کہ آپ کو منحوس کہتے اور سمجھتے ھیں-----"

جمال صاحب کا تصور کرتے ھوئے ثریا نے افسوس کیا وہیں ایک پل کے لیے تو عنایہ کے ھاتھ بھی اس ایک بات پر کام کرتے ھوئے رک گئے تھے لیکن آگے ہی پل وہ خود کو سنبھال چکی تھی

exponovels

اور ایک ٹھنڈی سانس بھر کر مسکراتے ہوئے پھر سے کام کرنے لگی-----

ثریا آپی آپ دیکھ لیجیے گا ان شاءاللہ ایک نا ایک " دن میں اپنے بابا کا دل اور محبت جیتنے میں کامیاب ہو ہی جاؤں گی اور مجھے اس دن کے آنے کا شدت سے انتظار ھے ,اچھا آپ جا کر دیکھیں تو کہ بابا "اٹھے یا نہیں----

عنایہ نے بات پلٹ دی تو ثریا بھی جی بی بی جی " کہہ کر کچن سے نکل گئ----

ناشتہ تیار کر کے عنایہ نے خود جلدی سے تھوڑا بہت ناشتہ کیا اور پھر جمال صاحب کے لیے ناشتہ

exponovels

ٹرے میں سجائے ان کے کمرے کی سمت چل پڑی

آج صبح سے ہی وہ بہت مصروف تھی جس وجہ سے اسے یونیورسٹی کے لیے بھی کافی دیر ھو گئی تھی لیکن اس بات سے بھی عاس کو کوئی فرق نہ پڑا کیونکہ بات اس کے بابا کا دل جیتنے کی تھی-----

جمال صاحب کے کمرے کے قریب پہنچ کر عنایہ نے ایک لمبی سانس لے کر خود کو کمپوز کیا اور پھر بائیں ھاتھ کی دو انگلیوں کو دہرا کر کے کمرے کے دروازے کو نوک کر دیا---

کون ھے----؟؟؟"

exponovels

جمال صاحب غصے سے دریافت کر رھے تھے----

بابا میں ھوں عنایہ کیا میں اندر آ جاؤں---؟؟؟ "

عنایہ ڈرتے ھوئے کمرے میں داخل ھونے کی اجازت طلب کر رہی تھی----

نہیں کوئی ضرورت نہیں ھے تمہیں صبح صبح " اپنی منحوس شکل مجھے دیکھانے کی ,میں نہیں چاہتا کہ میرا سارا دن ہی خراب گزرے اور وہ ثریا کہاں ھے ,میں نے کتنی دفعہ کہا ھے کہ میرا ہر کام وہ ہی کرے گی اس لیے تم دفع ھو جاؤ یہاں سے اور میرے کمرے سے باہر نکلنے سے پہلے تم

exponovels

یونیورسٹی چلی جانا تاکہ مجھے تمہاری شکل
دیکھائی نا دے----"

جمال صاحب بغیر کسی لحاظ کے مسلسل عنایہ کو اپنے الفاظ سے گھائل کر رھے تھے مگر اب عنایہ کو بھی ان سب باتوں کی عادت ہو گئ تھی وجہ بچپن سے ہی جمال صاحب کی اس کی ذات سے بے پناہ نفرت تھی کیونکہ جمال صاحب کی بیوی اور عنایہ کی ماں عنایہ کی پیدائش کے وقت ہی خالق حقیقی سے جا ملی تھیں اور جمال صاحب اپنی بیوی کی موت کی زمہ دار عنایہ کو سمجھتے تھے----

exponovels

ماں کی موت کا غم اور ماں کی محبت کی کمی تو عنایہ کو بھی بچپن سے رہی تھی وہیں وہ اپنے باپ کی محبت اور شفقت کے لیے بھی ہمیشہ ترستی رہی تھی---

عنایہ سے دور رھنے کی خاطر جمال صاحب نوکری بھی ایسی کرنے لگے تھے جس میں انھیں پاکستان سے باہر دبئی میں ہی رھنا پڑتا اور عنایہ کی دیکھ بھال کے لیے انھوں نے ثریا کو رکھا ھوا تھا لیکن جب بھی وہ ہر ماہ میں دو دونوں کے لیے پاکستان آتے تب عنایہ ہمیشہ ان کا دل جیتنے کی

exponovels

جدوجہد میں مصروف دیکھائی دیتی تھی لیکن ہمیشہ ہی اسے ناکامی کا سامنا کرنا پڑتا۔۔۔

بابا میں نے آپ کا پسندیدہ ناشتہ بنایا ہے پلیز کھا "لیں۔۔۔

کافی دیر تک خود کو کمپوز کر کے عنایہ نے اپنے آنے کی وجہ بتائی وہیں جمال صاحب بھڑک اٹھے۔۔۔

تمہارا مسلۂ کیا ھے کیوں سکون سے رھنے نہیں " دیتی مجھے جب دیکھو پیچھے ہی پڑی رہتی ھو , اچھا ٹھیک ھے جاؤ تم ,کھا لوں گا میں یہ ناشتہ ,تم

exponovels

کچن میں رکھ دو اور اب مجھے ڈسٹرب مت کرنا ویسے کتنی بے شرم ہو تم بچپن سے لے کر اب تک ہزار دفعہ تمہیں میں مجھ سے دور رہنے کا کہہ چکا ہوں پھر بھی تمہارے دماغ میں اتنی سی بات نہیں "گھستی ,جاؤ اب---

جمال صاحب کے لہجے اور باتوں سے اداس ہو کر عنایہ نے ناشتہ کچن میں رکھا اور خود اپنے کمرے میں جا کے بیڈ پر بیٹھ گئی اور سائیڈ ٹیبل پر موجود اپنی ماں کی تصویر کو اٹھا کر سینے سے لگا کے پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی---

exponovels

" ماما آپ کیوں ہمیں چھوڑ کر گئیں ھیں اگر آج آپ ہمارے ساتھ ہوتیں تو ہم سب کتنی پرسکون اور خوشیاں بھری زندگی گزار رہے ہوتے ,ماما موت زندگی تو اللہ جی کے ہاتھ میں ھے نا پھر کیوں بابا آپ کی موت کی زمہ دار مجھے ٹھہراتے ھیں ,میرا کیا قصور ھے ماما بہت تکلیف ہوتی ھے مجھے خود کے لیے بابا کی نفرت دیکھ کر...."

کافی دیر تک رو کر اپنا دل ہلکا کرتے ہوئے عنایہ کو یونیورسٹی کے لے بہت دیر ہو گئی تھی تب اسے اچانک نازش کی یاد آئی جو یقیناً اس کے تھوڑا سا اور لیٹ ہو جانے پر خود اس کے گھر

exponovels

میں ہی چلی آتی تبھی عنایہ نے اپنی ماں کی تصویر کو چوم کر سائیڈ ٹیبل پر رکھا اور اپنے کپڑے لیے باتھ روم میں داخل ہو گئ---

منہ ھاتھ دھو کر جو آنسوؤں کی وجہ سے خراب ہو چکا تھا اس نے کپڑے تبدیل کیے اور واپس کمرے میں آ کے اپنی چادر لینے کے بعد بیگ کو کاندھے پر لٹکائے وہ گھر سے باہر نکل گئی جہاں اس کا پرسنل رکشہ جو اسے پک اینڈ ڈراپ دیتا تھا وہ کب سے وہیں کھڑا تھا عنایہ کو شرمندگی تو بہت ہوئی لیکن وہ کر بھی کیا سکتی تھی اسی لیے چپ چاپ رکشے میں بیٹھ گئی----

exponovels

رکشے سے اتر کر جیسے ہی عنایہ یونیورسٹی میں داخل ہوئی تو اس کی سوچ کے بر عکس نازش بجائے اس پر غصہ کرنے کے گیٹ کے پاس کھڑی آج اسے بہت خوش دیکھائی دی ورنہ ہمیشہ جب بھی عنایہ کو 5 منٹ کی بھی دیر ہو جاتی تو اچھی خاصی کلاس لگاتی تھی نازش اس کی ,ایک یہی تو عنایہ کی بیسٹ فرینڈ تھی جو اسے سمجھتی بھی تھی اور محبت بھی کرتی تھی----

" کیا بات ھے ناز تم اتنی خوش کیوں ہو----؟؟؟

exponovels

عنایہ خود بھی مسکراتے ہوئے گیٹ سے اپنی کلاس کی جانب قدم بڑھاتے نازش سے سوال کرنے لگی----

" عنایہ عنایہ میں بہت بہت زیادہ خوش ہوں یار , تمہیں پتہ ھے کہ میں اپنی دادی سے ملنے جا رہی ہوں"-----

ایک قہقہ لگاتے ہوئے پرجوش سے انداز میں نازش نے عنایہ کو اپنی خوشی کی وجہ بتائی وہ اس لیے آج اتنی خوش تھی کیونکہ کافی عرصے بعد وہ اب اپنی دادی سے ملنے جا رہی تھی----

exponovels

ارے واہ ناز یہ تو سچ میں بہت خوشی کی بات "
ھے ماشاءاللہ سے بہت لکی ہو تم جو تمہارے پاس
سبھی رشتے ھیں ,میری طرح نہیں جو اپنے بابا کی
"محبت کے لیے بھی لاکھوں دعائیں کرتی ھے----

عنایہ پل میں ہی اداس ھو گئی تھی اور نازش وہ تو
عنایہ کی رگ رگ سے واقف تھی پھر بھلا اب کیوں
نا سمجھتی اسی لیے اس کا دھیان بانٹے کی خاطر
اس کے کاندھے پر بازو رکھتے ھوئے عنایہ کو
اپنے قریب کیا----

یار عنایہ تمہیں نہیں پتہ کہ جب میں 1 سال کی "
تھی تب لاسٹ ٹائم گئ تھی اپنی دادی سے ملنے پھر

exponovels

ناجانے کیوں بابا نے بہت سختی سے منع کر دیا تھا کہ دادی سے ملنے مت جانا ,میں ہر بار وجہ پوچھتی رہی لیکن انہوں نے نہیں بتایا مجھے ,بٹ یو نو عنایہ یار ایک دفعہ میں نے ماما کی کچھ باتیں سنی تھیں کہ جو میری پھوپھو تھی نا ان کے ساتھ کچھ ہوا تھا وہاں ,بہت بری حالت میں ملی تھیں وہ "اور پھر شاید شاید ان کا انتقال بھی ہو گیا تھا---

لیکن خیر چھوڑو ہم تو جائیں گے وہاں بہت مزا " "آئے گا یار---

نازش کی خوشی اس کے ہر انداز سے صاف چھلک رہی تھی جبکہ عنایہ تھوڑا سا اداس ھو گئی وجہ اس

exponovels

کی بیسٹ فرینڈ کا اس سے اتنے دنوں کی دوری تھی----

وہ سب تو صحیح ھے ناز لیکن کب تک واپس آؤ " گی تم ,میں تو بہت مس کروں گی تمہیں ایک تم ہی تو ھو جس کے ساتھ گزارا گیا وقت کچھ پل کے لیے ہی سہی مگر مجھے خوشی اور سکون تو دیتا ھے"----

او ھیلو میڈم میں اکیلی نہیں جا رہی ھوں کہیں " بھی سمجھی ,تم بھی میرے ساتھ چل رہی ہو"----

exponovels

عنایہ کو اداس ہوتے دیکھ نازش نے فوراً اسے اپنا پلین بتا دیا وہیں عنایہ حیرانگی کے مارے ایک قدم بھی مزید اور نا چل پائی اور اسی جگہ رک کر آنکھیں پھاڑے نازش کو دیکھنے لگی---

نہیں نہیں ناز میں بھلا کیسے جا سکتی ہوں "

تمہارے ساتھ ,تمہیں معلوم ہے نا بابا کا ,وہ نہیں جانے دیں گے مجھے اور ویسے بھی تم اپنے رشتے داروں سے ملنے جا رہی ہو میں کیسے چلی جاؤں کتنی بری لگی گی میں----"

عنایہ سر جھکائے بولی وہ پھر سے اداس ہو گئی تھی----

exponovels

"عنایہ کیا ہو گیا ھے یار میری فیملی کیا تمہاری
کچھ نہیں لگتی اور ویسے بھی ہم انجوائے کرنے
کے لیے جا رھے ھیں اس لیے تم چل رہی ہو
میرے ساتھ سمجھی اور رہی بات انکل کی تو انہیں
کون بتائے گا ,ہم واپس بھی آ جائیں گے اور تم
دیکھنا انھیں خبر بھی نہیں ھو گی ,اچھا یہ بتاؤ کہ
"اب انکل نے واپس کب جانا ھے----

نازش نے فوراً عنایہ کے سامنے آسان سا حل پیش
کر دیا لیکن عنایہ ابھی بھی مطمئن نہیں تھی----

"شاید پرسوں---- "

exponovels

" پرسوں چلو سہی ھے بس پھر اس سے آگلے دن
ہم چلے جائیں گے اور دو دن بعد واپس بھی آ جائیں
گے پلیز عنایہ پلیززززز یار تمہیں نہیں پتہ کتنی
مشکل سے میں نے اپنی فیملی کو منایا ھے ,بہت
مشکل سے یار انہوں نے صرف دو دن کے لیے
دادای کے پاس جانے کی اجازت دی ھے ,پلیز یار
دیکھو عنایہ اگر تم میرے ساتھ نہیں گئی نا تو میں
نے بھی نہیں جانا اور تم سے کبھی بات بھی نہیں
کرنی میں نے ,تو سوچ لو تم----"

exponovels

نازش کے دھمکی دینے پر عنایہ کو حامی بھرنی ہی
پری تھی کیونکہ وہ اپنی اکلوتی دوست کی
ناراضگی سہنے کی خود میں ہمت نہیں پاتی تھی----

"ٹھیک ھے میں چلو گی تمہارے ساتھ ,لیکن ناز
مجھے ناجانے کیوں ڈر لگ رہا ھے جیسے کہ تم
نے بتایا ابھی کہ تمہاری پھوپھو کے ساتھ کچھ ہوا
تھا وہاں تو کہیں ہم وہاں جا کر کوئی غلطی----"

"عنایہ یار کیسی باتیں کر رہی ہو اگر کسی کے
ساتھ برا ہونا قسمت میں لکھا ہو تو گھر بیٹھے بھی
اس کے ساتھ ہو سکتا ھے اور اگر ہم سب ایسے ڈر

exponovels

کر زندگی گزارنا شروع کر دیں تو زندگی کو جی نہیں سکیں گے سمجھی پگلی----"

عنایہ کو خوفزدہ ہوتے دیکھ نازش اسے سمجھانے لگی تبھی اچانک ان کے پاس زبیر آ گیا---

کیا ہوا گرلز کیا باتیں چل رہی ھیں---؟؟؟ "

عنایہ کو نظروں کے حصار میں لیے زبیر اس سے سوال کرنے لگا وہیں زبیر کا عنایہ کو گھورنا نازش نوٹ کر چکی تھی تبھی عنایہ کو ہلکا سا اپنے پیچھے کرتے ہوئے وہ خود زبیر نے سامنے ہو گئی----

exponovels

زبیر تم یہاں ,کیسے ہو---؟؟؟ "

میں بلکل ٹھیک ھوں تم لوگ بتاؤ کہ کیا باتیں کر "

رھے تھے---؟؟؟

جواب تو زبیر نازش کو دے رھا تھا مگر نظریں اس کی ابھی بھی عنایہ پر ہی ٹھہری ہوئی تھیں---

"کچھ نہیں بس ہماری پرسنل باتیں ھیں--- "

نازش نے کچھ سخت لہجے میں زبیر کو جواب دیا مگر وہ ابھی تک عنایہ کو ہی دیکھنے میں مصروف تھا جبکہ عنایہ مکمل نازش کے پیچھے چھپے جا رہی تھی---

exponovels

زبیر عنایہ کو یونیورسٹی کے پہلے دن سے ہی بہت پسند کرتا تھا لیکن عنایہ ہمیشہ زبیر سے صرف ڈرتی تھی بلکہ وہ تو ہر کسی سے بہت زیادہ ڈرتی تھی اس کا یونیورسٹی جانا بھی صرف نازش کی ہی بدولت ممکن ہو پایا تھا ورنہ اگر وہ نا ہوتی تو شاید عنایہ گھر میں بند رہ رہ کر ٹارچر ہوتے ہوئے مکمل پاگل ہی ہو جاتی---

زبیر ابھی بھی عنایہ کو دیکھتے ہوئے نازش سے باتیں کرے جا رہا تھا تبھی اس کی نظروں سے گھبراتے ہوئے عنایہ نے نازش کی کمر کو ہلکا سا

exponovels

تھپتھاتے ہوئے اسے یہاں سے جانے کا اشارہ دیا جو نازش فوراً سمجھ بھی گئی----

اچھا زبیر ہم چلتے ھیں وہ دراصل ہمیں کچھ "

"ضروری کام ھے,سو بائے---

کہنے کے ساتھ ہی نازش عنایہ کا ھاتھ تھامے وہاں سے جانے لگی جب اچانک زبیر نے عنایہ کا ہاتھ تھام کر اسے جانے سے روک لیا----

اپنے ھاتھ پر کسی کا لمس پاتے ہی عنایہ نے صدمے سے پلٹ کر زبیر کی جانب دیکھا جو اس وقت گھٹنوں کے بل بیٹھ چکا تھا----

exponovels

"عنایہ آئی رئیلی لو یو ,وِل یو میری می پلیززز--- "

زبیر کی آواز اتنی اونچی تو ضرور تھی کہ وہاں سے اپنی اپنی کلاسز کی طرف رواں دواں سٹوڈنٹس رک کر انھیں دیکھنے لگے جبکہ عنایہ خوف کے باعث آنکھیں بھرنے لگی---

"م---میر---میرا ہاتھ چھ---چھوڑیں--- "

یہ دو لفظ ادا کر کے عنایہ نے رونا شروع کر دیا اور عنایہ کو روتے دیکھ نازش بھی زبیر کو اس کا ھاتھ چھوڑنے پر فورس کرنے لگی لیکن وہ تو جیسے ٹھانے بیٹھا تھا کہ عنایہ کو آج منا کر ہی دم لے گا---

exponovels

" عنایہ سمجھو یار پلیززززز میں بہت محبت کرتا ہوں تم سے اور مجھے امید ھے کہ آج میں تمہیں ضرور منا لوں گا اور مجھے تمہارا جواب ہاں میں ہی موصول ھو گا۔۔"

" زبیر تمہیں سمجھ نہیں آ رہی کہ وہ کیا کہہ رہی ھے , عنایہ کا ہاتھ چھوڑ دو فوراً۔۔۔۔"

نازش نے چیخ کر کہا تھا لیکن زبیر ٹس سے مس بھی نا ھوا۔۔۔۔

" نازش تم آج بلکل خاموش رہو گی ,آئ نو شی لوز می۔۔۔۔"

exponovels

زبیر نے ابھی اتنا ہی کہا تھا جب عنایہ نے غصے سے اپنا پورا زور لگا کر زبیر کی پکڑ سے اپنا ھاتھ نکالا اور اسی ھاتھ سے زبیر کے منہ پر تپھڑ مار دیا۔۔۔

" آپ کی ہمت کیسے ہوئی مجھے چھونے کی , ایک بات دھیان سے سن اور سمجھ لیں ,آئی ہیٹ یو سو سو مچ ,آپ جیسے سبھی مردوں سے نفرت ھے مجھے سبھی لوگوں سے سمجھے آپ۔۔۔"

غصے کی زیادتی سے عنایہ کی آواز پھٹ سی گئی تھی وہیں زبیر اور نازش سمیت وہاں موجود

exponovels

سبھی لوگ حیرانگی سے عنایہ کے اس روپ کو دیکھ رھے تھے----

" ایک, بات وہ کرو عنایہ جس پر پورا اتر سکو بات بتاؤ مجھے کہ کیا کبھی شادی نہیں کرو گی تم یا پھر اپنی اس سہیلی نازش سے ہی شادی کرنے کا ارادہ ھے تمہارا"----

اپنے منہ پر ھاتھ رکھے زبیر نے شعلہ بار نظروں کے ساتھ غصے سے کہا جس پر عنایہ آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لیے منہ پر ھاتھ رکھ کر وہاں سے بھاگ گئی اور عنایہ کو بھاگتے دیکھ نازش دانت پیستے ھوئے زبیر سے گویا ھوئی---

exponovels

تمہیں تو میں دیکھ لو گی کمینے انسان چھوڑو گی "

"نہیں تمہیں----

شہادت کی انگلی اٹھا کر زبیر کو دھمکی دینے کے بعد نازش بھی عنایہ کے پیچھے تیزی سے جانے لگی----

---

"عنایہ رکو رکو تو یار--- "

exponovels

عنایہ کو تیزی سے دوبارہ سے گیٹ کی جانب بھاگتے دیکھ نازش خود بھی اس کے پیچھے تیزی سے چلتی اسے آوازیں دے رہی تھی لیکن عنایہ تو جیسے کچھ سننے کو تیار ہی نہیں تھی----

" عنایہ یار مجھ سے بھی ناراض ھو کیا اب میری بھی بات نہیں سنو گی---؟؟؟

تیزی سے دھوڑ کر عنایہ کا بازو پکڑے اسے روکنے کے بعد اس کا رخ اپنی جانب کیے نازش

exponovels

نے اس سے سوال کیا تو عنایہ اپنی بھیگی پلکوں کو اٹھائے تڑپ کر نازش کے گلے لگ گئی----

" چپ کرو یار پلیز تم جانتی ھو کہ تمہارے آنسو کتنی تکلیف دیتے ھیں مجھے ,پلیز بس کرو اور تم دیکھنا کہ اس کمینے کو تو میں کیسے سبق سیکھاتی ھوں ,چلو گھر چلتے ھیں وہ تمہارا رکشے والا بھائی تو گیا اب پیدل ہی جانا پڑے گا یار ,چلو اب----"

exponovels

عنایہ کو تسلی دینے کے بعد اس کی کمر تھپتھا کر
اس سے الگ ہو کے نازش نے اسے چلنے کا
اشارہ کیا اور وہ دونوں پیدل ہی یونیورسٹی سے
باہر نکل پڑیں کیونکہ ان دونوں کے گھر
یونیورسٹی کے قریب ہی تھے----

چلو جی آگیا تمہارا گھر اب رونا نہیں پلیز میری "
"گلابو ہنستے ہوئے ہی پیاری لگتی ہے----

exponovels

نازش نے پہلے عنایہ کو اس کے گھر چھوڑا تو پھر سے اسے رونے کی تیاریاں کرتے دیکھ سمجھانے کے ساتھ ایک بار پھر سے اپنے گلے لگا کے الگ ہو کر وہ اپنے گھر کی طرف چل پڑی جبکہ عنایہ جو نازش کی محبت دیکھ کر ہی دوبارہ رونے لگی تھی یوں ہی آنسو بہاتی گھر میں داخل ہو گئی۔۔۔

خود کو رونے سے باز رکھنے کی خاطر وہ منہ پر ہاتھ رکھے تیزی سے اپنے کمرے کی طرف

exponovels

جا رہی تھی جب اچانک عنایہ کا ٹکراؤ جمال صاحب کے ساتھ ہو گیا۔۔۔

" اب کیا دیکھائی دینا بھی بند ہو گیا ھے تمہیں, کہاں ایسے اندھا دھند بھاگے جا رہی ہو تم, اور اتنی جلدی واپس کیوں آ گئ ہو تم۔۔۔؟؟؟

جہان عنایہ نم آنکھوں کے ساتھ خوفزدہ سی جمال صاحب کو دیکھ رہی تھی وہیں وہ عنایہ پر غصے سے برستے ہی چلے گئے جس پر عنایہ آنکھوں میں مزید ڈھیروں آنسو لیے اپنے باپ کی بے حسی

exponovels

کو دیکھنے لگی جنہیں یہ دیکھائی نا دیا کی وہ رو رہی ھے بس اسے ہی باتیں سنانے لگ پڑے----

ایک شکوہ زرہ نظر جمال صاحب پر ڈالے عنایہ نے دوبارہ سے اپنے کمرے کی جانب بھاگنا شروع کر دیا اور جلدی سے دروازہ لوک کیے بیڈ پر گر کر رونے لگی----

بد تمیز لڑکی پتہ نہیں سمجتھی کیا ہے خود کو " کیسے مجھے اگنور کر کے گئی---- "

exponovels

عنایہ کے جاتے ہی جمال صاحب نے غصے سے کہا اور گھر سے باہر نکل گئے۔۔۔

ماما ساری دنیا بہت بری ہے ,اس دنیا میں "
نازش کے سوا کوئی بھی ایسا نہیں ہے جو مجھے سمجھ سکے اور دل سے محبت کرے ,اللہ جی آپ نے مجھے اس دنیا میں بھیجا ہی کیوں جب میرے

exponovels

ساتھ صرف برا ہی ہونا تھا ,خوشیاں تو میرے پاس آنے سے بھی شاید ڈرتی ھیں ,مجھے نہیں معلوم اللہ جی کی لاسٹ ٹائم کب میں دل سے خوش ہوئی تھی---"

بیڈ پر گرے عنایہ اپنے اللہ سے باتیں کرے جا رہی تھی جب نازش کی اسے کال آ گئ نمبر دیکھ کر عنایہ نے کال کاٹ دی مگر دوسری طرف بھی نازش تھی یعنی اس کی بیسٹ فرینڈ پھر بھلا وہ کیسے نا سمجھتی کہ عنایہ دکھی ھے اسی لیے وہ ڈھیٹوں کی طرح بار بار کال کرے جائے اور

exponovels

عنایہ بھی ہر بار کال کو کاٹے جا رہی تھی جب اسے کچھ ہی سیکنڈز میں نازش کا ایک مسیج موصول ہوا جسے نم آنکھوں کے ساتھ عنایہ نے کھولا---

"عنایہ اگر اب تم نے میری کال نا اٹھائی تو میں بھی تم سے بہت دورر چلی جاؤں گی تو سوچ لو اب تم---"

exponovels

نازش کا میسج پڑھتے ہی جلدی سے انایا نے خود اسے کال کر دی جو فوراً ریسیو بھی ہو گئی تھی----

"کیا ہو گیا ھے ناز ,تم ایسی بات کر بھی کیسے سکتی ہو ایک بار بھی نہیں سوچا تم نے میرے بارے میں ,تمہارے سوا میرا کون ہے اس دنیا میں بولو, اور اللہ جی کبھی بھی نا کریں کہ اگر تم بھی مجھ سے روٹھ کر دور ہو گئ تو شاید میں پاگل ہی ہو جاؤں گی یا پھر مر ہی جاؤں----"

exponovels

" اچھا لیو اٹ یار ,چھوڑو ان سب باتوں کو اور
ھاں تیاریاں شروع کر دو لڑکی کیونکہ یہ ٹرپ
ہمیں پوری زندگی یاد رہنے والی ہے پہلے ہی بتا
رہی ھوں میں ,اچھا عنایہ ایک بات بتاوں تمہیں کہ
میں نے تو آن لائن کیمرہ بھی آڈر کر دیا ہے تاکہ
وہاں کی ہر چیز کو ہم اپنے کیمرے میں ریکارڈ
,کر سکیں ,یار سچ میں بہت ایکسائٹڈ ھوں میں تو
اب بس تم یہ بتاؤ کہ انکل کب جا رہے ھیں
"واپس----

exponovels

عنایہ ہلکا سا غصے کرنے کے بعد جب پھر سے رونے لگی تب اس کی آواز کو پھر سے بھرائی ہوئی محسوس کیے نازش نے تیزی سے اس کی بات کاٹ دی اور ساتھ ہی سوال بھی پوچھ ڈالا---

" پتہ نہیں ناز ,بابا نے کیا پہلے کبھی مجھ سے بات کی ھے جو وہ اب مجھے بتائیں گے----"

" چلو ہم دونوں دعا کرتے ھیں کہ یا اللہ پلیززز کل صبح لازمی انکل واپس دوبئی چلے جائیں

exponovels

کیونکہ کل صبح کی شام کو ہی ہم دونوں نے گاؤں
"کے لیے نکلنا ھے ,لڑکی بولو آمین---

ہممم ثم آمین ,اچھا ناز مجھے نیند آ رہی ہے بہت "
"زیادہ تو میں سونے لگی ھوں---

عنایہ نے اپنی جمائی روکتے نازش سے کہا تو وہ
ھنسنے لگی----

exponovels

ٹھیک ہے میری جان سو جاؤ گڈ نائٹ اینڈ لو "
"یو---

نازش کی بات پر عنایہ مسکرانے لگی کیونکہ دن کے 11 بجے کونسی نائٹ ہوتی ھے جبکہ نازش نے بھی ھنستے ھوئے کال کاٹ دی عنایہ جب بھی بہت دکھی ھوتی یا سٹریس لیتی تھی تبھی وہ خود بخود گہری نیند سو جاتی اس کا دماغ بلکل سن ھو جاتا تھا اسی لیے اب بھی وہ منٹسوں میں سو گئ----

---

exponovels

کل کے 11 بجے کی سوئی ہوئی عنایہ دوبارہ اگلے دن کے صبحِ 9 بجے اٹھی تھی تو سب سے پہلے اس نے سامنے دیوار پر موجود گھڑی میں ٹائم ہی دیکھا تھا اور ٹائم دیکھتے ہی وہ ہربڑاتے ہوئے اٹھ کر بھاگ کے کمرے سے باہر نکلی----

"اور ھو اتنی لیٹ کیسے ہو گئ تم عنایہ---- "

exponovels

خود کو ڈپٹتے ہوئے عنایہ نے گھر کا جائزہ لیا تو اسے جمال صاحب کہیں بھی دیکھائی نا دیے ورنہ اس وقت زیادہ تر وہ لاونج میں موجود ٹی وی دیکھ رھے ہوتے تھے----

"ثریا باجی ---- "

ایک دفعہ پھر سے چاروں طرف اپنی نظریں گھماتے ہوئے عنایہ نے کچن کی طرف جا رہی ثریا کو آواز دی تو وہ رخ موڑے عنایہ کے پاس آ گئی---

exponovels

جی بی بی جی کوئی کام---؟؟؟ "

جی وہ نہیں وہ ثریا باجی بابا کہاں پر ھیں ,ابھی"
اٹھے نہیں ھیں کیا---؟؟؟

سوالیہ نظروں کے ساتھ عنایہ نے اصل بات پوچھ
ہی لی تھی----

exponovels

" بی بی جی وہ جی صاحب جی تو صبح صبح
"چلے بھی گئے واپس----

" کیا ,بابا سچ میں چلے گئے--؟؟؟

" جی بی بی جی وہ تو صبح سویرے ہی چلے
"گئے ,جی آپ کو نہیں بتایا کیا انہوں نے---

exponovels

ثریا کے سوال پر عنایہ نفی میں سر ہلاتے ہوئے مسکرا کر اپنے کمرے میں چلی گئ اور فوراً اپنا موبائل اٹھائے نازش کو کال کر دی----

"ناز بابی--- "

جی بیٹا عنایہ کیا ہوا---؟؟؟ "

عنایہ کے خود کو بابی کہنے پر نازش بھی بابی بننے کا ڈرامہ کرنے لگی----

exponovels

" ناز بابی تمہاری دعا قبول ہو گئ کیونکہ بابا چلے گئے واپس---"

" اب, عنایہ یار ہے بات کیا واہ ارے میں سچ کیا
جلدی سے تیاریاں شروع کر دو بس تم ,میں ابھی
گاڑی لے کر آ رہی ہوں ,پھر ہم دونوں شاپنگ
کے لیے چلیں گے---"

exponovels

ھنستے ھوئے تعریف وصول کرنے کے بعد نازش نے عنایہ کو اپنا پلین بتایا جس پر وہ حیران ھو گئی----

"کیسی شاپنگ ناز تم نے پہلے تو نہیں بتایا--- "

" یار عنایہ سوچو نا کہ دادی اور میرے کزنز کے لیے گفٹ بھی تو لینے چاھیے اب ایسے تو منہ اٹھا کر جا نہیں سکتے ھیں ہم اسی لیے یار کچھ شاپنگ کرنی ھے تو بس تیار رہو ,اگلے 15 منٹ میں ادھر آ رہی ھوں میں---"

exponovels

"اوکے---- "

نازش کی اتنی لمبی بات پر عنایہ نے صرف اوکے کہہ کر کال کاٹ دی اور پھر جلدی جلدی تیار ہونے لگی جب ٹھیک 15 کی منٹ میں اسے گھر کی گھنٹی بجتی سنائی دی ساتھ ہی اسے نازش کی کال آنے لگی تب عنایہ نے تیزی سے اپنی چادر اٹھائی اور اسے خود پر اوڑھتے کمرے سے باہر نکل گئی----

exponovels

سارہ دن وہ دونوں شاپنگ کرتی رہیں اور پھر شام کے 4 بجے عنایہ کو اس کے گھر ڈراپ کیے نازش خود اپنے گھر جا کر تیار ہونے لگی تب تک عنایہ بھی باتھ لے کر نئے کپڑے پہن چکی تھی----

کچھ ہی دیر میں اسے نازش کی گاڑی کا ھارن سنائی دیا تب عنایہ نے اپنا بیگ اٹھایا اور خود کو ایک نظر آئنے میں دیکھ کر وہ جلدی سے ثریا سے مل کر سب سنھبالنے کا بولے گھر سے باہر

exponovels

نکل کر گاڑی میں بیٹھ گئی اور اس کے بیٹھتے ہی نازش نے مسکراتے ہوئے گاڑی سٹارٹ کر دی----

---

عنایہ تمہیں اندازہ بھی نہیں ہو گا یار کہ کتنی " اکسائیڈ ہوں میں ,سب سے زیادہ فیورٹ پوتی ہوں میں دادای کی ,ہمیشہ دادی ہی ملنے آتی تھیں ہم سے یہاں مگر آج پہلی بار ہم ملنے جا رہے ھیں "دادو سے----

exponovels

ڈرائیونگ کرتے ہوئے مسکرانے کے ساتھ نازش نے عنایہ سے کہا اور پھر میوزک پلیئر ان کر دیا۔۔۔

" وہ تو ٹھیک ھے ناز لیکن انکل آنٹی کیوں نہیں جا رھے ہمارے ساتھ۔۔۔؟؟؟

exponovels

میوزک پلیئر کو آف کرتے ہوئے عنایہ نے سوال کیا تب نازش ایک نظر اسے دیکھ کے پھر سے سامنے سڑک پر دیکھنے لگی----

تمہیں معلوم تو ہے کہ ماما تو بیمار رہتی ہیں " یار اور بابا بیزی بہت ہوتے ہیں تو باقی بچی میں تو اس لیے یہ کام مجھے ہی سرانجام دینا پڑ رہا ہے"----

دوبارہ سے ہنستے ہوئے نازش بولی تو عنایہ اپنی گود میں رکھے ہوئے خود کے ہاتھوں کو

exponovels

مروڑنے لگی یہ اس کے ڈر کی علامت تھی جب بھی اسے خوف آتا وہ ایسے ہی برتاؤ کرتی----

"مجھے بہت ڈر لگ رہا ھے ناز کچھ ہی دیر میں رات ہونے والی ہے اور اور ہم دونوں یوں اکیلی اتنی دور جا رہی ھیں---"

" عنایہ ریلیکس یار ,تم میرے ساتھ ہو یعنی نازش بلوچ کے ساتھ ,یار میں ہوں نا تمہیں پروٹیکٹ کرنے کے لیے ,جو بھی ھو گا میں سب سنبھال لوں گی اور آئی پرومس کبھی کچھ نہیں ھونے دوں

exponovels

گی تمہیں سو چل یار ,میرے ہوتے ہوئے میری
گلابو کو کچھ نہیں ہو گا کبھی بھی ,بھروسہ کرو
"یار----

عنایہ کا گال کھینچتے ہوئے اسے فلائنگ کس دے
کر ہنستے ہوئے نازش نے پھر سے میوزک ان
کر دیا اور کافی لاؤڈ بھی ,سنگر کے ساتھ ساتھ وہ
خود بھی گانا گا رہی تھی جس سے کافی حد تک
پرسکون ہوتے ہوئے عنایہ بھی انجوائے کرنے
لگی----

exponovels

گاؤں تک کا سفر کافی لمبا تھا اس وجہ سے عنایہ
کچھ ہی دیر میں سو گئ جبکہ نازش ہلکا ہلکا
میوزک پلے کیے گاڑی چلاتی رہی----

ساری رات ڈرائیو کرنے کے بعد صبح کے پانچ
بجے کا وقت تھا جب نازش نے عنایہ کو آواز دی----

عنایہ اٹھو دیکھو تھوڑی ہی دورر گاؤں رہ گیا ھے
"اٹھ بھی جاؤ میری سلیپنگ بیوٹی---- ,

exponovels

عنایہ کا گال کھینچ کر ایک مرتبہ پھر سے نازش کے پکارنے پر عنایہ جمائی روکتے ہوئے نیند سے جاگ گئی اور انگڑائی لیتے نازش کو دیکھنے لگی----

" اتنی جلدی صبح بھی ہو گئی ناز ,اچھا تم تم کیا ساری رات ڈرائیو کرتی رہی ہو----؟؟؟

اپنے بالوں کی دوبارہ سے پونی کرتے عنایہ نے حیرانگی ظاہر کی---

exponovels

تو اور کیا مجبوری تھی اب میری ,تم سے اتنی "
توفیق تو ہوئی نہیں کہ خود گاڑی چلانا ہی سیکھ لو
ورنہ تھوڑی دیر میں بھی آرام کر لیتی ,یار اب تو
مجھے شدید قسم کی بھوک بھی لگی ھے بس جلدی
,سے گاؤں آ جائے تاکہ پیٹ بھر کر کھا سکوں میں
وہ دیکھو عنایہ بورڈ پر 2 کلو میٹر کا ہی فاصلہ رہتا
ھے مطلب اب آرام کر سکوں گی میں ,یار سچ میں
"بہت تھک گئی ھوں---

exponovels

اپنا سر سیٹ کی پشت پر ٹکاتے ہوئے نازش عنایہ سے بات کر رہی تھی جب اچانک سڑک سے کچھ فاصلے پر 3 گاڑیاں کھڑی دیکھ وہ متوجہ ہوئی---

ان گاڑیوں میں سے لمبے لمبے کافی آدمی نکل رہے تھے اور سڑک پر چلتے ہوئے وہ وہاں موجود ایک لڑکے اور لڑکی کے پاس گئے جسے شاید انھی کے آدمیوں نے پکڑا ہوا تھا---

exponovels

ان کے قریب جاتے ہی دو تین لوگوں نے اس لڑکے کو بے دردی سے پیٹنا شروع کر دیا جبکہ لڑکی کو بازو سے کھینچ کر اسے کسی کے حوالے کر دیا جو اگلے ہی پل لڑکی کو مضبوطی سے دبوچ چکا تھا یہ سب ہوتے دیکھ نازش نے فوراً گاڑی کو بریک لگائی اور غصے سے سامنے موجود منظر کو دیکھنے لگی----

کیا ہوا ناز تم نے بریک کیوں لگائی وہ بھی آدھے " راستے میں---؟؟؟

exponovels

سنسان راستے میں نازش کو گاڑی روکتے دیکھ عنایہ سہم کر بولی جبکہ نازش اپنے سامنے کچھ فاصلے پر موجود آدمیوں کو غصے سے گھورے جا رہی تھی۔۔

یار تمہیں سامنے دیکھائی نہیں دے رھا کیا کہ " کیسے اس بیچارے لڑکے کو مار رھے ھیں وہ لوگ۔۔۔۔"

exponovels

غصے سے پیشانی پر بل ڈالے نازش ابھی بھی وہیں دیکھ رہی تھی----

دیکھ رہی ہوں میں مگر ناز ہم ان کی مدد نہیں کر " سکتے بلکہ انھیں بچانے کے چکر میں تم ہمیں بھی مشکل میں ڈالو گی بس فوراً گاڑی سٹارٹ کرو اور چلو یہاں سے----"

exponovels

نہیں عنایہ یہ غلط ھے تم روکو تو سہی میں "
دیکھتی ھوں انھیں کہ کیسے وہ کسی کو مار پیٹ
"سکتے ھیں----

عنایہ کو گاڑی میں ہی رھنے کا اشارہ کرتی نازش
گاڑی سے باہر نکلی اور اپنے سامنے موجود ان
لوگوں سے کچھ فاصلے پر کھڑی ہو کر اونچی آواز
میں انھیں مخاطب کیا----

exponovels

اووووو ہیلو جاہلوں پیچھے ہٹو ,کیوں مار رھے "
ھو ان کو ,فوراً چھوڑ دو انھیں ورنہ میں ابھی پولیس
"کو کال کر رہی ھوں----

اچانک اس سنسان ماحول میں کسی لڑکی کی آواز
سن کر وہ سبھی گنڈے اپنی نظروں کا رخ نازش کی
جانب کر چکے تھے جبکہ ان میں سے ایک نے
اونچی آواز میں اپنے مالک کو پکارا----

"مالک دیکھیں زرہ نئی چڑیا آئی ھے--- "

exponovels

اس گنڈے کے اتنا کہتے ہی ان سبھی کا مالک جو اس لڑکے کے ساتھ موجود لڑکی کو پیٹ کی طرف سے پکڑے ہوئے تھا اسے زمین پر دھکا دیے پلٹا اور اپنی شرٹ کی ہُڈی کو سر پر ڈالے نازش کو غور سے دیکھنے کی خاطر اس کے پاس آنے لگا۔۔۔

ان کے مالک کو اپنی جانب بڑھتے دیکھ نازش کو عجیب سا خوف آیا کچھ تو ایسا ضرور تھا اس شخص میں جو نازش جیسی لڑکی کو خوفزدہ کر گیا

exponovels

تھا تبھی وہ تیزی سے واپس گاڑی میں بھاگ کر آئی اور فوراً گاڑی سٹارٹ کر کے فل سپیڈ میں چلانی شروع کر دی----

وہیں دوسری جانب سبھی گنڈے عنایہ اور نازش کو جاتا دیکھ اونچے اونچے قہقے لگانے لگے جبکہ ان کا مالک عجیب سی نظروں اور سنجیدگی سے انھیں جاتا دیکھ رہا تھا----

exponovels

" روکا تھا نا میں نے تمہیں ناز ,اب جاؤ بنو ہیروئن واپس کیوں آئی ہو---؟؟؟

" اوکے فائن سوری سٹاپ اٹ یار عنایہ مزاق تو مت اڑاؤ میرا ,ویسے یار کیا پاگل لوگ تھے وہ مجھے انھوں نے چڑیا کہا ,کیا مطلب ہو گا اب اس کا---؟؟؟

اپنا دھیان ڈرائیونگ کے سمت مرکوز کیے نازش نے کچھ دیر پہلے والی بات دہرائی---

exponovels

" اچھا, میں تمہیں اسی لیے منع کر رہی تھی ریلیکس گنڈے تھے وہ ناز اور گنڈے ایسے ہی ہوتے ھیں پتہ نہیں تمہیں کیا مسلۂ ہے جو ہر کسی سے پنگے لینے کا شوق ھے----"

" یار بات پنگے کی نہیں ھے تم نے دیکھا نہیں کیسے بے رحمی سے مار رہے تھے وہ, اینڈ یو نو ڈیٹ کہ مجھ سے ناانصافی برداشت نہیں ھوتی---"

exponovels

غصے سے سٹیرنگ پر ھاتھ مارتے نازش نے اپنا غصہ کم کرنا چاہا۔۔۔

نا انصافی میں بھی نہیں دیکھ پاتی مگر ناز ہم "
انجان ھیں اس علاقے میں, یہاں کے رہائشی تک تو
مدد کر نہیں پاتے ایک دوسرے کی ورنہ آج ایسے
نا ھو رھا ھوتا تو خود سوچو تم ناز کہ ہم دو انجان
اکیلی لڑکیاں بھلا کیا کر سکتی ھیں, اچھا بس
چھوڑو اس موضوع کو اور بھول جاؤ اس واقعے کو
وہ دیکھو گاؤں آ گیا ھے تمہیں معلوم ھے نا تمہاری
دادی کا گھر کہاں پر ھے۔۔۔؟؟؟

exponovels

خود کو پرسکون کرتے عنایہ نے نازش کا بھی دھیان بانٹنا چاہا جس میں وہ کامیاب بھی ہوئی کیونکہ نازش آنکھیں پھیلائے عنایہ کو دیکھنے لگی---

"او نو یار عنایہ یہ تو مجھے معلوم دادی کا گھر, ہی نہیں اب ایڈریس کیسے یاد رکھتی میں, بٹ کوئی بات نہیں میرے دادا جی گاؤں میں کافی فیمس تھے تو ہم پوچھ لیتے ہے یہاں کے لوگوں سے بتا دیں گے" وہ ایڈریس بھی----

exponovels

نازش عنایہ کو تسلی کروا ہی رہی تھی جب اسے کچھ فاصلے پر کچھ عورتیں ایک درخت کے نیچے بیٹھی کام کرتی دیکھائی دیں نازش نے گاڑی کو اس درخت کے پاس روکا اور عنایہ کو اشارہ کیا تب عنایہ نے گاڑی کی کھڑکی نیچے کی اور اونچی آواز میں ان عورتیں کو مخاطب کیا۔۔۔

" اکسیوزمی بات سنیس زرہ ,کیا آپ سب میں سے کوئی نصرت بلوچ کے گھر کو جانتا ھے پلیز بتا دیں کہ کہاں پر ھے وہ۔۔۔"

exponovels

عنایہ کی آواز سن کے ان عورتوں نے گاڑی میں موجود ان دونوں کو دیکھا اور آنکھیں پھاڑے آپس میں ناجانے کونسی باتیں کرنے لگیں---

آنٹی جی پلیز بتا دیں ہم بہت دوررر سے آئے " ھیں---"

کچھ دیر تک جواب کا انتظار کرنے کے بعد عنایہ نے پھر سے انھیں بلایا تو ایک عورت تیزی سے

exponovels

چلتی ہوئی ان کی طرف آئی اور عنایہ کی سمت جھکتے ہوئے غور سے اسے دیکھنے لگی---

بات سنو چھوریوں جیسے آئی ہو ویسے واپس " بھی چلی جاؤ اسی میں بھلا ھے تمہارا---"

ک ک ک کیا کیا کہا آپ نے ,وجہ جان سکتی " ہوں میں---"

exponovels

اس عورت کی اتنی سی بات سن کر ہی نازش نے حیرانگی سے پوچھا جبکہ عنایہ خوفزدہ ہو چکی تھی---

"چھوریوں تمہیں نہیں معلوم یہاں کیا ہوتا ھے ,یہاں کے"----

وہ عورت مزید کھڑکی پر جھکتے ہوئے کچھ کہنے ہی والی تھی جب ایک آدمی جو ان میں سے کسی ایک کا شوہر تھا وہ آ گیا اور اسے آتا دیکھ وہ

exponovels

عورت فوراً خاموش ھو گئی ساتھ ہی وہ گاڑی سے دور ھو کر کھڑی ھو گئی---

میم صاحب آپ کیا نئے گھومنے آئی ہو یہاں---؟؟؟ "

جی بھائی یہاں ہمارے رشتے دار رھتے ھیں اچھا " کیا آپ کو نصرت بلوچ کا گھر معلوم ھے---؟؟؟

آدمی کی آواز پر عنایہ اپنا رخ موڑ چکی تھی تبھی نازش نے سوال کر دیا---

exponovels

ہاں ہاں میم صاحب بس یہاں دائیں جانب ہی ھے "
"ان کا گھر آپ چلی جائیں---

"جی ٹھیک ھے بہت شکریہ--- "

تیزی سے گاڑی سٹارٹ کیے نازش نے اس آدمی کے بتائے گئے راستے پر اس کا رخ موڑ دیا جبکہ انھیں جاتا دیکھ وہ شخص شیطانی ھنسی ھنسے لگا---

exponovels

" وہ عورت کیا کہہ رہی تھی ناز یہاں ایسا کیا ھے---؟؟؟

کچھ دیر تک خود کو کمپوز کرنے کے بعد عنایہ نے نازش کو دیکھتے ھوئے سوال کیا---

" یار کچھ نہیں ھے تمہیں نہیں معلوم یہ گاؤں کے لوگ بہت عجیب ہوتے ھیں انہیں ہم جیسے لوگوں کو ڈرانے میں بہت مزا آتا ھے تبھی ایسی بات کی

exponovels

اس نے اور دیکھو تم ڈر بھی گئی ,خیر چھوڑو اس بات کو اور وہ دیکھو میری دادی کا گھر آ گیا---"

ایک کافی بڑے گھر کے آگے گاڑی روکتے نازش نے عنایہ کی بازو ہلا کے اسے باہر آنے کا اشارہ کیا اور جلدی سے گاڑی سے اتر کر گیٹ کھٹکھٹانے لگی اگلے ہی پل عنایہ بھی اس کے پاس آ گئی تھی---

exponovels

جب تک کسی نے دروازہ نہیں کھولا تب تک سبھی ادر گرد موجود لوگ اکٹھے ہو کر ان دونوں کو گھورنے لگے اور آپس میں ناجانے کیا کیا باتیں کرنے لگے عنایہ اور نازش کو عجیب تو بہت لگ رھا تھا کہ آخر کار نازش کی دادی نے دروازہ کھول ہی دیا اور جلدی سے عنایہ اور نازش گھر میں داخل ھوئیں---

دونوں لڑکیوں کو اپنے سامنے موجود دیکھ کچھ دیر کے لیے تو نازش کی دادی ساکت کھڑی رہیں

exponovels

اور پھر اچانک غصے سے آگ بگولہ ہوتے انہوں نے نازش کے تھپڑ مار دیا---

" تم یہاں کیوں آئی ہو مجھے بلا لیتی آ جانا تھا نا میں نے لیکن خود کیوں بغیر بتائے منہ اٹھا کر اکیلی یہاں آ گئی ہو تم---"

دادی شدید غصے سے بولے جا رہی تھیں جبکہ نازش کا چہرہ رونے والا ہو گیا---

exponovels

" دادای آپ نے مجھے مارا ,دل کر رھا تھا آپ سے ملنے کو تبھی آ گئی میں لیکن آپ بجائے خوش ہونے کے مجھے مار رہی ھیں---"

نازش اپنے چہرے پر ھاتھ رکھے معصومیت سے بولی مگر دادای کا چہرہ ابھی بھی سنجیدہ تھا---

" نہیں ھوئی مجھے خوشی سمجھی تم ,تمہاری یہ حرکت سراہنے والی نہیں ھے ,جلدی بتاؤ مجھے

exponovels

کہ کسی نے دیکھا تو نہیں تم دونوں کو آتے ہوئے"---

"جی وہ دادی راستے میں--- "

دادای کے سوال پر عنایہ انھیں راستے والا واقعہ بتانے لگی تھی جب نازش نے اپنے تھپڑ کا دکھ بھلائے زور سے اس کا ہاتھ پکڑ لیا---

exponovels

نہیں نہیں دادی ہمیں کسی نے نہیں دیکھا ہم آئے "
"ہی بہت فاسٹ ڈرائیو کر کے ھیں---

ہلکا سا مسکرا کر عنایہ کو آنکھیں دیکھاتے اسے چپ رھنے کا اشارہ کرتے نازش نے دادی کو جواب دیا---

"چلو یہ تو ٹھیک ھوا ,یہ کون ھے تمہارے ساتھ--- "

exponovels

کچھ پر سکون ہوتے دادای نے عنایہ کو دیکھتے نازش سے پوچھا۔۔۔

"یہ میری دوست ہے عنایہ میں زبردستی اسے اپنے ساتھ لائی ہوں۔۔۔"

"ہمم چلو اب آ تو گئ ہو لیکن مجھ سے پوچھے بغیر باہر مت نکلنا اور جتنی جلدی ہو بس یہاں سے چلی جانا۔۔۔"

exponovels

شہادت کی انگلی اٹھائے دادی نے ان دونوں کو غصے سے دھمکی دی----

"اوکے مائے دادو آپ کا حکم سر کاندھوں پر ,
لیکن ایک شرط بھی ھے میری کہ آپ کو ابھی کے ابھی ہمیں اپنی پیاری سی مسکراہٹ دیکھانی پڑے گی پلیز دیکھا دیں نا میری کیوٹی بیوٹی----"

exponovels

لاڈ سے دادای کے گلے میں بازو ڈالے ان کے سینے سے لگ کر نازش ھنسنے لگی تو دادی کا غصہ بھی کم ھونے لگا---

آپ کو پتہ ھے دادو کہ کتنا مس کر رہی تھی میں " آپ کو ,ایک پل بھی اور نہیں رہ سکتی تھی میں آپ سے ملے بغیر اسی لیے اتنی ضد کر کے ادھر آئی ھوں---"

exponovels

نازش کی محبت دیکھ کے دادی کا بھی دل نرم ہو گیا
تبھی وہ اسے یوں ہی خود سے لگائے پیشانی
چومنے لگیں---

میری جان کو اگر اتنی ہی یاد آ رہی تھی میری تو "
بتایا ہوتا میرے بچے مجھے بلا لیتی تم مگر بغیر
"اطلاع دیے تم کیوں آئی ہو یہاں---

exponovels

" دادی میں نے سوچا آپ کو سرپرائز دوں گی لیکن آپ خوش ہونے کی بجائے ہمیں ہی ڈانٹ رہی ھیں اور ساتھ میں مجھے مارا بھی اتنی زور سے----"

آواز میں ہلکی سی نمی لائے نازش نے دادی سے کہا تو وہ اسے خود سے الگ کر کے چہرے پر پیار کرنے لگیں---

" معاف کر دو میرے بچے غصے میں پہلی بار تمہیں تھپڑ مارا لیکن بیٹا تمہیں نہیں پتہ کہ یہاں---"

exponovels

یہاں کیا دادی واقع میں مجھے نہیں پتہ تبھی پوچھ "
رہی ھوں آپ بتا دیں نا یہاں کا ایسا کیا راز ھے جو
"آپ ہمارے ادھر آنے پر اتنا ڈرتی ھیں----

نازش آج ٹھانے بیٹھی تھی کہ اس جگہ کی حقیقت
معلوم کر کے ہی رھے گی جبکہ دادی کا چہرہ سفید
پڑتا جا رھا تھا----

exponovels

" چھوڑو ان سب باتوں کو میری بچیوں کو بھوک تو لگی ہو گی نا---"

" ہاں نا دادو سچ میں اتنی زیادہ کہ بس ,کل سے بھوکے ہیں ہم پلیز اپنے ہاتھ کا بنا کھانا کھلا دیں نا---"

دادی کی بازو کو پکڑ کر دوسرے ہاتھ سے عنایہ کو کھینچتے نازش دادی کی منتیں کرنے لگی جبکہ

exponovels

دادی اس کے اس انداز ہے بغیر مسکرائے رہ نا سکیں---

" ہاں ہاں روکو بیٹھو کچھ دیر ,ابھی اچھا سا ناشتہ بناتی ھوں تم دونوں کے لیے---"

اپنے پیچھے آنے کا اشارہ کرتیں دادی گھر میں داخل ھو گئیں اور کھانا بنانے لگیں جبکہ عنایہ اور نازش ایک دوسرے کو دیکھتی مسکرانے لگیں---

exponovels

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 2

exponovels

جب تک دادی ناشتہ بنا رہی تھیں تب تک عنایہ اور نازش گھر کو دیکھنے لگ گئیں عنایہ نے تو زندگی میں پہلی مرتبہ کوئی گاؤں اور وہاں موجود یہ کچا پکا سا گھر دیکھا تھا تو اس کی خوشی تو سنبھالے نہیں سنبھل رہی تھی---

"ناز کتنا پیارا گھر ہے---- "

exponovels

گھر کا ایک چکر لگا کر پھر سے صحن میں آنے کے بعد عنایہ گول گول گھومتی ھنستے ھوئے بولی ، جبکہ نازش بھی بھرپور اس کا ساتھ دے رہی تھی دادی کا کافی بڑا گھر تھا اور انھوں نے وہاں گائے بھینس ، بکریاں بھی پالی ہوئی تھیں ، جنہیں دیکھ کر چارہ ڈالتے ھوئے وہ دونوں ہنس ہنس کر پاگل ھو جا رہی تھیں تبھی انھیں ایک چھوٹی بچی نے آ کر بتایا کہ دادی انھیں ناشتے پر بلا رہی ھیں

ناشتے کا سنتے ہی نازش عنایہ کا ھاتھ کھینچتی، ھوئی اسے دادی کے پاس لے گئی----

exponovels

وہ دونوں ایک بڑے سے برآمدے میں چلی آئی تھیں جہاں دادی لکڑیوں کا چولہا جلائے وہیں پر ناشتہ بنا رہی تھیں ، ان دونوں کے وہاں آتے ہی دادی نے انھیں ھاتھ دھونے کا اشارہ کیا تو نازش اپنی بتیسی کی نمائش کرتی عنایہ کو لیے صحن میں موجود نکلے سے ھاتھ دھونے لگی اور پھر دوبارہ بھاگ کر وہ دونوں برآمدے میں چلی آئیں تب دادی نے انھیں چھوٹی چھوٹی سی پیڈیاں دیں جن پر وہ دونوں بیٹھ گئیں تو دادی ان کے سامنے ناشتہ لگانے لگیں۔۔۔

exponovels

دادو کتنا ٹیسٹی کھانا ہے ، مگر اتنے گھی کا "
"پراٹھا ، آففف دادو آپ کیا ہمیں موٹا کریں گی---

عنایہ کو دیکھتے ایک آنکھ دباتی وہ ہنستے ہوئے
دادی سے کہنے لگی---

کوئی نہیں موٹی ہو گی تم دونوں ، اتنی پتلی سی "
ہو اور یہ تمہاری سہلی کا کیا نام ہے ، ماں باپ کون
"ہیں ، کچھ بتاؤ تو سہی---

exponovels

چپ چاپ خاموشی سے ناشتہ کرتی عنایہ کو دیکھتے دادی نے سوال کیا۔۔

" ہاں دادو یہ عنایہ ہے میری بچپن کی دوست ، اسکی والدہ نہیں ہیں مگر بابا ہیں جو باہر کے ملک ہی رہتے ہیں یہاں بہت کم ہی آتے ھیں۔۔۔۔"

نازش کے تفصیل بیان کرنے پر عنایہ کے ھاتھ خوامخواہ میں کانپنے لگے ساتھ ہی نوالہ چپاتے ھوئے وہ رک سی گئی۔۔۔

exponovels

ماشاءاللہ ، بہت پیاری لڑکی ہے ، بیٹا کھاؤ ، تم تو "
کچھ کھا ہی نہیں رہی اور ابھی تو لسی بھی پینی ہے
"تم دونوں نے----

"نہیں نہیں دادو ہم نہیں پئیں گے--- "

لسی کا سنتے ہی نازش نے صاف انکار کر دیا---

exponovels

ایسے کیسے نہیں پیو گی ، تم اپنی دادی کے پاس "
"آئی ہو تو بس دادی کی ہی مرضی چلے گی---

، دادی کے بضد ہونے پر وہ دونوں ہنسنے لگ گئیں
عنایہ بھی اب ان کے خلوص اور محبت کے سامنے
بہت پرسکون سی ہو گئی تھی ، جیسے کے دادی
نے کہا تھا بلآخر انھیں لسی پینی ہی پڑی ، کیونکہ
دونوں نے زندگی میں پہلی دفعہ لسی پی تھی تو
آدھے سے زیادہ گلاس ان سے پیا ہی نہیں گیا وہیں
آدھا گلاس بھی دادی کے لیے بہت تھا وہ تو اسی
میں خوش ہو گئی تھیں---

exponovels

ناشنے سے فارغ ہو کر وہ دونوں پھر سے گھر میں گھومنے پھرنے لگ گئیں اور ساتھ ہی سبھی گھر کے افرادوں سے ملاقات کی انھوں نے جن ، سے باتیں کرتے ہوئے انھیں کافی وقت بیت گیا تب وہ اٹھ کر پھر سے ان مویشیوں کے پاس چلی آئیں اور کبھی انھیں چارہ ڈالنے لگتی تو کبھی انھیں کھاتے دیکھ کر ہنستی ، اپنی ہی باتوں اور حرکتوں میں ہنستے ہنساتے انھیں شام ہو گئی تب دادی نے انھیں کھانے پر بلایا تو وہ جنہیں بہت بھوک لگ گئی تھی بھاگ کر دادی کے پاس پہنچ گئیں اور پھر

exponovels

سے دادی کے دیے گئے دیسی گھی سے بنا کھانا انھوں نے کھایا ، ان کے پیٹ تھے کے پھٹنے کے قریب جا پہنچے ایسے ہی ٹھوس ٹھوس کر کھلایا تھا دادی نے انھیں---

چلو لڑکیوں شام ہو گئ ہے اور یہاں گاؤں کے " لوگ رات کے آٹھ بجے تک سو جاتے ہیں اس لیے "تم لوگ بھی جاؤ اور سو جاؤ---

exponovels

سارا کھانا کھلا کر جب وہ اپنا پیٹ پکڑے اٹھنے لگیں تب دادی نے ان کی معلومات میں اضافہ کیا اور ساتھ ہی انھیں حکم بھی جاری کر دیا---

دادی کیا یار ، آٹھ نو بجے تک تو ہم صرف ڈنر " "کرتے ہیں، سونا تو بہت دور کی بات ھے---

نازش حیرانگی سے منہ کھولے انھیں اپنی روٹین بتانے لگی---

exponovels

لیکن یہ تمہارا شہر نہیں ہے اس لیے جاؤ اور سو "
"جاؤ---

اچھا دادی لیکن پہلے ہم تھوڑا گھوم آئیں ، یو نو "
"کھایا پیا بھی ہضم ہو جائے گا---

عنایہ کو دیکھ کر ہنستے نازش دادی سے بولی وہیں
دادی گڑبڑا اٹھیں اس ایک بات پر---

exponovels

پاگل ہو گئ ہو تم ، اس ٹائم تمہیں گھومنے باہر "
جانا ہے چپ چاپ جاؤ اپنے کمرے میں اور سو
"جاؤ---

دادی نے غصے سے کہا تو دونوں کو ان کی بات
ماننی کی پڑی اور وہ اپنے کمرے میں چلی گئیں
جنہیں ان کے حساب سے سیٹ کیا گیا تھا---

کچھ دیر تک تو نازش بے چینی سے کمرے میں
چکر کاٹتی رہی وہیں عنایہ خاموشی سے بیڈ پر

exponovels

بیٹھی تھی ، پھر مزید کچھ دیر بعد نازش عنایہ کے پاس آ کر اس کے قریب بیٹھ گئی---

یار عنایہ چلو نا چھت پر چلتے ہیں وہاں تو کوئی " مسلہ نہیں ہو گا دادی کو---"

."ٹھیک ہے--- "

exponovels

عنایہ نے بھی حامی بھر لی تو وہ دونوں چپکے سے چھت پر چلی گئیں اور اپنے سامنے موجود گاؤں کو دلچسپی سے دیکھنے لگیں---

" دیکھو نا یار کتنا بڑا گاؤں ہے ، میرا دل کر رہا ، ہے ابھی کے ابھی جاؤں اور سارا گاؤں دیکھ لوں "لیکن یار دادی ہمیں کہیں جانے ہی نہیں دے رہیں---

exponovels

گاؤں کو چاروں اطراف سے دیکھتے نازش بات کر رہی تھی جب اچانک کچھ دور دو گاڑیاں روکیں جو کہ نازش کی نظروں سے اوجھل نا رہ سکیں---

عنایہ وہ دیکھو یار ، وہاں پر---؟؟؟ "

کہاں ناز---؟؟؟ "

اچانک نازش کے کہنے پر عنایہ اس سے سوال کرنے لگے--

exponovels

"یار وہ وہاں ٹاور کے پاس دیکھو--- "

ہاتھ اٹھا کر ان گاڑیوں کی سمت اشارہ کرتے وہ عنایہ کو بتانے لگی---

"اچھا ہاں ہاں--- "

اب عنایہ اور نازش دونوں کی نظروں کا مرکز وہی گاڑیاں تھیں ، دیکھتے ہی دیکھتے ان گاڑیوں میں

exponovels

سے کچھ لوگ باہر نکلے اور کسی گھر کے
، دروازے کو زور زور سے کھٹکھانے لگ گئے
کچھ دیر تک دروازہ نا کھلنے پر انھوں نے دروازہ
توڑ دیا جس پر نازش اور عنایہ دونوں حیران رہ
گئیں---

یار دیکھو ، شاید زبردستی کسی کے گھر گھس "
رہے ہیں وہ لوگ ، یہاں پر ہو کیا رہا ہے چلو چل کر
دیکھتے ھیں ہم ، یہ ھوتے کون ھیں کسی کے ساتھ
"ایسا کرنے والے---

exponovels

عنایہ کا ھاتھ پکڑ کر اسے اپنے ساتھ کھینچتے نازش غصے سے بولی جبکہ عنایہ جو پہلے ہی بہت خوفزدہ ھو چکی تھی اچانک چیخ پڑی---

" ، تم بالکل پاگل ہو گئ ہو ناز ، سنو میری بات کو ہم ایسا کچھ نہیں کریں گے اور اب چلو تم---"

زبردستی نازش کا ھاتھ پکڑ اسے کھنچ کر عنایہ اپنے کمرے میں لے گئ اور دروازہ بند کر دیا جبکہ نازش کا موڈ کافی خراب ھو چکا تھا---

exponovels

عنایہ تم جیسے ڈرپوک لوگوں کی وجہ سے "
"ایسے لوگوں کو ہمت ملتی ہے----

عنایہ کو سخت گھوری سے نوازتی وہ دانت پیستی
بولی---

ہم دو دن کے لیے یہاں آئے ہیں ناز ، اس لیے پلیز "
سکون کے ساتھ ہمیں یہ دو دن گزارنے دو سمجھی
"اور سو جاؤ مجھے بہت نیند آ رہی ھے----

exponovels

نازش سے کہتی عنایہ اپنے بستر پر لیٹ گئی تو نازش بھی خود کو کمپوز کرتی سونے کی کوشش کرنے لگی اگلی صبح کے 5 بجے ہی نازش نے بلآخر عنایہ کو جھنجھوڑ کر نیند سے جگا دیا۔۔۔

یار یہاں پر تو مجھے ساری رات نیند ہی نہیں آئی " مچھر ہی بہت تھا ، اٹھو جلدی تم۔۔۔ ،"

exponovels

عنایہ کے منہ سے چادر اتارتے وہ اسے زبردستی اٹھانے لگی---

"ناز تو پھر کیا تم مجھے صبح کے 5 بجے ہی اٹھا دو گی پلیز مجھے تو سونے دو اور کوشش کرو تمہیں بھی نیند آ جائے گی"---

عنایہ نازش کو خود سے دور کرتی معصومیت سے بولی جبکہ اس کے عنایہ کی بات مان لینے کے کوئی ارادے نہیں تھے---

exponovels

جلدی اٹھو یار ، دادی کے اٹھنے سے پہلے ہم "
"باہر گھومنے چلتے ہیں---

"کیا ہو گیا ہے ناز ، بعد میں چلے جائیں گے نا--- "

پھر سے اپنے منہ پر چادر لیتے عنایہ نے اسے ٹالنا چاہا---

"عنایہ تم چل رہی ہو یا میں اکیلی ہی چلی جاؤں--- "

exponovels

اب کی مرتبہ نازش نے اسے دھمکی دی تھی جس پر عنایہ کو ماننا ہی پڑا۔۔۔

" ، اچھا نا چلتے ہیں ، منہ تو دھونے دو مجھے
"ہمیشہ بلیک میل ہی کیا کرو مجھے تم۔۔۔

"اچھا جاؤ جلدی۔۔۔ "

exponovels

نازش کی بات مانتے عنایہ اٹھ کر فریش ہونے چلی گئی ، کچھ دیر بعد جب وہ واپس آئی تو نازش بھی تقریباً تیار کھڑی اس کا انتظار کر رہی تھی اس وقت نازش نے بلیک جینز کے ساتھ ریڈ چیک دار شرٹ پہنی ہوئی تھی اور سلم جاگر کے ساتھ دوپٹہ لینے سے گریز برتا تھا اس نے ,وہیں عنایہ نے نیلی جینز کے ساتھ سفید گھٹنوں تک ٹاپ پہنی ہوئی تھی اور گلے میں نیلا ہی سٹالر ڈالا ہوا تھا جبکہ پیروں میں اسنے کھسہ پہن لیا----

exponovels

ناز یاد ھے دادی نے کیا کہا تھا کہ ان سے "
"پوچھے بغیر کہیں نہیں جانا تو کیا ہم ایسے---

یار بڑے لوگ ایسی باتیں کرتے رہتے ہیں تم "
زیادہ سیریس مت ھو اور ویسے بھی ہم کہاں جا
رہے ہیں ، بس تھوڑا سا گاؤں دیکھیں گے اور پھر
"واپس گھر---

نازش کے سمجھانے پر عنایہ بھی مزید کچھ نا بولی
اور پھر وہ دونوں چپکے سے گھر سے باہر چلی

exponovels

گئیں ، صبح کا وقت تھا روشنی بھی ابھی زیادہ پھیلی نہیں تھی ، وہ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے اپنے اردگرد دیکھتے ہوئے ہلکی پھلکی بات چیت کر رہی تھیں جب انھیں گاؤں کے کچھ بچے کھیلتے ہوئے نظر آئے ، صبح صبح ہی گاؤں کی کچھ لڑکیاں باہر کھیل رہی تھیں خوشی کی ایک لہر ان کے چہروں پر صاف دیکھائی دیتی جسے دیکھ عنایہ بھی مسکرا پڑی---

exponovels

یار دیکھ لو گاؤں کے سبھی لوگ 5 بجے تک اٹھ "
جاتے ہیں اور تم ابھی سونا چاہتی تھی ، چلو نا عنایہ
"وہاں چلیں---

عنایہ کا ھاتھ پکڑ کر اسے کھینچتے ھوئے نازش ان
بچوں کی جانب چل پڑی--

ناز تم اس لیے اتنی صبح صبح یہاں آئی ہو---؟؟؟ "

exponovels

عنایہ نے تو نارملی کہا تھا مگر نازش کے دماغ میں اچانک سے ایک خیال آ گیا...

یار ھاں ہمیں تو رات کو وہاں جو بھی کچھ ہوا " تھا وہاں جانا تھا ، عنایہ بس دو منٹ کے لیے چلو "یار دیکھیں تو سہی ھوا کیا ھے وہاں...

عنایہ تو کہہ کر پچھتائی کیونکہ زبردستی نازش اس کا ھاتھ پکڑ کر کھینچتے ھوئے اسے اس گھر کے پاس لے آئی وہاں پر پہنچتے ہی انھیں گھر کا

exponovels

دروازہ ٹوٹا ہوا ملا ، حیرانگی سے عنایہ کو دیکھنے کے بعد نازش نے اسکا ھاتھ چھوڑ کر ہلکا سا اس گھر میں جھانک کر دیکھا تو لوگ وہاں بیٹھے رو رہے تھے ناجانے انھیں روتا دیکھ نازش کو کیا ھوا جو وہ بغیر کچھ عنایہ سے کہے تیزی سے گھر میں چلی گئ----

"السلام و علیکم--- "

exponovels

اچانک سے سلام کی آواز سن کر وہ لوگ نازش کو دیکھ کر ڈر گئے جو کہ جینز شرٹ میں موجود انہیں کوئی عجیب مخلوق معلوم ہوتی تھی---

"ت---ت---ت---تم کون ہو اور یہاں کیا کر رہی ہو--- "

اس گھر میں موجود ایک واحد مرد نازش کے قریب آتا اس سے بازپرس کرنے لگا---

exponovels

وہ وہ ہم یہاں سیر کرنے کے لیے آئے ہیں تو آپ "
، کے گھر کا دروازہ ٹوٹا دیکھا ، کیا ہوا ہے یہاں پر
اور آپ سب لوگ رو کیوں رہے ہیں----؟؟؟

غور سے وہاں موجود سبھی لوگوں کو دیکھتی وہ
سوال کرنے لگی---

میم صاحب ہمیں اس بات سے کچھ لینا دینا نہیں "
ھے کہ کون ھیں آپ ، بس نکلیں یہاں سے اور آپ
کو کیا ہمارے ساتھ جو کچھ بھی ھوا ھو ، اچھا ہو گا

exponovels

کہ اس گاؤں سے ہی چلے جائیں آپ ورنہ انجام اچھا نہیں ہو گا۔۔۔"

کہنے کے ساتھ ہی زبردستی اس شخص نے نازش کو گھر سے باہر نکال دیا ، عنایہ سہمی ہوئی دروازے کے قریب ہی کھڑی تھی نازش کو باہر آتے دیکھ تیزی سے اس کے قریب ہوئی۔۔۔

پتہ نہیں یار ، ان کے ساتھ کیا ہوا ھے اندر سے " کچھ آوازیں آ رہی تھیں ، رو رھے ھیں سبھی ، وہ

exponovels

، شخص بھی ہمیں یہاں سے جانے کا بول رہا تھا
"کچھ تو گڑبڑ ھے---

عنایہ کو دیکھتی وہ اسے اندر کے متعلق ایک ایک بات بتانے لگی وہیں عنایہ کو اب اس کی بے وقوفی پر غصہ آنے لگا تھا---

" ناز تم کیا پاگل ہو گئ ہو ، یہ سب کیا تماشا کر رہی ہو تم ، مجھے تو لگتا ہے غلطی کر لی ہے ہم نے یہاں پر آ کر پتا نہیں کیوں سبھی ایک ہی بات

exponovels

کرے جا رہے ہیں ، یہ جگہ ٹھیک نہیں ھے بول رہی ھوں میں ، پلیز ناز ہم چلے جاتے ہیں واپس گھر ، یہ گاؤنں ٹھیک نہیں ہے کچھ تو ھے یہاں جس کا ہمیں نہیں علم ، اور کوئی بتانے سے بھی خوف کھاتا ھے---"

سہمی ھوئی نظروں سے اپنے اردگرد دیکھتی عنایہ نازش سے بولی اسے واقعی میں یہاں سے اور یہاں کے ماحول سے ایک انجانا سا خوف آ رھا تھا---

exponovels

" ، یار دو دن رک جاؤ ، پھر چلے تو جانا ہے نا
اچھا یہاں سے چلتے ھیں ، پتہ نہیں کیوں وہ لوگ
رو رہے تھے کچھ بتایا ہی نہیں مجھے ،عنایہ وہ
دیکھو بچیاں کھیل رہی ہیں یار جاؤ تم بھی کھیلو ان
"کے ساتھ ، میں ویڈیو بناتی ہوں تمہاری---

عنایہ کا خوف دور کرنے کی خاطر نازش نے یہ
بات کی اور واقعی میں عنایہ اس بات پر خوش ھو
کر اسے دیکھنے لگی---

exponovels

"اچھا ٹھیک ہے--- "

ھنس کر اپنی رضامندی ظاہر کرتی عنایہ بھاگ کر ان لڑکیوں کے پاس چلی گئ جو نازش سے کچھ دوری پر کھیل رہی تھیں---

بچوں کیا میں آپ کے ساتھ کھیل سکتی ہوں " "پلیز---

exponovels

عنایہ نے معصومیت سے ان بچیوں سے اجازت طلب کی تو وہ پہلے تو حیرانگی سے اسے دیکھنے لگیں پھر سر کو ھاں ہلا دیا تب خوشی سے چہکتی عنایہ ان بچیوں کے ساتھ شٹاپو کھیلنے لگ گئ جبکہ نازش اپنی جینز کی جیب سے موبائل نکال کر اس کی ویڈیو بنانے میں مصروف ھو گئی ، گاؤں کی سبھی آتی جاتی عورتیں ان دونوں کو دیکھ کر آپس میں باتیں کرنے لگ گئیں کہ اچانک ان بچیوں میں سے ایک کی ماں ان کے آپس چلی آئی اور غصے سے عنایہ پر برس پڑی---

exponovels

"جاؤ یہاں سے تم لوگ ، تمہاری وجہ سے ہماری بچیوں کا بھی نقصان نا ہو جائے---"

عنایہ پر غصہ کرتے دیکھ نازش دھوڑ کر وہاں چلی آئی اور عنایہ کے کاندھے پر ھاتھ رکھ اسے تسلی دی جو اب ڈر سے کانپ اٹھی تھی---

" کیا آنٹی کیا کہہ رہی ہیں آپ ، کیسا نقصان صاف صاف بتائیں---"

exponovels

نازش کی بے چینی اس ایک بات سے مزید پروان چڑھ چکی تھی تبھی وہ ان سے سوال کرنے لگی---

کچھ نہیں چلو لڑکیوں جاؤ ، گھر کے کام نہیں " کرنے کیا---"

نازش کو جھڑک کر وہ عورت زبردستی اپنی بیٹیوں کو وہاں سے لے گئ جبکہ نازش کی پیشانی پر لاتعداد شکنیں پڑ گئیں---

exponovels

کیا لوگ ہیں یار یہاں کے ، آئی تھینک سو ، سبھی "
"پاگل رہتے ھیں ادھر---

ناز خاموش ہو جاؤ ، ہمیں اس بات کو سیریس لینا "
"چاہیے---

نازش کی بات پر اسے دیکھتے عنایہ نے خوفزدہ ھوتے کہا---

exponovels

اچھا یار بعد میں سیریس لے لینا ، چلو جاؤ پہلے تم "
ایسے کرو وہ ہینڈ پمپ کو چلاؤ ، میں اس کی بھی
"ویڈیو بناتی ہوں---

نازش کی ایک نئی فرمائش پر عنایہ منہ بسور کر رہ
گئی---

کیا ہے ناز---؟؟؟ "

"جاؤ نا یار عنایہ--- "

exponovels

"اچھا--- "

نازش کی ضد کے آگے ہمیشہ کی طرح عنایہ کو ہی گھٹنے ٹیکنے پڑے اور وہ جا کر نلکا چلانے لگ گئ مگر کوشش کے باجود بھی اس میں سے پانی نہیں نکل رہا تھا---

" ناز لگتا ہے پانی نہیں ہے اس نلکے میں ، دیکھو آ ہی نہیں رہا---"

exponovels

معصومیت سے آنکھیں پھیلائے عنایہ نازش سے بولی جبکہ اسکا قہقہ بے ساختہ تھا۔۔۔

اووو میری معصوم سہیلی ,سیدھا کہو تمہیں " چلانا ہی نہیں آتا ورنہ پانی کیسے ختم ہو سکتا ہے"۔۔۔۔

exponovels

نازش کی اس بات پر دونوں ہنسنے لگ گئی کہ اچانک نازش کو شک ہوا جیسے کوئی عنایہ کے پیچھے کھڑا انہیں کافی دیر سے دیکھ رہا ہو---

"عنایہ ابھی کوئی تھا نا یہاں---- "

کہاں پر---؟؟؟ "

نازش کی بات پر عنایہ اسے حیرانگی سے دیکھتی پوچھنے لگی---

exponovels

"وہ وہ وہاں دیوار کے پاس---- "

ھاتھ سے اشارہ کرتی وہ عنایہ کو بتانے لگی تو عنایہ نے پلٹ کر وہاں دیکھا مگر وہاں تو کوئی بھی موجود نہیں تھا----

"نہیں تو ناز ، وہاں تو کوئی بھی نہیں ھے---- "

"ھاں شاید میرا وہم ہو گا--- "

exponovels

عنایہ سے کہتی نازش خود کو پرسکون کر کے پھر سے ویڈیو بنانے لگ گئ کہ پھر سے نازش کو ایسے لگا جیسے کوئی مسلسل انہیں ہی دیکھ رہا ہو یہ حرکت نازش جیسی نڈر لڑکی کو بہت خوفزدہ ، کر گئی تھی تبھی وہ تیزی سے عنایہ کے پاس چلی گئیں اور اسکا ھاتھ تھام لیا---

چلو عنایہ گھر چلتے ہیں ، کافی دیر ھو گئی ھے " ہمیں---"

exponovels

"شکر ہے تمہیں گھر کی بھی یاد آ گئ--- "

، ہلکا سا مسکراتے عنایہ اس کے ساتھ چل پڑی
ابھی وہ دونوں گھر کے گیٹ کے اندر ہی داخل
ہوئی تھیں کہ دادی نے ایک زور دار تپھڑ پھر سے
نازش کو دے مارا اب کی مرتبہ تو وہ گرتے گرتے
بچی---

"دادی کیا ہو گیا ہے ، آپ نے پھر سے مجھے--- "

exponovels

کہا تھا نا میں نے تم سے ، بنا مجھ سے پوچھے "
گھر سے باہر ایک قدم بھی مت رکھنا ، تمہیں سمجھ
"نہیں آتی میری بات---

نازش کے قریب ہو کر اس کی بازو دبوچتے دادی
قہرآلود نظروں سے اس سے پوچھنے لگیں---

تو دادی کیا ہو گیا ,اس گاؤں میں کیا جن بھوت "
"رہتے ہیں جو کھا جائیں گے ہمیں----

exponovels

اپنے منہ پر ھاتھ رکھے وہ تڑخ کر بولی---

" یہی سمجھ لو جن بھوت بھی پناہ مانگیں ان سے ، جو رہتے ھیں یہاں---"

دادی منہ میں بڑبڑائی جو کہ نازش اور عنایہ سننے سے محروم رہیں---

exponovels

تمہیں پتہ ہے کتنی فکر ہو رہی تھی مجھے کہ "
کہاں چلی گئ ہو تم دونوں ، یہ بتاؤ تم لوگوں کو
"کسی نے دیکھا تو نہیں---

سرگوشی نما انداز اپنائے دادی ان سے سوال کرنے
لگیں وہیں وہ دونوں حد سے زیادہ حیران تھیں---

کن لوگوں نے دادی---؟؟؟ "

نازش نے حیرانگی سے پوچھا---

exponovels

" کسی مرد نے تو نہیں دیکھا---؟؟؟

" کیوں آپ ایسے کیوں بول رہی ھیں---؟؟؟

" کچھ نہیں چھوڑو ,اور گاؤں دیکھنا ہے نا تم
لوگوں نے ، ٹھیک ھے میں تمہیں اپنی سہلی کے
گھر لے جاؤں گی ، لیکن پھر سے تم مجھے گھر
سے باہر نا ملو اور ھاں یاد سے صبح تم لوگوں نے
"ادھر سے واپس اپنے گھر چلے جانا ہے----

exponovels

دادی کے خوف کو دیکھتے نازش پر یہ بات تو واضح ہو چکی تھی کہ کچھ تو لازمی ھے یہاں جو دادی ان سے چھپا رہی تھیں---

"ہاں دادی چلے جائیں گے--- "

نازش کا جواب سن کر دادی اسے چھوڑ کر اندر چلی گئیں وہیں نازش اپنے گال کو سہلاتی عنایہ کی طرف پلٹی---

exponovels

" یار دیکھو نا پتہ نہیں دادی کو کیا ہو گیا ہے مجھے
"زندگی میں پہلی دفعہ دو تپھڑ مار دیے انہوں نے----

" ناز میں نے تمہیں روکا تھا کہ ہمیں ایسے نہیں
"جانا چاہیے ، چلو اب کمرے میں---

نازش کا ھاتھ پکڑ کر عنایہ اسے اپنے کمرے میں
لے گئی کچھ ہی دیر ہوئی تھی انھیں وہاں بیٹھے
جب دادی ان کے کمرے میں چلی آئی---

exponovels

"چلو آؤ ، ناشتہ کر لو--- "

"مجھے نہیں بھوک دادی--- "

منہ پھلائے نازش نے اپنی ناراضگی ظاہر کی---

" ناراض ہے میرا بیٹا مجھ سے ، بچے ڈر لگتا ہے مجھے میں نہیں چاہتی کہ تمہاری ایک غلطی ہم پر بھاری پڑ جائے----"

exponovels

نازش کے قریب ہوتے اسے اپنے سینے سے لگا کر دادی اسے پیار سے سمجھانے لگیں---

" دادی تو آپ بتا کیوں نہیں دیتیں ہمیں کہ اس گاؤں میں ایسا کون ہے جس سے ہمیں ڈرنا چاہیے ، کیا ھے یہاں کا راز---"

" کوئی نہیں ہے ، چلو شاباش ناشتہ کر لو پھر بشیراں کے گھر بھی تو جانا ہے---"

exponovels

نازش کے سوال پر گھبراتے دادی نے اسے خود سے الگ کیا اور پھر تیزی سے بولیں---

"اچھا ٹھیک ھے دادو---"

کچھ ہی دیر میں ناشتے سے فارغ ھو کر دونوں اچھے سے تیار ہو گئیں جیسے ناجانے کہاں جانا ھے انھیں وہیں دادی جب انھیں لینے کمرے میں آئیں تو چونک اٹھیں---

exponovels

" یہ کیا پہنا ہوا ہے نازش---؟؟؟

"دادی جینز شرٹ ہے--- "

نازش نے نارمل سے انداز میں ان کی معلومات میں اصافہ کیا---

" نہیں ایسے نہیں میں تمہیں لے کر جا سکتی رکو تم---"

exponovels

نازش سے کہتیں دادی کمرے سے باہر نکلیں اور واپس اپنا گاؤن لے کر آئیں کمرے میں---

"یہ لو یہ پہن لو--- "

دادو یہ کیوں---؟؟؟ "

نازش حیرانگی سے انھیں دیکھتی سوال کرنے لگی---

exponovels

"بیٹا کہا نا پہن لو وہاں پر جا کر اتار لینا۔۔۔ "

"دادو دس از نائٹ فیئر۔۔۔ "

منہ پھلائے نازش نے وہ گاؤن لے لئے اور ایک عنایہ کو دے کر دوسرا خود پہننے لگی ، اب جانا بھی تو لازمی تھا نازش میڈم نے ، تو اتنا کمپرومائز تو کر ہی سکتی تھی وہ ، اگلی کچھ دیر میں بشیراں کے گھر پہنچتے ہی دونوں نے وہ گاؤن اترا دیے۔۔۔

exponovels

توبہ ھے یار ، میری تو سانس ہی رکنے والی "
"تھی---

"اب ایسا بھی کچھ نہیں ہے ناز--- "

ھاتھ کی مدد سے ھوا لیتے نازش نے کہا تو عنایہ کی ھنسی چھوٹ گئی بشیراں کا بھی کافی بڑا گھر تھا اور فیملی بھی بھرپور تھی---

exponovels

"چلو لڑکیوں ان کے خاندان سے تو مل لو--- "

عنایہ اور نازش کو آپس میں گفتگو کرتے دیکھ دادی نے انھیں پکارا---

"جی دادی ہم ابھی آئے--- "

ھنستے ھوئے دونوں دادی کے ساتھ چل دیں اور سب لوگوں سے ملنے کے بعد پھر دادی کو ان سے باتوں میں مصروف دیکھ کر نازش عنایہ کو لیے

exponovels

گھر سے باہر چلی گئ سب بچے وہاں عنایہ کو دیکھ کر پھر سے کھیلنے کا کہنے لگے تو عنایہ بھی انھیں منع نا کر پائی اور کھیلنے کے لیے راضی ہو گئی----

"چلو عنایہ تم کھیلو میں تمہاری ویڈیو بناتی ہوں--- "

اپنا موبائل نکال کر نازش نے اس کی ویڈیو بنانی شروع کر دی وہیں ان بچوں نے عنایہ کو نیچے بیٹھا کر اس کی آنکھوں پر پٹی باندھ دی ، اب عنایہ

exponovels

ان بچوں کو ڈونڈھنے لگ گئ اور نازش ھنستے ھوئے بولنے کے ساتھ اس کی ویڈیو بنا رہی تھی کہ اچانک اسے دادی کی آواز سنائی دی وہ اس سے پوچھ رہی تھیں کہ کہاں ھے وہ تو نازش ان کی تسلی کروانے کے لیے بغیر عنایہ کو بتائے بھاگ کر خود گھر میں چلی گئ جب اچانک عنایہ کو ھاتھ سے لے کر بازو تک کسی نے بہت عجیب طریقے سے چھوا اس لمس پر اس کی ریڑھ کی ہڈی میں خوف سرائیت سا کر گیا تھا---

exponovels

بچوں مجھے تنگ مت کرو خاموشی سے کھیلو "
"ورنہ میں نے نہیں کھیلنا---

خود پر قابو پاتے عنایہ نے ان بچوں سے کہا وہ سمجھ رہی تھی کہ شاید کوئی بچہ اس کے ساتھ مزاق کر رہا ھے مگر بغیر اس کی بات پر دھیان دیے پھر سے اچانک کسی سے عنایہ کے پیٹ پر ہاتھ رکھا اور اسے اپنے سینے کے ساتھ چپکا کر اسکے کان کے پاس سرگوشی کی---

exponovels

"آئی لو یو جان---- "

یہ پراسرا سی آواز عنایہ کو شدید خوف میں مبتلا کر چکی تھی ، اپنے پیٹ سے اس شخص کے ھاتھ کو ہٹا کر جلدی سے اس نے اپنی آنکھوں سے پٹی اتاری اور پلٹ کر دیکھا لیکن سامنے کوئی بھی موجود نہیں تھا ، عنایہ کی سانس مکمل پھول چکی تھی وہیں دل 100 کی رفتار سے دھڑک رھا تھا---

exponovels

ب--بچوں یہاں پر کوئی تھا نا بولو ، کون ھے "
وہ---؟؟؟

عنایہ کے پوچھے گئے سوال پر سبھی بچے خاموش تھے اور سر جھکائے کھڑے تھے---

"بچوں کچھ تو بولو پلیز--- "

عنایہ رو دینے کو تیار تھی تبھی ایک بچے نے اسے جواب دیا---

exponovels

"نہیں باجی یہاں نہیں تھا کوئی بھی--- "

ابھی وہ بول ہی رہا تھا کہ اچانک ایک چھوٹی سی بچی عنایہ کے قریب آکر پیچھے سے اس کا ہاتھ پکڑ کر ہلانے لگ گئ----

"آپی آپی--- "

کیا ہوا بیٹا---؟؟؟ "

exponovels

عنایہ نے سر جھکائے موجود بچی سے حیرانگی سے سوال کیا۔۔۔

"آپی یہ آپ کے لیے ھے۔۔۔ "

یہ کیا ہے آپ مجھے گفٹ دے رہی ہو۔۔۔؟؟؟ "

عنایہ نے گفٹ ریپر میں موجود ایک گفٹ کو دیکھتے اس بچی سے پوچھا۔۔۔

exponovels

"نہیں آپی وہ انہوں نے دیا ہے--- "

بچی ایک سمت اشارہ کرتی عنایہ سے کہنے لگی تو عنایہ نے بھی وہاں دیکھا مگر وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا---

"کس نے بیٹا وہاں تو کوئی نہیں ھے--- "

"شاید چلے گئے--- "

exponovels

کہنے کے ساتھ ہی وہ بچی بھی عنایہ کو گفٹ دیے دوبارہ کھلینے لگ گئ اور عنایہ خوفزدہ سی وہ گفٹ ہاتھ میں پکڑے گھر میں چلی گئ---

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 3

exponovels

" ناز تم یہاں کیا کر رہی ہو مجھے چھوڑ کر کیوں آئی تم---؟؟؟

نازش کو دیکھتے ہی عنایہ بھاگ کر اسکے قریب جاتے اس سے شکوہ کرنے لگی---

" کیا ہوا عنایہ تم اتنی ڈری ہوئی کیوں ہو---؟؟؟

" ناز یہ دیکھو پتہ نہیں کس نے مجھے یہ گفٹ دیا ہے"---

exponovels

نازش کے سامنے وہ گفٹ کرتی عنایہ کانپتی ہوئی بولی---

ارے واہ لڑکی کے تو بہت دیوانے ہو رکھے " ہیں"---

عنایہ کے ھاتھ سے گفٹ پکڑتے نازش اپنی ہی بات پر ہسنے لگ گئ----

exponovels

" ، ناز تمیز سے پلیز ناز یہ بہت سیریس بات ہے
پتہ نہیں کون ہے وہ---؟؟؟

سہمی ہوئی نظروں سے نازش کو دیکھتی وہ اس
سے بولی---

" اچھا یار چِل ، تو کیوں اتنی پریشان ہو رہی ھے
ارے گفٹ تو دیکھو ، کھولو اسے ، ہمیں بھی ،
"تو معلوم ہو کیا دیا ہے مسٹر رومیو نے---

exponovels

"میں---میں نہیں دیکھنے والی ، خود دیکھ لو تم
اور جو بھی ہو گا وہ رکھ بھی لینا---"

چہرے کا رخ موڑے وہ خفگی سے بولی---

"لو جی ، میں کیوں رکھوں اسے ، تمہارے
دیوانے نے دیا ہے تو تم ہی رکھو نا---"

نازش مسلسل اپنی باتوں سے عنایہ کو زچ کر رہی تھی کہ اتنے میں ایک بچہ بکری کا بچہ اٹھا کر

exponovels

وہاں لے لایا جسے دیکھ عنایہ کا موڈ فوراً ٹھیک ہو گیا۔۔۔

" یہ کیا یہ بکری کا بچہ ھے نا ، او مائے گاڈ اتنا چھوٹا سا ، میں اسے اٹھا لوں پلیز۔۔۔"

سب کچھ بھلائے عنایہ بھاگ کر اس بچے کے پاس گئی اور بکری کا بچہ اس کے ھاتھ سے لے کر خود اٹھانے لگی۔۔۔

exponovels

"ناز جلدی سے میری تصویر لینا پلیز۔۔۔ "

اپنی گود میں اٹھانے کی ابھی وہ کوشش ہی کر رہی تھی کہ وہ بکری کا بچہ عنایہ کے ھاتھ سے نکل کر گھر سے باہر بھاگ گیا۔۔

ارے یہ کیا۔۔۔؟؟؟ "

حیرانگی سے منہ کھولے بولنے کے ساتھ ہی عنایہ بھی اس کے پیچھے دھوڑ پڑی وہ اس بچے

exponovels

کو پکڑنے کے لیے مسلسل اس کے پیچھے بھاگے جا رہی تھی اور نازش بھی اس کے پیچھے ہی موبائل کا کیمرہ آن کیے اس کی ویڈیو بنانے میں مصروف تھی---

"عنایہ تم سے نا ہو پائے گا--- "

قہقہ لگاتے نازش نے عنایہ کے پیچھے ہانک لگائی تو وہ بھی اپنا پیٹ پکڑے لمبے لمبے سانس لینے لگی---

exponovels

"شاید ٹھیک کہہ رہی ہو تم--- "

نازش سے کہتے وہ منہ بنائے اسے دیکھنے لگی کہ اتنے میں دادی نے ان دونوں کو واپس بلا لیا---

"چلو بچو گھر چلتے ہیں اب--- "

"جی دادی--- "

exponovels

دادی کی پکار سن کر وہ دونوں بھاگ کر دوبارہ گھر میں داخل ہوئیں اور دادی کے پاس جا کر جلدی سے گاؤن پہن کر وہ واپس دادی کے ساتھ گھر آ گئیں۔۔۔

"صبح کس وقت نکلو گے تم لوگ یہاں سے۔۔۔ "

گھر میں داخل ہوتے ہوئے دادی نے ان سے سوال کیا۔۔۔

exponovels

"شام کو نکلیں گے دادی۔۔۔ "

"نہیں نہیں صبح ,صبح نکلنا۔۔۔ "

نازش کو دیکھتیں وہ سہم کر بولیں۔۔۔

"دادی پلیز ہم شام کو چلے جائیں گے نا۔۔۔ "

نازش نے معصومیت سے کہا تو دادی مزید کچھ نا بول پائیں۔۔۔

exponovels

"تم لڑکیاں بھی نا ,حد ہے--- "

نازش اور عنایہ کو سخت گھوری سے نوازتی دادی وہاں سے چلی گئیں تو وہ دونوں بھی اپنے کمرے میں گھس گئیں----

رات کو کھانا کھا کر وہ دونوں اپنے کمرے میں سونے کی نیت سے چلی گئیں عنایہ تو جاتے ہی اپنے بستر پر لیٹ گئی جبکہ نازش اپنے بستر پر

exponovels

بیٹھی تھی اچانک کچھ یاد آنے پر نازش نے اپنی جیب سے وہ چھوٹا سا گفٹ نکالا اور اسے کھولنے لگی---

ارے دیکھو عنایہ یہ رومیو تو بہت فاسٹ نکلا " یار ، ڈائریکٹ منگنی کے لیے انگوٹھی ہی بیجھ دی تمہیں"---

خوبصورت سی ڈائمنڈ رنگ کو غور سے دیکھتی نازش عنایہ سے بولی تو وہ جھٹ سے اٹھ بیٹھی---

exponovels

پلیز ناز فضول گوئی مت کرو ، یہ جو بھی ھے "
"اسکی ہمت تو دیکھو---

غصے سے اس انگوٹھی کو نازش کے ھاتھ سے لے کر عنایہ کھڑکی کی طرف چل پڑی اور جا کر اسے باہر پھینک دیا---

exponovels

عنایہ یہ کیا کیا تم نے ، یار اگر نہیں رکھنی "
تھی تو مجھے دے دیتی ، کتنی خوبصورت تھی
"یار---

بھاگ کر خود بھی کھڑکی کے پاس آ کر نازش اس
سے بولی----

چپ چاپ سو جاؤ ناز میرا موڈ پہلے بہت خراب "
"ھے---

exponovels

عنایہ غصے سے منہ بنائے جا کر اپنے بستر پر پھر سے لیٹ گئی اور سونے کی کوشش کرنے لگی مگر غصے کی وجہ سے اس کی نیند بھی کہیں ڈر کر بھاگ گئی تھی جو آنے کا نام ہی نہیں کے رہی تھی وہیں نازش بھی خاموشی سی اپنے بستر پر لیٹی اپنا موبائل لیے عنایہ کی بنائی ویڈیوز دیکھنے لگی ، کچھ دیر بعد اچانک سے نازش نے عنایہ کے قریب آتے ہوئے اس کا ھاتھ پکڑ کر اسے بیٹھا دیا---

exponovels

" یہ دیکھو عنایہ ، یہ میں نے تمہاری جب ویڈیو بنائی تھی دوپہر کو ، تو وہ دور کوئی شخص کھڑا مسلسل تمہیں ہی دیکھے جا رہا تھا ،یار شکل صاف نہیں دیکھائی دے رہی ہے مگر میں نے جب جب تمہاری تصویریں لی ہیں تب تب یہ ان تصویروں میں کھڑا موجود ملا ھے ، اس کے ، کپڑوں سے مجھے پہچاننے میں آسانی ہوئی یارر یہ تو کوئی پاگل لگتا ہے مجھے جو تمہارے عشق میں مزید پگلا گیا ھے---"

exponovels

نازش کے موبائل پر اس شخص کو دیکھ کے عنایہ پسینے سے شرابور ہو گئی اوت ساتھ ہی تیزی سے کانپنے لگی---

پ---پلیز مجھے ڈراؤ مت ناز ، بس ہم صبح ہی " چلے جائیں گے ادھر سے ، پلیز مجھے کچھ ٹھیک نہیں لگ رھا---"

"اوکے یار ڈونٹ وری صبح واپس چلیں گے ہم--- "

exponovels

عنایہ کی حالت سمجھ کر اسے اپنے گلے لگا کر پرسکون کرنے کے بعد نازش اسے سلا کر پھر بعد میں خود بھی سو گئ----

رات کا ناجانے کونسا پہر تھا جب عنایہ اور نازش گہری نیند سوئی ھوئی تھیں کہ اچانک سے کوئی کھڑکی کے ذریعے ان کے کمرے میں داخل ہوا اور دبے قدموں کے ساتھ عنایہ کے پاس آ کر نرمی سے اس کے چہرے سے چادر ہٹا کر اسے دیوانہ وار دیکھنے لگا یہ اس کی نظروں کی تپش ہی تھی جو اس کی نیند میں خلل پیدا کرنے کا

exponovels

باعث بنی اور عنایہ نے کروٹ بدل لی تبھی اس کے منہ پر سیاہ سلکی بال گر کے اس شخص کے کام میں رکاوٹ پیدا کرنے لگے جو وہ اتنی دیر سے عنایہ کو دیکھتے ہوئے کر رہا تھا۔۔۔

کچھ سوچتے اس شخص نے نرم ہاتھوں سے عنایہ کے چہرے پر گرے بالوں کو ہٹانا شورع کر دیا کہ ، تبھی کسی کا لمس پا کر عنایہ کی انکھ کھل گئ اپنے سامنے اندھرے میں بیٹھے شخص کو وہ باخوبی دیکھ پا رہی تھی اس سے پہلے کہ خوف سے وہ چیخ پاتی اس شخص نے عنایہ کے نازک

exponovels

لبوں پر اپنا مضبوط ھاتھ رکھ کر اسکی چیخ کا گلا گھونٹ دیا اور پھر اپنے دوسرے ہاتھ سے اس نے ھاتھ پیر چلا کر خود بیڈ سے اٹھنے کی کوشش کر رہی عنایہ کو مضبوطی سے پکڑ لیا اس کی گرفت اتنی سخت تھی کہ اب عنایہ ہل بھی نہیں پا رہی تھی وہ بس گردن موڑے بے بسی سے سکون سے سو رہی نازش کو دیکھتے ہوئے دل ہی دل میں اسے پکار رہی تھی کہ شاید وہ جاگ ہی جائے مگر بے سود---

exponovels

اگلے ہی پل وہ شخص عنایہ کے چہرے کے قریب آنے لگ گیا تب اسے اس شخص کا چہرہ صاف دیکھائی دینے لگا مگر کم بخت اس شخص نے منہ پر نقاب کیا ہوا تھا ، اس شخص کہ گرم جھلسا دینے والی سانسیں اپنی گردن اور چہرے پر محسوس کرتی وہ خوف سے اپنی آنکھیں بند کر گئی اس کا دل تھا کہ اس وقت پسلیاں توڑ کر باہر آنے کو تیار تھا اس رفتار سے دھڑک رھا تھا وہ....

عنایہ کی غیر ھو رہی حالات کو سمجھتے ہی شاید وہ شخص اپنے دلی جذبات کا گلا گھونٹا مزید اوپر

exponovels

ھوا اور اپنے لبوں کا لمس اس نے عنایہ کی پیشانی پر چھوڑ دیا ، اس پل عنایہ کی سانسیں بالکل تھم سی گئ تھیں اور دھڑکنوں کی رفتار بھی کم ھونے لگی یقیناً وہ بے ھوش ہی ھو جاتی اگر جو وہ شخص واپس اپنے پوزیشن پر آ کر عنایہ کے بائیں ھاتھ کو پکڑ کے وہی رینگ اس کی انگلی میں نا پہنا دیتا ، ایسا کرنے کے ساتھ ہی وہ جس خاموشی سے آیا تھا اسی خاموشی سے عنایہ کو چھوڑ کر کھڑکی کے راستے ہی واپس چلا گیا---

exponovels

وہ جا چکا تھا مگر عنایہ ابھی بھی اسی خوف کے زیر اثر تھی کیونکہ وہیسے ہی اسے ہر کسی شخص سے ڈر لگتا تھا اور زندگی میں پہلی دفعہ کوئی غیر مرد اسکے اتنا قریب ہوا کچھ دیر تک بالکل ساکت رہنے کے بعد وہ ھوش میں واپس آئی اور گرتی پڑتی نازش کے بستر پر پہنچ کر اس نے زور سے نازش کو جھنجھوڑ ڈالا---

"کیا ہوا یار عنایہ---؟؟؟

اپنی آنکھیں مسلتی وہ بے زاریت سے بولی---

exponovels

نا---ناز ی---ی---ی---یہاں پر ابھی کوئی آیا تھا "

"اور اس نے مجھے---

کیا کہہ رہی ھو ،کب ، کیسے ، یار مجھے تو "

"پتہ نہیں چلا----

عنایہ کی بات کاٹتی وہ اس سے سوال کرنے لگی---

exponovels

ناز اس نے میرے منہ پر ہاتھ رکھا ہوا تھا اور "
مضبوطی سے مجھے پکڑا بھی ہوا تھا اور اور
"پھر ، میری پیشانی پر اس نے کس کیا---

مسلسل کانپتے آنسو بہانے کے ساتھ عنایہ اسے
ایک ایک بات بتا رہی تھی---

یار یہ تو حد ہو گئ ، مجھے جگا دیتی تم ، میں "
"پھر اس کی ساری ہیرو پنتی نکالتی---

exponovels

غصے سے دانت پیستے نازش عنایہ سے کہنے لگی----

اور یہ دیکھو ناز، اس نے مجھے وہ رینگ بھی "پہنا دی----"

اپنا ھاتھ نازش کے سامنے کرتی وہ اسے وہی انگوٹھی دیکھانے لگی جو اب اس کے ھاتھ کی زینت بنی ھوئی تھی---

exponovels

یار وہ اتنا کچھ کر گیا اور تم کچھ بھی نا کر "
"سکی---

"م---میں کیا کرتی ناز ، میں پوری شوکڈ تھی--- "

بے بسی سے نازش کو دیکھتی وہ اپنے کیفیت کے متعلق بتا رہی تھی جس پر نازش کو اچھا خاصا غصہ آ گیا---

exponovels

بس کر دو یار ، تم سے کبھی کچھ نہیں ہو سکتا "
یہ امید کرنا ہی بیکار ھے ، اگر میرے ساتھ ایسا ،
کچھ ہوتا نا تو قسم سے جان لے لیتی میں اس
کی---"

عنایہ پر غصہ ھوتی وہ بغیر مزید کچھ کہے
دوبارہ سے سو گئ لیکن عنایہ کی تو نیند جیسے
کہیں گم ہو چکی تھی وہ باقی کی ساری رات بار
، بار کھڑکی کی جانب دیکھتی خوفزدہ ھوتی رہی
صبح کے 6 بجے ان دونوں کے دروازے پر

exponovels

دستک دے کر انھیں جگا دیا گیا جبکہ عنایہ تو سوئی ہی نہیں تھی----

دستک کی آواز سن کر نازش جاگ گئی اور پھر بغیر کچھ بولے بس عنایہ کو اٹھنے کا اشارہ کرتی وہ اسے اپنے ساتھ کھینچتی چھپتے چھپاتے گھر سے باہر نکل گئی----

" کہاں جا رہے ہیں ہم ناز---؟؟؟

exponovels

حیرانگی سے نازش کو اپنا ھاتھ تھامے قدم اٹھاتے دیکھ عنایہ نے اس سے پوچھا وہ سمجھ ہی تو نہیں پا رہی تھی کہ آخر نازش کے دماغ میں چل کیا رھا ھے کیوں وہ کل رات کے واقعے کے بعد بھی اسے لیے گھر سے باہر اتنی صبح نکل پڑی ھے یہاں تک کہ کپڑے تک تبدیل نہیں کرنے دیے اس نے----

زیادہ مت سوچو بس یار آج پھر ہم نے واپس " چلے تو جانا ہی ہے تو اس لیے پہلے تھوڑا اور

exponovels

گھوم پھر لیں ، اس وجہ سے لائی ھوں میں تمہیں باہر----"

نارمل سا انداز اپناتے نازش نے عنایہ کی تسلی کروانی چاہی جو ناجانے ھوئی بھی تھی یا نہیں---

"لیکن ناز پھر سے دادی غصہ ہو گئیں تو---- "

exponovels

عنایہ خوفزدہ ہوتی اردگرد دیکھتی بولی وہیں نظریں تو نازش کی بھی ہر طرف کا طواف کر رہی تھی----

کوئی بات نہیں یار ، تم دادی کی فکر مت کرو " میں سب سنبھال لوں گی"----

عنایہ سے کہتے نازش اسے لیے پھر سے گھومنے لگ گئ کہ اچانک سے ایک شور برپا ہو گیا جس پر وہ دونوں چونک اٹھیں---

exponovels

مالک آ رہے ہیں مالک آ رہے ہیں ، چھپ جاؤ "
"سب۔۔۔

گاؤں میں مچنے والے شور پر وہ دونوں حیران ہو گئیں جبکہ گاؤں کے سب لوگ ڈر کر اپنے اپنے گھروں میں چھپنے لگے خاص طور پر نوجوان لڑکیوں کو ان کی مائیں کھینچ کھینچ کر گھر میں بند کر رہی تھیں ابھی وہ دونوں یہی سب سمجھنے میں مصروف تھیں کہ ایک عورت پیچھے سے عنایہ کا ہاتھ پکڑ کر زبردستی اسے کھینچتے اپنے

exponovels

ساتھ اپنے گھر لیجانے لگ گئ ، خوف کے مارے عنایہ سے تو بولا بھی نہیں گیا مگر نازش یہ منظر دیکھ چکی تھی تبھی تیزی سے اس عورت کے قریب ھو کر ایک جھٹکے کے ساتھ اس نے عنایہ کا ھاتھ اس عورت کی گرفت سے آزاد کروا دیا۔۔۔

کون ہیں آپ اور یہ کیا حرکت تھی ، کہاں لے " جا رہی ھیں آپ عنایہ کو۔۔۔؟؟؟

exponovels

سنجیدگی سے اس عورت کو دیکھتے غصے سے نازش نے سوال کیا جبکہ خوف اس عورت کے چہرے سے صاف عیاں تھا---

یہ باتیں کرنے کا وقت نہیں ھے ، اپنی جان "بچانی ہے تو چلو جلدی ، ورنہ بہت پچھتاؤ گی----"

اس عورت کے خوفزدہ چہرے کو دیکھتے ناچاھتے ھوئے بھی ناجانے کیوں نازش اس کی بات سے متفق ھوتی عنایہ کو لیے اس کے گھر چلی گئ تب مضبوطی کے ساتھ اس عورت نے

exponovels

فوراً اپنے گھر کے دروازوں کو بند کر دیا ساتھ ہی سبھی کھڑکیاں بھی بند کرنے لگی ، مگر باہر ہونے والے شور کو سن کر نازش اپنی فطرت سے مجبور کھڑکی کو کھول کر باہر دیکھنے لگی جہاں اب بہت سی گاڑیاں رک چکی تھیں اور ایک بڑی سے گاڑی میں سے ان سبھی کا مالک باہر نکلا جس کے پیروں کو وہاں گاؤں کے مرد ھاتھ لگا کر یقیناً سلام کر رھے تھے---

ان سبھی کی ایسی حرکتیں نازش کو غصہ دلا رہی تھیں جبکہ عنایہ بے چاری تو سہم کر گھر

exponovels

کے ایک کونے میں کھڑی دل ہی دل میں ڈھیروں ان دونوں کی حفاظت کی دعائیں کرنے میں مصروف تھی-----

اپنے پیروں کو چھو رہے کسی بھی فرد کو جواب دیے بغیر ان کے مالک کی نظریں کسی کی متلاشی تھیں جب اچانک اردگرد دیکھتے اسکی نظر کھڑکی سے خود کو ہی دیکھ رہی نازش پر پڑ گئی اور پھر اگلے ہی پل ایک طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ اس نے اشارے سے اپنے غنڈوں کو اس گھر کا دروازہ کھولنے کا حکم پیش کر دیا جبکہ

exponovels

نازش اب کھڑکی بند کیے بھاگ کر عنایہ کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی جیسے اس نے تو کچھ کیا ہی نا ہو جبکہ وہ عورت بھی اپنے خوف کی وجہ سے نازش پر دھیان نا دے پائی تھی ورنہ وہ ہی اسے منع کر دیتی باہر دیکھنے سے۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے ہٹے کٹے مرد اس گھر کے قریب پہنچ کر زور زور سے دروازہ کٹھکٹھانے لگ گئے۔۔۔

انہیں کیسے پتہ چل گیا۔۔۔؟؟؟ "

exponovels

اپنے دروازے کے کھٹکھانے پر وہ عورت خوفزدہ ہوتی منہ ہی منہ میں بڑبڑائی---

کیا پتہ چل گیا بتائیں کچھ ، کون ھے باہر---؟؟؟ "

نازش نے جھٹ سے سوال کیا جبکہ عنایہ تو خوف کے سبب مر جانے والی ھو گئی تھی---

"تم دونوں جلدی چلو میرے ساتھ--- "

exponovels

نازش کی بات کا جواب دیے بغیر اس عورت نے دونوں کو اپنے ساتھ کھینچتے تیزی سے ایک لکڑی کی الماری میں جانے کا اشارہ کیا جس پر عمل کرتے وہ دونوں اندر چلی بھی گئیں---

" یہی پر ہی رہنا ، اور شور بالکل مت کرنا--- "

exponovels

کانپتے ہوئے کہتے اس عورت نے الماری کے دروازے کو بند کر دیا اور پھر دروازے کی جانب بڑھی---

" ک---ک---کون ہے---؟؟؟

دروازہ کھول مالک تجھ سے بات کرنا چاہتے ہیں"----

exponovels

اس عورت کے سوال کرنے پر سامنے سے اسے کہا گیا تب اس عورت نے دروازہ کھول دیا اور نظریں جھکائے کھڑی ہو گئی اگلے ہی لمحے اس کے گھر میں مالک نے قدم رکھا جس کے جوتوں کو دیکھتے وہ عورت مزید کانپنا شروع ہو گئی----

وہ لڑکیاں کہاں پر ہیں----؟؟؟ "

ایک بھاری پراسرار سی آواز میں سوال کیا گیا تھا جو الماری میں بند چھپی ہوئی عنایہ اور نازش کو بھی صاف سنائی دیا----

exponovels

"مالک کون سی لڑکیاں ، مجھے نہیں معلوم--- "

اپنے خوف سے کانپتی زبان میں اس عورت نے جھوٹ بولا جس کی سزا اسے ایک زور دار تھپڑ کی صورت میں ملی---

تجھے نہیں معلوم ، جھوٹ بولتی ھے سالی ، مجھ سے جھوٹ بولے گی تو ، اتنی ہمت آ گئی تجھ میں"---

exponovels

مسلسل اس عورت کو مارتے پیٹتے مالک اونچی آواز میں دھاڑ رہا تھا وہیں نازش اس عورت کے چیخنے کی آوازیں مزید نا سن پائی اور خود پر سے اختیار کھو کر الماری کا دروازہ کھول دیا۔۔۔

تم یہیں رکو عنایہ ، میں ابھی ان جاہلوں کو سبق " سیکھاتی ہوں ، سمجتھے کیا ہیں یہ خود کو۔۔۔"

exponovels

"ناز پلیز مت جاؤ تم نے سنا نہیں وہ ہمیں ہی ڈھونڈ رہے ہیں---"

نازش کا ھاتھ تھام کر عنایہ بہت دھیمی آواز میں اس سے بولی---

"تو کیا یار ہم کیا کوئی چور ہیں جو چھپتے پھریں ہم کیوں ڈریں ان سے ، اچھا عنایہ تم ایسے کرو ، اس کھڑکی سے باہر نکلو میں بھی ابھی تمہارے پاس آتی ہوں پھر ہم بھاگ جائیں گے یہاں سے----"

exponovels

عنایہ کو حکم دیتے نازش زبردستی عنایہ کی پکڑ سے اپنا ھاتھ نکالتی باہر اس عورت کے پاس چلی گئ جو اب زمین پر گری ھوئی تھی جبکہ خون اس کے زخموں سے رس رہا تھا جو یقیناً اسی مار پیٹ کی وجہ سے ھوئے تھے---

اووو ھیلو مسٹر جاہل ، کون ہو تم اور "
"سمجتھے کیا ہو خود کو ، چھوڑو انہیں---

exponovels

اپنے پیچھے سے کسی نسوانی آواز کو سن کر مالک نے پلٹ کر نازش کو دیکھا اور پھر خونخوار نظروں سے اسے دیکھتے ہلکا سا جھک کر اس عورت کو بالوں سے پکڑ کر کھڑا کرتے ہوئے ایک جھٹکا دیا جس سے وہ عورت درد سے بلبلا اٹھی---

سمجھ نہیں آ رہی تمہیں ، میں نے کہا چھوڑو " انہیں ، ورنہ-----"

exponovels

نازش کے غصے سے چیخنے پر مالک نے پھر سے زمین پر اس عورت کو پھینکتے ٹھوکروں سے اسے مارتے مزید اسے تکلیف دینی شروع کر دی جس سے اس کی چیخوں میں بھی اضافہ ہونے لگا ساتھ ہی نازش کا غصہ بھی ساتویں آسمان پر جا پہنچا تھا۔۔۔

"تمہاری تو۔۔۔۔ "

غصے سے دانت پیستی نازش آگلے ہی پل مالک کے قریب آئی اور پھر اپنی پوری قوت سے کھینچ

exponovels

کر ایک تپھڑ مالک کے منہ پر دے مارا جس پر
تیش میں آتے اس کے غنڈوں نے اپنی بندوقیں نکال
لیں اور ان کا رخ نازش کی جانب کر دیا وہیں
مالک نے اپنا ھاتھ اٹھا کر انھیں منع کرتے اپنی لہو
رنگ نظروں کا رخ نازش کی طرف کیا اس کی
نظروں میں اتنی وحشت تھی کہ نازش کو فوراً
اپنی غلطی کا احساس ھو گیا کہ آخر کیا کر دیا
ھے اس نے کس مصیبت کو دعوت دے دی ھے---

exponovels

تو نے مجھے مارا مجھے ، اس گاؤں کے مالک "
پر ھاتھ اٹھایا ، بس دیکھ تو تیرا تو وہ حشر کروں
"گا میں کہ خود مرنے کی دعائیں کرے گی تو----

اس مالک کی غصے میں دی گئی دھمکی پر نازش
کو احساس ھو سکی وہ کیا کر چکی ھے تبھی
جلدی سے بھاگ کر وہ اسی کمرے میں گئ جہاں
وہ الماری تھی اور پھر دروازہ لاک کر کے تیزی
سے کھڑکی پھلانگ کر باہر نکلنے کے بعد وہ
اپنا انتظار کر رہی عنایہ کے پاس پہنچی----

exponovels

"جلدی بھاگو یار---- "

عنایہ کا ھاتھ پکڑ کر نازش نے فل سپیڈ میں دھوڑ لگا دی----

" عنایہ یار ایک بہت بڑی غلطی ہو گئ ھے مجھ سے ، ہمیں ابھی نکلنا ہو گا واپس کراچی کے لیے---"

exponovels

مسلسل دھوڑتے نازش نے ھانپتے ھوئے عنایہ سے کہا جبکہ وہ مزید خوفزدہ ھو گئی---

اگلی کچھ دیر میں وہ دونوں گھر پہنچ گئی تھیں تو سیدھا جا کر انھوں نے سب کچھ دادی کو بتا دیا اب ، اور کوئی آپشن بھی تو نہیں تھا ان کے پاس ویسے بھی خوف اس قدر سوار ھو گیا تھا ان پر کے کچھ سوچ سمجھ ہی نہیں پا رہی تھیں وہ----

اے میرے اللہ ، یہ کیا کر دیا تم دونوں نے ، اب " کیا ہو گا ، دـــدـــد دیکھو یہ برقے پہنو فوراً ، اور

exponovels

اور گاڑی سے مت جانا وہ تمہیں جانے نہیں دیں
، گے ، م---میں تمہیں بس سٹاپ چھوڑ کر آتی ہوں
"وہاں سے بھاگ جاؤ جلدی---

دادی کی بات مانتے تیز تیز ہاتھ چلاتے نازش اور
عنایہ نے وہ برقعے پہن لیے اور پھر جلدی سے
دادی انھیں لیے بھاگتے ہوئے بس سٹاپ لے
آئیں---

exponovels

بالکل خاموش رہنا تم دونوں اور اپنی شکل بالکل "
مت دیکھانا ، نام بھی کوئی پوچھے تو غلط بتا دینا
"ٹھیک ہے---- ،

بس کے قریب پہنچ کر جو جانے کے لیے بالکل
تیار کھڑی تھی دادی انھیں ہدایت دینے لگیں---

"جی جی دادی---- "

exponovels

دونوں نے ایک ساتھ دادی سے کہا تھا تب دادی خود تیزی سے واپسی کے لیے پلیٹیں تاکہ مالک اگر ان کے گھر پہنچ جائے تو وہ وہاں موجود ھوں اور اسے کوئی شک نا ھو وہیں جب عنایہ اور نازش بس میں سوار ہوئیں تو وہاں کافی رش تھا بیٹھنے کے لیے جگہ بھی بہت مشکل سے ملی ان کو ، نازش سب سے آگے موجود سیٹ پر بیٹھی تھی جبکہ عنایہ سب سے پیچھے ، ابھی بس تھوڑی ہی آگے بڑھی تھی کہ راستے میں بہت بڑی بڑی گاڑیوں میں موجود کچھ غنڈوں نے بس کو رکوا لیا اور سب پیسنجرز کو نیچے اترنے کا

exponovels

حکم جاری کیا ، سب ہی ڈر کر بس سے اترنے لگے تھے---

ان میں سے ایک غنڈہ خود بس میں چڑھ کر دو لڑکیوں کے بارے میں پوچھ رہا تھا مگر کسی کو اس بات کا علم نہیں تھا----

آخر میں عنایہ بس سے اتر رہی تھی تبھی مالک خود بھی بس میں انھیں تلاش کرنے کے لیے آنے لگا کہ اچانک عنایہ مالک کے ساتھ ٹکرا گئی اپنی بڑی بڑی خوفزدہ آنکھوں کو اٹھائے عنایہ مالک

exponovels

کی طرف دیکھنے لگ گئ اور پھر جلدی سے نظریں جھکائے سائیڈ سے گزر کر بس سے نیچے اتر گئی عنایہ نے مالک کے چہرے کو زیادہ غور سے نہیں دیکھا تھا کیونکہ وہ بہت زیادہ خوف زدہ تھی اور کچھ سیکنڈ سے زیادہ نا ہی وہ مالک کے چہرے کو دیکھ پائی تھی---

نیچے اترتے ہی عنایہ نازش کو ڈھونڈھنے لگ گئ لیکن لوگوں کا بہت رش تھا وہاں ، اتنے میں مالک نے بس سے دوبادہ اتر کر نازش کے برقے کے نیچے موجود سلم جوگرز کو دیکھ لیا اور اپنے

exponovels

غنڈوں کو اشارہ کر کے اسے گاڑی میں ڈالنے کا حکم دے دیا اور خود ایک بڑی گاڑی میں بیٹھ کر وہاں سے چلا گیا مگر اس بات سے عنایہ اور نازش دونوں بے خبر تھیں---

ان کے بس چیک کر لینے کے بعد سبھی لوگ واپس بس میں سوار ہو رہے تھے ان میں عنایہ بھی شامل تھی لیکن نازش سب سے آخر میں کھڑی اندر جانے کا انتظار کر رہی تھی کہ اتنے میں بس چل گئ----

exponovels

"بس کو روکو ، مجھے تو آنے دو--- "

نازش نے بس چلتی دیکھتی تو اونچی آواز میں بولی ، عنایہ بھی نازش کو باہر دیکھ کر کنڈیکٹر کو کہنے لگ گئ کہ بس روکیں میری دوست ابھی نہیں آئی اندر مگر مجال تھی جو بس رک جاتی تب نازش نے پیچھے بھاگنا شروع کر دیا کہ اچانک کسی نے نازش کا ہاتھ پکڑ لیا اور اس کے قدم وہیں تھم گئے---

"ہم چھوڑ دیں تمہیں--- "

exponovels

کسی آواز پر نازش نے پیچھے مڑ کر دیکھا تو ایک غنڈے نے اس کے ھاتھ کو پکڑا ہوا تھا۔۔۔

"چھوڑو مجھے۔۔۔ "

چھوڑ دیں گے پہلے ہمارے مالک سے تو مل " لے۔۔۔"

نازش کے چیخنے پر اسی غنڈے نے جواب دیا۔۔۔

exponovels

کیا بکواس کر رہے ہو تم---؟؟؟ "

وہ غصے سے بولی---

"چل میرے ساتھ--- "

نازش کے غصہ ہونے پر اسی غنڈے نے اس کے سر پر بندوق رکھ دی جسے دیکھ وہ خوفزدہ ہو گئ اور پھر زبردستی نازش کو گاڑی میں بیٹھا دیا گیا

exponovels

اگلے ہی پل گاڑی نے فل سپیڈ میں چلنا شروع کر دیا۔۔۔

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 4

exponovels

گاڑی کے سٹارٹ ہوتے ہی نازش اونچا اونچا چلانے لگی اب ہاتھ پر ہاتھ دھرے تو وہ بیٹھ نہیں سکتی تھی اسے کسی بھی طرح خود کو اس چنگل سے آزاد کروانا تھا۔۔۔

" کون ہو تم لوگ وہ جو گٹھیا انسان ہے جسے تم لوگ مالک کہتے ہو ان کے ہی پالتو کتے ہو نا تم سبھی ، اور تم یا تمہارا مالک کیا سمجتھا ہے ایسے مجھے کڈنیپ کر کے تم لوگ خود بچ جاؤ

exponovels

گے بالکل نہیں تم جانتے نہیں ہو میری دوست کو
سب معلوم ہے اسے ایک ایک بات سے با خبر ھے
وہ ، تم میں سے کوئی بھی نہیں بچے گا سب کو
"جیل پہنچا دوں گی میں ، سمجھے----

چپ کر کب سے چر چر چر کیے جا رہی ہے "
جانتی تو نہیں ہے ہمارے مالک کو ، جس پولیس
کی تو ہمیں دھمکی دے رہی ھے وہی پولیس
والے مرتے ہیں کہ کب مالک سے ان سے بات ہو
گی اور چپ چاپ بیٹھ جا تو اسی میں تیری بھلائی
ھے"---

exponovels

نازش کے غصے کے ساتھ دھمکیوں کا بھی مزاق اڑاتے وہ الٹا اسے مالک کی حیثیت سے آگاہ کرنے لگے---

" ہو گا تمہارا مالک جو بھی مجھے اس بات کی کوئی پرواہ نہیں ، میں تم جیسوں سے ڈرتی نہیں ہوں نا ہی میں چل رہوں گی کہیں ، بچاؤ بچاؤ مدد کرو کوئی---"

exponovels

گاڑی کا دروازہ پیٹتے نازش زور زور سے چیخنے لگی جس پر اگلے ہی پل کھینچ کر ایک تپھڑ اس غنڈے نے نازش کو دے مارا تھپڑ اتنا زور دار تھا کہ کچھ دیر کے لیے نازش گم سم سی ہو گئ اتنے میں گاڑی کو ایک بڑے فارم ہاؤس ٹائپ جگہ میں داخل کیا گیا اور باقی گاڑیوں کے پاس یہ گاڑی بھی لے جا کر روک دی گئی اور پھر خود گاڑی سے باہر نکل کر وہ غنڈے نازش کو باہر آنے کا حکم دینے لگے وہیں وہ گاڑی سے باہر آنے کو تیار نہیں تھی---

exponovels

میں نہیں آؤں گی مجھے جانے دو پلیز ، دیکھو "
میں سوری کر دیتی ہوں تم سبھی کو ، آئی نو
غلطی ہوئی ھے مجھ سے وہ تپھڑ مار دیا میں نے
تمہارے مالک کو تو ٹھیک ہے نا مجھے مار دیں
تمہارے مالک تھپڑ ، ساتھ میں سوری کر دوں گی
"انھیں بھی----

نازش نے اپنی طرف سے ان سبھی کو سمجھانا
چاہا وہیں وہ سب اس بات پر قہقے لگائے ھنسنے
لگے---

exponovels

کیا پاگل ہو تم سب ہنس کیوں رہے ہو۔۔۔؟؟؟ "

غصے اور حیرت کے ملے جلے تاثرات لیے نازش نے ان سے سوال کیا۔۔۔

"ارے کچھ نہیں چھوری چل میرے ساتھ۔۔۔ "

وہی غنڈہ جس نے نازش کو تھپڑ مارا تھا وہ اس سے کہتا اپنا ھاتھ آگے بڑھائے اسے گاڑی سے باہر آنے کا کہنے لگا۔۔۔

exponovels

"م---م---میں نہیں جاؤں گی--- "

اس غنڈے کے ہاتھ کو خود سے دور کرتی نازش باہر نکلنے سے انکار کر رہی تھی---

ارے ساری کر لے ہمارے مالک کو پھر چلی " جانا---"

"پکا نا--- "

exponovels

اس غنڈے کی بات سن نازش اس بات کی تصدیق کرنے لگی---

"ہاں ہاں چل--- "

"اوکے--- "

نا چاھتے ھوئے بھی اس غنڈے کی بات کا یقین کرتی نازش گاڑی سے اتر کر اردگرد خوفزدہ

exponovels

نظروں سے دیکھتی چھوٹے چھوٹے قدم اٹھا کر اس کے پیچھے جانے لگی پورے فارم ہاؤس میں بہت سے لمبے اونچے غنڈے کھڑے تھے جو اس وقت نازش کو ہوس بھری نظروں سے گھورنے میں مصروف تھے اور ساتھ زیر لب ہنس بھی رھے تھے یوں ہی چلتے چلتے وہ غنڈہ نازش کو ایک کمرے کے باہر لا کر رک گیا اور پلٹ کر نازش کو دیکھنے لگا۔۔۔

"جا اندر۔۔۔ "

exponovels

دروازہ کھولتا وہ اسے اندر جانے کا کہنے لگا۔۔۔

"وہ خود باہر نہیں آ سکتے کیا مطلب سوری ہی
تو کرنی ہے تو میں یہیں پر ہی کر دوں گی۔۔۔"

خوفزدہ سے لہجے میں نازش نے ابھی اتنا ہی کہا تھا کہ اس غنڈے نے نازش کو بازو سے کھینچ کر کمرے کے اندر دکھا دے کر خود باہر سے دروازہ لاک کر دیا۔۔۔

exponovels

"کھولو کھولو دروازہ پلیز--- "

بامشکل خود کو گرنے سے بچا کر نازش دروزاے کے قریب ہوتی دونوں ہاتھوں سے اسے پیٹتے ہوئے دروازہ کھٹکھانے لگ گئی----

پورے کمرے میں گھپ اندھیرا چھایا ہوا تھا جبکہ سامنے صوفے پر کوئی ٹانگ پر ٹانگ رکھے بیٹھا بار بار اپنے ہاتھ میں موجود لائٹر کو جلا بجھا رہا تھا ایک یہی آواز تھی جو اس سناٹے کو ختم

exponovels

کرنے کا باعث بن رہی تھی اسی آواز کو سن کر نازش کو مزید خوف نے آن گھیرا۔۔۔

"ک۔۔۔ک۔۔۔کون۔۔۔؟؟؟"

پلٹ کر اندھیرے میں دیکھنے کی کوشش کرتی وہ سوال کرنے لگی خوف کے مارے اس کی زبان بھی اس کا ساتھ دینے سے منع کر رہی تھی اسی لیے اس کے منہ سے الفاظ ٹوٹ پھوٹ کر ادا ہو رہے تھے۔۔۔۔

exponovels

کہاں پر ھے وہ۔۔۔۔؟؟؟ "

وہی صوفے پر بیٹھا شخص لائٹر کو بجھا کر بھاری اور غصیلی آواز میں بولا۔۔۔

ک۔۔۔ک۔۔۔کون کہاں پر ھے۔۔۔؟؟؟ "

نازش نے کانپتی آواز میں اپنے سامنے دیکھتے پھر سے سوال کیا۔۔۔

exponovels

تیرے ساتھ والی لڑکی کہاں پر ھے---؟؟؟ "

بولنے کے ساتھ ہی وہ شخص وہاں سے اٹھا اور بھاری قدموں کے ساتھ اس کے قریب آنے لگا جن کی آواز خوف سے اس کی جان لینے کا باعث بن رہی تھی---

exponovels

" دیکھیں سر آپ جو کوئی بھی ھیں ,آئی ایم رئیلی سوری کہ وہ تپھڑ میں نے آپ کو مارا تھا جس کے لیے میں بہت شرمندہ بھی ہوں لیکن-----"

اپنے قریب اس شخص کو آتے دیکھ نازش نے تیزی سے بولنا شروع کر دیا تاکہ وہ شخص اسے وہاں سے جانے دے---

" کیا نام ھے اس کا اور کہاں رہتی ہے وہ---؟؟؟ "

exponovels

نازش کی بات کو نظر انداز کرتے پھر سے اس شخص نے اپنے مطلب کی بات پوچھی---

سر آپ کو اس سے کیا وہ جہاں بھی رہتی ہو " میں آپ سے معافی مانگ رہی ہو نا اور اس کی کوئی غلطی نہیں ہے اس میں----"

عنایہ کے متعلق اس شخص کا معلومات حاصل کرنا نازش کو بہت ناگوار گزرا تبھی اس کا لہجہ تھوری سختی سمیٹ لایا---

exponovels

" میں نے کہا بتا کہاں رہتی ہے وہ ---؟؟؟

اس کے قریب آ کر وہ شخص زور سے دھاڑا تھا
جس وجہ سے نازش خوف سے اچھل پڑی مگر
بولی کچھ نہیں----

" میں نے بھی بتا دیا ھے آپ کو کہ اس معاملے
میں اُس کی کوئی غلطی نہیں ھے اور ھاں

exponovels

سوری کر دی ھے میں نے آپ کو معاف کرنا یا نا
"کرنا آپ کی مرضی ھے اب جا رہی ہوں میں----

اپنی بات کہتے ہی وہ دروازے کے قریب جانے
لگی جب اچانک اس شخص نے اسے بالوں سے
دبوچ لیا اور مزید چلنے سے روکا----

تو سمجتھی کیا ھے خود کو ھاں ,تو جانتی نہیں "
ھے کہ اس بار تیرا سامنا کس سے ھوا ھے اور
کون ہوں میں ,اتنا لوگ گناہ کرنے سے نہیں ڈرتے
جتنا میرا نام لینے سے انھیں خوف آتا ھے ,اور

exponovels

تیری اتنی اوقات جو تو مجھے تپھڑ مارے ,تیرے ساتھ تو وہ کروں گا میں جسے دیکھ کر لوگ خوف سے اپنی بہن بیٹیوں کو مار دینا تو ضرور پسند کریں گے لیکن گھر سے نکالنا نہیں---"

اپنے بات کہنے کے ساتھ ہی اس شخص نے نازش کے بالوں پر اپنی گرفت مضبوط کی تھی جس سے وہ درد سے بلبلا اٹھی مگر ہمت نہیں ہاری خود کو آزاد کروانے کی جدوجہد میں اب بھی مصروف تھی وہ---

exponovels

چھوڑو مجھے اور تم ہو کون ، کیا سمجھتے ہو "
تم مجھے ، ان گاؤں والوں کی طرح نہیں ہوں میں
سمجھے جو خاموشی سے بیٹھ جائے گی ، دو منٹ
صرف دو منٹ لگیں گے مجھے ، اس کے بعد جیل
"کی سلاخوں کے پیچھے ہو گے تم---

اتنا درد برداشت کرتے ہوئے بھی اپنے لہجے کو
مضبوط بناتی وہ اس شخص کو دھمکی دینے لگی
جس کا کیا ہی اثر ہونا تھا اس پر الٹا وہ تو قہقہ
لگائے ہنس پڑا تھا---

exponovels

ہا ہا ہا تو تو مجھے ,رانا زارون کو جیل میں "
"بھیجے گی ، اوقات ھے تیری اتنی---

قہقہ لگاتے ہوئے اچانک سے سنجیدہ ہو کر دانت پیستے بولنے کے ساتھ ہی اس شخص نے نازش کے بالوں کو چھوڑ کر اسے زمین پر زور دار دھکا دیا اور ساتھ ہی دو ہی قدموں میں سوئچ بورڈ کے قریب پہنچ کر لائٹ اون کر دی تب روشنی میں اپنی آنکھوں کو ہلکا ہلکا سا کھولتی نازش اس شخص کے چہرے کو دیکھنے لگی----

exponovels

"ہر کوئی تم سے نہیں ڈرتا مسٹر رانا۔۔۔ "

اپنی کہنی سہلاتی جہاں سے اب خون رس رہا تھا وہ خونخوار نظروں سے اسے دیکھتی نڈر ہو کر بولی جبکہ وہ شخص اب پھر سے اس کے قریب چلا آیا۔۔۔

" او اچھا تو یہ بات ہے چل ٹھیک ہے یہ لے فون اور کر جسے بھی کرنی ہے کال ، چل تو ایسے کر کہ کمشنر کو کال کر دے ، کیا ہوا نمبر نہیں

exponovels

معلوم کوئی بات نہیں ، پکڑ موبائل اور ڈائل کر نمبر---"

زبردستی نازش کو بازو سے پکڑ کر کھڑا کرنے کے بعد وہ شخص اس کے ھاتھ میں اپنا موبائل پکڑا کر اسے کمشنر کا نمبر بتانے لگا جبکہ نازش اس کی اس حرکت پر حیرانگی سے اسے دیکھے گئی---

"کیا ہوا ملا نا نمبر---- "

exponovels

غصے سے اس شخص کی کہی گئی بات پر نازش کانپتے ہاتھوں سے موبائل تھامے نمبر ڈائل کرنے لگی اور موبائل اپنے کان سے لگا لیا دوسری بیل پر کال پک کر لی گئی تھی تبھی نازش نے روتے ہوئے تیزی سے بولنا شروع کر دیا۔۔۔

سر سر پلیز میری مدد کریں یہ یہ مجھے کڈنیپ "
"کر کے لے آئیں ہیں پلیز سر۔۔۔

exponovels

کون ہو تم۔۔۔؟؟؟ "

نازش کے ایک ہی سانس میں کہی گئی بات پر سامنے سے سوال کیا گیا۔۔۔

سر میرا نام نازش ہے میں کراچی کی رہنے " والی ہوں ، سر پلیز جلدی کچھ کریں مجھے آپ کی ہیلپ چاہیے۔۔۔"

exponovels

نازش نے پھر سے مدد طلب کی تو بدلے میں کمشنر نے اسے موبائل اسپیکر پر لگانے کا حکم دیا تو نازش نے بھی فوراً موبائل اسپیکر پر لگا دیا۔۔۔

رانا صاحب یہ تو بہت غلط بات ہے ایسے تو " نہیں کرتے عزیزوں کے ساتھ۔۔"

نازش کے موبائل اسپیکر پر لگاتے ہی کمشنر نے بولنا شروع کر دیا۔۔

exponovels

کیا ہوا کمشنر ، کیا غلطی کر دی ہم نے۔۔۔؟؟؟ "

نازش کو وحشت زدہ نظروں سے گھورتا وہ کمشنر سے مخاطب تھا۔۔۔

رانا صاحب اکیلے اکیلے ہی مزے اڑا رھے "
"ھیں ، دل توڑ دیا آپ نے تو۔۔۔

exponovels

کمشنر کے شکوے پر جہاں نازش شوکڈ ہوئی تھی وہیں وہ شخص طنزیہ مسکراہٹ کے ساتھ نازش کو دیکھے گیا۔۔۔

"دیکھ کمشنر یہ تیرے ٹائپ کا مال نہیں ہے ، اس سے تو مجھے بہت کچھ جاننا ہے اور ساتھ میں بہت کچھ دیکھانا بھی ہے اسے۔۔۔"

کمشنر اور اس شخص کی سب باتیں سن نازش صدمے کے مارے حرکت کرنے کے بھی قابل نا رہی تھی جبکہ مزید کچھ باتوں کے بعد کمشنر کی

exponovels

کال کاٹ کر وہ شخص نازش کی نظروں کے سامنے چٹکی بجا کر اسے ہوش میں واپس لایا تھا۔۔۔

کیا ہوا اب بھی کسی کو کال کرنی باقی ہے بول " ، چل تو ایسے کر ہاں آئی جی کو کر لے تو کال "شاید پھر تجھے تسلی مل جائے۔۔۔

وہ شخص پھر سے موبائل نازش کے ہاتھ میں پکڑاتا اس سے بولا وہیں نازش نے روتے ہوئے

exponovels

کانپتے ھاتھوں سے موبائل نیچے گرا دیا اور خود ھاتھ جوڑ کر کر نظریں جھکا گئی---

سوری معاف کر دیں مجھے پلیز ، بہت بڑی " "غلطی ہو گئ مجھ سے---

مجھے یہ سب نہیں دیکھنا ، پہلے تو مجھے عنایہ کے بارے میں ایک ایک بات بتا ، سب جاننا ھے "مجھے---

exponovels

نازش کی بات کاٹتے وہ شخص پھر سے اپنے مطلب کی بات پوچھ رہا تھا۔۔۔

"سر پلیز اسے چھوڑ دیں وہ بہت معصوم ہے اس نے کوئی غلطی نہیں کی ہے ، پلیز اسے جانے دیں۔۔۔"

بھرائی ہوئی آواز میں نازش نے اس شخص کو عنایہ سے دور رہنے کا کہا مگر وہ تو جیسے ایک ہی بات پر اٹکا ہوا تھا۔۔۔

exponovels

" 2 منٹ سے پہلے مجھے عنایہ کے بارے میں ایک ایک بات بتا ورنہ۔۔۔۔"

" سر کیوں ، کیا چاہیے آپ کو اس سے ، کہا نا ، ابھی اس کی کوئی غلطی نہیں ہے اس سب میں پلیز بخش دیں اسے۔۔۔"

اس شخص کی بات کاٹتے نازش آخر میں چیخ پڑی جس کا جواب اس کے منہ پر اس شخص نے

exponovels

زوردار تھپڑ مارتے ہوئے دیا نازش اس تھپڑ کو سہتے زمین پر گر گئی مگر اس شخص کے موبائل کو چپکے سے وہ اٹھا چکی تھی---

" بک رہی ہے یا پھر اپنی کتوں کو بلاؤ میں ، جو تیرے لیے پاگل ہوئے ہوئے پھر رھے ھیں میرے ایک اشارے پر سب کے سب ٹوٹ پڑیں گے تجھ پر----"

exponovels

"پلیز مجھے جانے دو دیکھیں آپ کے آگے میں نے ہاتھ بھی جوڑ لیے ھیں ، پلیز پلیز مجھے معاف کر دیں پلیز---"

اب کی مرتبہ نازش پھر سے کھڑی ھو کر پھوٹ پھوٹ کر بے بسی سے رو پڑی تھی----

"کیا ہوا کہاں گئ تیری وہ اکڑ ، تجھے سمجھ نہیں آ رہی کیا کہہ رھا ھوں میں ، بول کہاں رہتی ہے عنایہ ، کیا کرتی ہے اور---"

exponovels

ک---کراچی میں رہتی ہے وہ اور خ---خ---خواتین یونیورسٹی میں ہم پڑھتے ہیں اور اور عنایہ کے بابا ہی ہیں صرف وہ بھی اس سے نفرت کرتے ہیں اور---"

اس شخص کے پھر سے دھاڑنے پر ڈر کر نازش اسے عنایہ کے متعلق ایک ایک بات سے آگاہ کرنے لگی اس نے بولنے کے ساتھ ساتھ آہستہ سے اپنی کمر کے پیچھے چھپائے ہوئے موبائل سے عنایہ کا نمبر ڈائل کر کے اسے کال کر دی

exponovels

وہیں دوسری جانب پریشان سی عنایہ نے کوئی انجان نمبر دیکھا تو ناجانے کیا سوچ کر کال اٹینڈ کر لی تب اسے نازش کے رونے کی آواز سنائی دی ساتھ ہی وہ کچھ بول رہی تھی جسے غور سے عنایہ سننے کی کوشش کرنے لگی---

"پلیز مجھے جانے دیں پلیز---"

" میں تیری بکواس سننے کے موڑ میں نہیں ہوں اور بتا مجھے عنایہ کے بارے میں---"

exponovels

کسی شخص کے منہ سے اپنا نام سن کر ایک پل کے لیے وہ خوفزدہ ہو گی مگر پھر ہمت کرتے وہ نازش کو اونچی آواز میں پکارنے لگی---

ناز ناز کہاں پر ہو تم اور کون ہے تمہارے " پاس---؟؟؟

عنایہ کی آواز کو شاید وہ سن نہیں پائی مگر پھر بھی وہ جان بوجھ کر بولنا شروع ہو گئی----

exponovels

" یہ تو بتا دیں مجھے کہ کس جگہ پر ہوں میں
اور کیا آپ مجھے مار دیں گے۔۔۔؟؟؟

نازش کے پوچھے گئے سوال پر وہ شخص قہقہ
لگائے ھنسنے لگا جو کہ عنایہ کو بھی صاف
سنائی دیا۔۔۔

" افففففف تم بھی نا یار موت کی سزا تو بہت آسان
ہوتی ہے تجھ جیسوں کے ساتھ تو اس سے بھی

exponovels

برا کرتے ہے ہم ، پہلے بس یہ بتا دے کہ عنایہ کا کوئی چکر یا پھر منگنی تو نہیں ہوئی ، چل خیر اگر ہوئی بھی ہو گی تو کوئی بات نہیں کیونکہ اب اس پر میری نظر پڑ چکی ہے اور جس چیز پر میری نظر پڑ جائے وہ چیز صرف میری ہو جاتی ہے اور میری چیز پر میں کسی اور کی نظر پڑنا بھی برداشت نہیں کر سکتا---"

exponovels

عنایہ یہ سب سن کر بالکل شوکڈ ہو گئ تھی اسے یقین ہی تو نہیں آ رہا تھا کہ نازش اس کی وجہ سے سزا بھگت رہی ھے---

" م---م---م---میری وجہ سے ناز کو پکڑ لیا گیا ہے ، بھا--بھائی پلیز جلدی بس چلائیں کون ہے یہ "مجھے پولیس اسٹیشن جانا ہے پلیز جلدی---

بس ڈرائیور سے کانپتی ہوئی کہتی وہ دل ہی دل میں نازش کے لیے دعا گو تھی---

" چل بہت ہو گیا اور یہ کیا---؟؟؟

exponovels

نازش سے کہتے اچانک اس شخص کی نظر اپنے موبائل پر پڑی جو کہ نازش اپنے ھاتھ میں لیے عنایہ کو کال کر کے چھپانے کی کوشش میں مصروف تھی مگر وہ اس شخص کی نظروں سے بچ نا سکا لیکن نازش نے خوفزدہ ھوتے فوراً کال ڈسکنٹ کر دی----

کسے کال کی ہوئی تھی تو نے----؟؟؟"

مزید ایک زور دار تپھڑ نازش کے رسید کرتا وہ چیخ پڑا----

exponovels

بک بھی کسے کال کی تھی تو نے---؟؟؟ "

نازش کے جبڑے کو دبوچ کر اس کا چہرہ اپنے قریب کرتے وہ اسے مزید خوفزدہ کرتا اپنا سوال پھر سے دہرانے لگا---

"وہ وہ میں نے--- "

exponovels

اس شخص کے انداز پر ڈرتے نازش نے بولنا چاہا مگر پھر عنایہ کو سوچ کر خاموش ہو گئی جبکہ وہ شخص بھلا کیسے جاننے بغیر رہ پاتا۔۔۔

"بول۔۔۔ "

اپنے دوسرے ھاتھ سے نازش کے بالوں کو جکڑتے وہ دھاڑا تو ایک چیخ کے ساتھ روتے ہوئے کسی طوطے کی طرح نازش نے بولنا شروع کر دیا۔۔۔

exponovels

"وہ وہ عنایہ کو کال کی تھی م---- "

"ک---ک---کیا کہا تو نے عنایہ کی کال تھی---- "

نازش کے منہ سے عنایہ کا نام سنتے ہی وہ شخص نے خوش ہوتے فوراً نازش کو اس اذیت سے نجات دے کر خود اس کے ھاتھ سے موبائل چھینتے جلدی سے دوبارہ عنایہ کو کال کر دی وہیں دوسری سمت جب عنایہ کال پک کرنے لگی

exponovels

تو ایک عورت کے ساتھ ٹکرانے سے اس کا موبائل نیچے گر گیا اور ٹوٹ گیا۔۔۔

"کیا ہوا یار عنایہ فون کیوں نہیں اٹھا رہی۔۔۔ "

پیشانی پر بل ڈالے وہ زیر لب بڑبڑایا۔۔۔

"پ۔۔۔پ۔۔۔پتہ نہیں شاید بیٹری لو ہو گئی ہو۔۔ "

ڈرتے ڈرتے یہ چند الفاظ ادا کیے نازش نے۔۔۔

exponovels

" یار یہ تو نے بڑی اچھی حرکت کی ہے تیرے
لیے میری نفرت تھوڑی کم کر دی تو نے---"

وہ شخص اس وقت مسلسل پاگلوں کی طرح ہنسے
جا رہا جیسے ناجانے کیا مل گیا ھو اسے---

" ت---ت---ت---تو سر پلیز جانے دیں مجھے--- "

exponovels

نازش کی کہی گئی بات سنتے ہی وہ شخص بالکل خاموش ہو گیا اور پھر دو قدم اٹھاتا اسکے قریب چلا آیا جس سے نازش مزید ڈر گئ اور آنکھوں کو مضبوطی سے مینچ لیا۔۔۔

چھوڑ تو دیتا تجھے ، لیکن کیا کروں تیری وجہ " سے ہی تو میری جان مجھ سے دور ہو گئ ورنہ ، آج اپنی جان کو لے کر چلے جانا تھا میں نے اس وقت تو وہ دلہن کی طرح سج سنور کر میرے انتظار میں بیٹھی ہوتی ، اور میں نے اس وقت پیار محبت کی باتیں کرنی تھی اس سے ، اپنی محبت

exponovels

کی دیوانی اس کا جنون ظاہر کرنا تھا ، مگر تیری وجہ سے وہ سب دھرے کا دھرا رہ گیا ،خیر سوہاگ رات تو میں پھر بھی مناؤں گا فحال عنایہ نہیں تو کیا ھوا تو ہی سہی ، تجھ سے بھی تو عنایہ کی خوشبو آ رہی ہو گی ، اس اس ہاتھ سے چھوا ہو گا نا تو نے اسے---"

پاگلوں کی طرح نازش کا ہاتھ پکڑ کر وہ اسے اپنے ناک کے پاس لیے آنکھیں موندے سونگنے لگا---

exponovels

" یہ کیا کر رہے ہیں آپ ، پلیز چھوڑ دیں
مجھے---"

زبردستی اپنا ہاتھ اس شخص کی گرفت سے آزاد کرواتی وہ اس کی منت کرنے لگی وہیں اچانک اس شخص نے اپنی لہو رنگ آنکھوں کو وا کیا---

" بس بہت ہو گیا اب بس---"

exponovels

اس شخص نے اب اپنی شرٹ کے بٹن کھولنے شروع کر دیے تھے اور ساتھ ہی نازش کو اپنے گرفت میں لیتے وہ اپنی درندگی کے نشان اس کے وجود پر چھوڑنے لگا کچھ دیر بعد وہ شخص دوبارہ اپنی شرٹ کے بٹن بند کرتا کمرے سے باہر نکلا تو سامنے ہی اسکے ملازم کھڑے تھے---

"مالک اب اور انتظار نہیں ہوتا مہربانی جی--- "

ایک ملازم کی خباثت سے کہی گئی بات پر وہ شخص طنزیہ مسکرایا---

exponovels

جا لے جا اسے ادھر سے کہیں بھی اور جو "
کرنا ہے کر لینا لیکن یاد سے گاؤں کے بالکل
، درمیان کوڑے کے ڈھیر پر پھینک آنا اسے
اسے دیکھ کر لوگوں کے دلوں میں میرا خوف
"مزید بڑھنا چاھیے----

"جی جی مالک----"

exponovels

جواب سن کر وہ شخص اگلے ہی پل وہاں سے چلا گیا جبکہ وہ سبھی بھوکے کتوں کی طرح کمرے میں گھسے اور انتہائی ابتر حالت میں موجود نازش کو اپنے ساتھ کھینچتے فارم ھاؤس کے پیچھے موجود ملازموں کے لیے بنائے گئے دو کمروں میں سے ایک میں لے گئے ، ساری رات وہ سب نازش کے بدن کو نوچتے رہے نازش کی حالت بد سے بدتر ھوتی جا رہی تھی ہر بار جب نیا شخص اس کے قریب آتا تو وہ اپنے کمزور ہاتھ جوڑے ان کی منت کرتی----

exponovels

"پ---پ---پلیز مجھے جانے دو--- "

بامشکل بولتے وہ ایک مرتبہ پھر سے منت کر رہی تھی اس کی حالت دیکھ کسی کو بھی رحم آ جاتا اس پر مگر جن کے پاس دل ہی موجود نا ھو وہ کیسے رحم کرتے کسی پر-----

اسے کیسے چھوڑ دوں میری باری تو ابھی آئی " ہی نہیں---"

exponovels

نازش کی بات سن اب کی مرتبہ اس کے قریب جانے والا ملازم غصے سے بولا---

"یار اصغر دیکھ تو کتنی بری حالت ہو گئ ہے اس کی نا کر چھوڑ دے اسے---"

دوسرے ملازم نے نازش کو دیکھنے اس ملازم کو سمجھانا چاہا مگر اس کے منہ میں تو پانی آ رھا تھا نازش کے زخموں سے چور کمزور برہنہ وجود کو دیکھ کر---

exponovels

لو واہ بھئ واہ خود تو مزے کر لیے شہری "
چھوکری سے اب میری باری آئی تو بڑی ہمدردی
جاگ رہی ہے، یہ تم سب کی ہی درندگی سے اس
حالت میں پہنچی ھے تھوڑا رحم اپنی مرتبہ میں
"کر لیتے ، میں تو نہیں چھوڑنے والا---

نازش کو روشن آنکھوں سے دیکھتے وہ بولا---

"چل بک مت جو کرنا ہے کر لے مگر جلدی--- "

exponovels

ملازم اصغر کو نازش کے پاس چھوڑ دوسرا ملازم کمرے سے باہر چلا گیا جبکہ اصغر فوراً نازش کے وجود پر ٹوٹ پڑا اب تو نازش میں کچھ بولنے کی بھی ہمت نا بچی تھی----

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

exponovels

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 5

شدید پریشانی میں عنایہ اپنا ٹوٹا موبائل ھاتھ میں پکڑے سفر ختم ھونے کا انتظار کر رہی تھی اس کا دل تھا کہ مسلسل نازش کا سوچ سوچ کر گھبرائے جا رھا تھا اپنی سب سے عزیز سہیلی اور رشتے کو خطرے میں ڈالنے کی وجہ خود کو سمجھے بیٹھی تھی وہ ، اسی کی بدولت نازش آج ان انجان شیطان صفت لوگوں میں پھنس گئی تھی ، کیونکہ وہ شخص اسے اپنے پاس لانا چاہتا تھا اب اس کی جگہ نازش کو پا کر وہ کیا کرے گا اس کے ساتھ کس حال میں ھو گی وہ یہ سوچ ہی

exponovels

عنایہ کی سانس بند کرنے لگتی ، جیسے تیسے اللہ
اللہ کر کے سفر ختم ہوا اور بس کراچی شہر
میں انٹر ہو گئی تب بس اسٹینڈ پر اتر کر کانپتی
ٹانگوں کے ساتھ ہمت جمع کرتے عنایہ نے رکشہ
روکا اور فوراً سے پولیس اسٹیشن پہنچ گئ پیسے
تو اس کے پاس موجود تھے نہیں تبھی اپنے کانوں
سے بالیاں اتار کر اس نے رکشے والے کو دیں
اور بھاگ کر تیزی سے پولیس اسٹیشن میں گھس
گئی تب تک رات کا اندھیرا ہر سو اپنے پر
پھیلانے میں کامیاب ہو چکا تھا اسی بات کا زیادہ
خوف تھا عنایہ کو وہ اس وقت مکمل ہی بوکھلائی

exponovels

پڑی تھی تبھی اسے پولیس انسپکٹر کہیں جانے کے ارادے سے اپنے آفس سے باہر کی طرف نکلتا ھوا دیکھائی دیا تو کچھ بھی سوچے سمجھے بغیر عنایہ اس جانب چل پڑی----

" سر پلی---ز پلیز میری مدد کریں ، میری دوست نازش کو کچھ غنڈے لے گئے ہیں---"

" ارے کہاں لے گئے ھیں---؟؟؟

exponovels

عنایہ ابھی بات مکمل بھی نا کر پائی تھی جب پاس کھڑے ایک کانسٹیبل نے اونچی آواز ہانک لگائی اور ھنسنے لگا جس پر عنایہ مزید خوفزدہ ھو گئی----

سر وہ ہم بس سے واپس آ رہے تھے کراچی تو " راستے میں کچھ غنڈے میری دوست کو وہاں سے "کڈنیپ کر کے اپنے ساتھ لے گئے اور میں----

"او میڈم کس جگہ سے لے گئے یہ تو بتا دیں---- "

exponovels

ایک مرتبہ پھر سے ہمت اکھٹی کر کے عنایہ بولنے لگی تو پھر سے دوسرا کانسٹیبل اونچی آواز میں عنایہ کی بات کاٹتا پورے تھانے میں ہی ڈھنڈورا پیٹنے لگا اب تو عنایہ کی ٹانگیں بھی تیزی سے کانپنے لگی تھیں۔۔۔

"سر وہ وہ ہم ، ک۔۔۔کرم پور گاؤں سے واپس۔۔۔ "

exponovels

اپنے آنسوؤں کو پیچھے دھکیلتی نظریں جھکائے عنایہ نے دھیمی آواز میں ایک بار پھر سے کہنا شروع کیا مگر اب بھی اس کی بات کاٹ دی گئی تھی مگر اب وہ انسپکٹر خود تھا۔۔۔

او میڈم کیا تماشا لگایا ہوا ھے ، ہمارا ٹائم " فضول میں ضائع کر رہی ہو ، نکلو بھئی ادھر سے ہمیں ضرور کام پر جانا ھے ، جانتی بھی ہو کرم پور کتنا دور ھے کراچی سے ، گاؤں ہے وہ ایک تو وہاں کی رپورٹ آپ یہاں کراچی میں درج کروا کر ہمیں خومخواہ میں تنگ کر رہی ھیں اب جائیں

exponovels

آپ کرم پور اور ادھر جا کر رپورٹ درج کروائیں اپنی----"

عنایہ سے کہتے وہ ھاتھ سے اسے پیچھے کرتا اپنے سٹاف کو آنے کا اشارہ دیتے پولیس اسٹیشن سے باہر کی جانب نکل پڑا وہیں عنایہ بھی لپک کر اس کے پیچھے ہی وہاں سے نکلی تھی----

سر پلیز میری مدد کر دیں ، وہاں کی پولیس " ہماری رپورٹ نہیں درج کرے گی اور وہاں تو شاید پولیس اسٹیشن بھی نہیں ھے----"

exponovels

عنایہ مسلسل ان کے پیچھے چلتے ہوئے بولے جا رہی تھی جس کا جواب کانسٹیبلز کے قہقوں سے مل رہا تھا اسے جبکہ انسپکٹر جا کر گاڑی میں بیٹھ چکا تھا---

" تو پھر ہم کیا کریں یہ ہمارا مسلۂ تو نہیں آپ کی دوست کو کڈنیپ ہونا ہی تھا تو کسی ایسی جگہ سے تو ہوتی جہاں پولیس اسٹیشن ہوتا ، دماغ خراب نا کرو ہمارا اور نکلو یہاں سے---"

exponovels

انسپکٹر کا جواب سن عنایہ گاڑی کے پاس پہنچ کر ابھی بھی ان کی منت کرنے میں مصروف تھی تب زبردستی اے ایس آئی نے عنایہ کو دور دھکیل دیا اور چیخ کر پولیس اسٹیشن سے نکل جانے کا حکم دیا تب روتے ہوئے وہ بھی خاموشی سے وہاں سے چل پڑی اور پولیس اسٹیشن کے باہر بیٹھ گئی----

---

exponovels

اصغر کی درندگی سہتے ہوئے مزید ہمت نا رکھتے آخر کار نازش اپنے حواس کھو کر بے ہوش ہو گئ مگر اس بات کی پروا اس شیطان کو کب تھی وہ تو ویسے ہی نازش کے بدن کو نوچتا رہا اور پھر کافی دیر تک اپنی ہوس پوری کرنے کے بعد وہ اٹھ کر کمرے سے باہر نکل گیا اور باہر کھڑے دوسرے ملازم کے ساتھ مل کر انھوں نے نازش کے زخموں سے چور بے ہوش وجود کو اسی برہنہ حالت میں اٹھا کر گاؤں کے درمیان پھینک دیا ، ساری رات وہ وہیں درد سے بے

exponovels

ھوشی میں بھی تڑپتی رہی کیونکہ اس کے خون کی بدبو سونگھ کر گاؤں کے جانور اس کے وجود کو کاٹتے تب سسکیاں اس کے لبوں سے ادا ھوتیں جنہیں سننے والا وہاں کوئی بھی موجود نہیں تھا۔۔۔

صبح کا ناجانے کونسا پہر تھا جب ایک بزرگ وہاں سے گزرا تو نازش کے برہنہ وجود کو دیکھ چونک اٹھا جو اب بد سے بدتر حالت میں موجود تھا پہلے تو اس نے اس جانوروں کو بھگایا اور پھر اپنے کاندھے پر موجود کپڑے کو اتار کر نازش کے بدن کو ڈھانپ دیا اور جلدی سے سب

exponovels

کو آوازیں دیتے ہوئے گاؤں والوں کو اکٹھا کرنے لگا۔۔۔

جسے ہی کچھ دیر بعد گاؤں والے وہاں جمع ہوئے تو نازش کی حالت دیکھ زور زور سے چیخنے لگے۔۔۔

" یہ کون ہے ، توبہ توبہ ، ارے شاید وہی شہر والی لڑکیوں میں سے کوئی ایک ہے یہ ، دیکھ کتنی بری حالت کر دی ھے اس کی۔۔۔۔"

exponovels

کچھ لوگ آپس میں باتیں کرنے لگے تو کچھ خوفزدہ جانتے واپس اپنے گھر چلے گئے تبھی وہاں موجود لوگوں میں سے ایک بھاگ کر نازش کی دادی کے پاس چلا گیا اور انھیں ساری بات بتا دی تب نازش کے چچا وہاں گئے اور نازش کے وجود کو اٹھا کر گھر لے آئے جبکہ نازش کی دادی اسے اس حالت میں دیکھ کر بے ہوش ہو گئیں----

exponovels

جلدی سے گاؤں والوں نے گاؤں میں موجود اکلوتے ڈاکٹر کو بلایا تو انھوں نے نازش کی ابتر حالت دیکھ کر صاف صاف علاج کرنے سے منع کر دیا کہ ہم نہیں ان کا علاج کر سکتے لے جاؤ کہیں اور----

منہ پر پانی کے چھینٹے مارنے سے دل پر ھاتھ رکھے گھبرا کر جب دوبارہ دادی ھوش میں آئیں تو وہ مرے مرے قدموں کے ساتھ کمرے میں گئیں اور روتے ھوئے جلدی سے اپنے بیٹے یعنی نازش کے والد کو کال کر دی اور ساری بات سے

exponovels

آگاہ کر دیا ، اتنے میں اچانک صبح سویرے پیدل ہی عنایہ بھی نازش کے ماں باپ کے پاس پہنچ گئ تھی جسے ہی وہ گھر میں داخل ہوئی تو اسے منیر صاحب موبائل اپنے کان سے لگائے بالکل ساکت کھڑے نظر آئے مگر پھر اچانک منیر صاحب پھوٹ پھوٹ کر رونے لگے تب خوفزدہ ہوتی عنایہ بھاگ کر ان کے قریب گئی----

" ؟؟؟انکل---کیا ہوا---ک---ک

exponovels

کانپتے ہوئے لہجے میں عنایہ نے فکرمندی سے سوال کیا تب تک موبائل بھی منیر صاحب کے ھاتھ سے چھوٹ کر نیچے گر چکا تھا وہ حیرانگی اور صدمے کی ملی جلی کیفیت میں عنایہ کو دیکھنے لگے---

" ؟؟؟---وہ وہ میری بچی

چند الفاظ ادا کرنے کے بعد وہ خاموش ہو گئے تب عنایہ بے چینی سے ان کے ھاتھ تھامے ان سے گویا ہوئی---

exponovels

"انکل کیا ہوا ناز کو ، بتائیں مجھے پلیز---- "

عنایہ کا بس نہیں چل رہا تھا ورنہ ناجانے کیا کر جاتی----

" میری بچی بہت بری حالت میں موجود ہے ، م---م----مجھے جلدی جانا پڑے گا ، اپنی بچی کے پاس جانا ھے مجھے----"

exponovels

"انکل میں بھی چلوں گی، پلیز---- "

منیر صاحب کو اپنے ھاتھ چھڑوا کر دروازے کی طرف لپکتے دیکھ عنایہ نے بلند آواز کہا---

"نہیں تم نہیں جاؤ گی---- "

پیچھے مڑ کر عنایہ سے کہتے وہ جلدی سے گاڑی میں بیٹھ کر گھر سے نکل گئے ان کی بیگم تو ویسے ہی تقریباً بستر سے لگ چکی تھیں چلا

exponovels

تک نہیں جاتا تھا ٹھیک سے ورنہ انھیں اپنے ساتھ لے جاتے وہ اور عنایہ کو وہ اس جگہ لے جانا نہیں چاہتے تھے جبکہ عنایہ وہ روتے ہوئے دل ہی دل میں دعائیں کرنے لگی آخر کیسے اپنی سب سے عزیز دوست کو تکلیف میں برداشت کر سکتی تھی وہ یوں ہی روتے ہوئے عنایہ آخرکار اب اپنے گھر جانے کا فیصلہ کرتی پیدل ہی نازش کے گھر سے نکل پڑی کچھ ہی دیر میں وہ اپنے گھر آ گئی تھی تب بغیر یہ جانے کے گھر میں موجود کون ھے کون نہیں کس نے دروازہ کھولا

exponovels

وہ سیدھی اپنے کمرے میں گھس گئی اور روتے روتے ہی سو گئ----

گھنٹوں کا سفر صرف کچھ گھنٹوں میں طے کر کے منیر صاحب گاؤں پہنچ چکے تھے جہاں اپنی جان سے عزیز بیٹی کو دیکھ ایک پل کو تو انھیں اپنی جان جسم سے جدا ھوتی محسوس ھوئی مگر پھر ہمت جٹاتے وہ نازش کے بے جان ھوتے وجود کو گاڑی میں ڈال کر دوبارہ کراچی کے لیے نکل پڑے----

exponovels

بے ھوشوں کی طرح سوتے ھوئے اچانک اگلی صبح کے چار بجے عنایہ خوف سے اٹھ بیٹھی اور کچھ سوچتے جلدی سے بھاگ کر اپنے کمرے سے نکل کے لینڈ لائن سے منیر صاحب کو کال کر دی جو 7 سے 8 مرتبہ کال کرنے پر پک کی گئی---

ا---ا---انکل ناز کیسی ہے ، کہاں ہے وہ---؟؟؟ "

عنایہ کو خود نہیں معلوم تھا وہ کیا کہہ رہی ھے بس کسی بھی طرح اسے یہ الفاظ سننے تھے کہ

exponovels

مکمل ٹھیک ھے نازش جو شاید اب وہ کبھی نا سن پاتی---

" ب---ب---بیٹا ہم سٹی ہوسپیٹل میں موجود ہیں ، ناز کی بہت بری حالت ہے بچے----"

منیر صاحب کو روتے سن عنایہ کو اپنا دل بند ہوتا محسوس ہو رہا تھا---

" ا---ا---نکل میں اب---ابھی آتی ہوں وہاں---- "

exponovels

کانپتے ھاتھوں سے رسیور رکھتے وہ اندھا دھند گھر سے باہر انھی کپڑوں میں نکل پڑی تھی اور پیدل ہی تیز تیز چلتے عنایہ کچھ دیر بعد ہسپتال آ گئ ، ریسیپشن پر منیر صاحب کا نام لینے کے بعد نازش کا روم نمبر پوچھ کر بھاگتی ھوئی وہ کوریڈور میں منیر صاحب کو تلاش کرنے لگی جو اسے دور کھڑے دیکھائی دیے---

"ن---ن---ناز کیسی ہے انکل ،پلیز کچھ بولیں نا--- "

exponovels

تیزی سے ان کے قریب جا کے پاگلوں کی طرح چیختے ہوئے عنایہ منیر صاحب سے نازش کا پوچھ رہی تھی تب جا کر منیر صاحب اپنے آنسو صاف کرتے اسے دیکھنے لگے۔۔۔

میری بچی کو ہوش نہیں آ رہا بے ہوش پڑی " ھے ، بہت بری حالت ہے اس کی، دعا کرو اسے کچھ نا ھو۔۔۔"

exponovels

ابھی منیر صاحب عنایہ کو نازش کے متعلق ہی بتا رھے تھے جب اچانک نازش کے روم سے ایک نرس بھاگ کر باہر آئی---

یہاں عنایہ کون ہے----؟؟؟ "

م م میں ہوں عنایہ ، کیا ہوا----؟؟؟ "

خوفزدہ ھوتی عنایہ اپنے بارے میں بتا کے الٹا نرس سے سوال کر چکی تھی----

exponovels

"پیشنٹ آپ کو بلا رہی ہیں ، فوراً چلیں--- "

"کیا ,می----میں ابھی آ رہی ہوں---- "

نرس کا جواب سن کر عنایہ تیزی سے اس کے ساتھ نازش کے روم میں چلی گئی تب اسے سفید پٹیوں میں لپٹی نازش بیڈ پر لیٹی دیکھائی دی جس کے بدن کے ساتھ ساتھ تقریباً مکمل چہرے پر ہی پٹیاں باندھی ہوئی تھیں---

exponovels

پلیز مجھے معاف کر دو ناز ، میں تمہیں بچا نا "
، سکی ان شیطانوں سے ، پلیز معاف کر دو
"گنہگار ہوں میں تمہاری---

چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ نازش کے قریب جا
کر اس کا ہاتھ پکڑ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تب
اچانک اپنی بند ہو رہی آنکھوں کو بامشکل
کھولتے نازش نے اپنا آکسیجن ماکس اتارا اور
آہستہ سے بولنے کی کوشش کرنے لگی جبکہ
چہرے پر اس قدر چوٹیں اور نشان موجود تھے

exponovels

اس کے کہ اس سے سانس بھی بامشکل لی جا رہی تھی----

کیا ہوا ناز ، بولو کیا کہنا چاہتی ہو----؟؟؟ "

نازش کے چہرے کے قریب اپنا چہرہ کرتی وہ سننے کی کوشش کرنے لگی کہ آخر نازش اسے کیا بتانا چاہتی ھے----

exponovels

" ، عنایہ وہ وہ وہ شیطان تمہارے لیے پاگل ہے
"تمہیں وہ ڈھونڈ لے گا اس لیے اپنا خیال---

بامشکل گہری گہری سانس کے دوران وہ ابھی اتنا ہی بول پائی تھی کہ اچانک اس کی سانس روکنے لگی نازش کی بگڑتی حالت دیکھ عنایہ بھاگ کر کمرے سے باہر نکل گئی اور جلدی سے ڈاکٹر کو آواز دی اگلے ہی پل نرسز کے ساتھ ڈاکٹر سمیت سبھی لوگ کمرے کے اندر آ گئے----

exponovels

ڈاکٹر دیکھیں ناز کو کیا ہو رہا ہے ، میری ناز "
"کو ٹھیک کر دیں ڈاکٹر پلیز----

نازش کے قریب جا کر اس کے چہرے پر اپنا ھاتھ رکتی عنایہ تڑپ کر بولی اس سے پہلے ڈاکٹر کچھ کہتے اچانک زور سے نازش نے عنایہ کا ہاتھ اپنے ھاتھ میں جکڑ لیا اور آنکھوں میں ڈھیروں خوف لیے عنایہ کو دیکھتی اس کی سانیس ختم ہو گئیں جبکہ عنایہ نازش کو ایسے دیکھ بالکل شوکڈ ہو گئ تھی پہلے تو اس سے حرکت تک نا کی گئی ایسے لگ رھا تھا جیسے اس کی بھی سانسیں تھم

exponovels

سی گئی ہوں مگر پھر اپنے حواسوں میں واپس لوٹتے وہ نازش کے ہاتھ اور چہرے کو چھوتی اسے پکارنے لگی----

ناز ناز کیا ہوا تمہیں ، بات کرو مجھ سے ، پلیز "
، ناز ایسے مت کرو میں مر جاؤ گی تمہارے بغیر
"تم سن رہی ہو نا جواب دو مجھے----

"سوری شی از نو موئر---- "

exponovels

بار بار تڑپتے عنایہ کا نازش کو بلانا ڈاکٹر نرسز کو بھی دکھی کر گیا مگر وہ نازش کی سانسیں اور نبض چیک کرتے ہوئے جان چکے تھے کہ اب وہ اس دنیا سے کوچ کر چکی ھے تبھی ایک نرس نے عنایہ کو کاندھوں سے تھام نازش سے دور کیا اور ڈاکٹر نے عنایہ کو نازش کی موت کی خبر دے دی جسے سنتے ہی وہ اپنے آپے سے باہر ھو چکی تھی تبھی دھوڑ کر دوبارہ نازش سے لپٹ گئی----

exponovels

نہیں نہیں ایسا نہیں ہو سکتا جھوٹ بول رہے "
ھیں سب ، ناز تم میری ہر بات مانتی ھو نا پلیز مت
تنگ کرو مجھے ، ایسا مزاق مجھے پسند نہیں ناز
، کیوں اپنی عنایہ کو جیتے جی مارنا چاہتی ھو
، پلیز اٹھ جاؤ ناز پلیز ، تمہیں میری قسم اٹھ جاؤ نا
تمہارے سوا کوئی نہیں ھے میرا ، کچھ تو خیال
"کرو ناز اٹھو نا....

نازش سے لپٹے عنایہ روتے ھوئے اسے پکارے
جا رہی تھی جبکہ اس کی حالت پر ترس کھاتے
سبھی لوگ رونے لگے ، منیر صاحب کی تو حالت

exponovels

غیر ہونے لگی تھی اپنی جوان بیٹی کی موت کا صدمہ برداشت کرتے تو انہیں ڈاکٹرز سنبھالنے لگے اور ایک نرس بھی عنایہ کو نازش سے دور کر کے اسے کمرے سے باہر لے گئی تو نازش کے وجود کو سفید چادر سے ڈھانپ دیا گیا عنایہ صدمے سے چور بالکل ساکت کوریڈور میں بیٹھ کر ناجانے کن سوچوں میں گم ہو گئی اسے اپنا بھی ہوش نہیں تھا کہ کب نازش کی ماں با مشکل ہوسپیٹل آئیں اور عنایہ کو وہاں دیکھ غصے سے ایک تھپڑ اس کے منہ پر جڑ دیا تب جا کر عنایہ

exponovels

کو ھوش آیا اور وہ بے تاثر نظروں سے نازش کی ماں کو دیکھنے لگی---

"تیری وجہ سے میری بیٹی آج ہمارے ساتھ نہیں ہے ، تو ھے قاتل میری بچی کی ، تجھے تو کچھ نا ھوا مگر میری بچی ہمیں چھوڑ کر چلی گئی ، مار دیا تم سب نے مل کر اسے---"

خود کو نازش کی قاتل سن کر عنایہ جھٹ سے اٹھ کھڑی ھوئی اور صدمے کی زیادتی سے منہ

exponovels

کھولے نازش کی ماں کو دیکھتی ان کے ھاتھ تھامے رونے لگی---

" آنٹی م---مجھے نہیں معلوم کون لوگ تھے وہ ، میں نہیں ھوں قاتل اپنی ناز کی، ایسے مت کہیں پلیز---"

ہچکیوں کے درمیان دھیرے سے بولتی وہ اپنی بے گناہی ثابت کر رہی تھی جس کا یقین فلحال نازش کی ماں کو تو نہیں تھا---

exponovels

اچھا تو ساتھ گئ تھی نازش کے جان بوجھ کر "
اسے چھوڑ خود بھاگ آئی ، تجھے کچھ نا ھونے
، دیا میری بچی نے خود قربان ھو گئی تیری لیے
"مر جا تو بھی جا کر مر جا...

دو تین تھپڑ مزید عنایہ کے چہرے پر رسید کرتے
نازش کی ماں اپنا غصہ ختم کرنے کی سعی میں
مصروف تھیں کہ تب منیر صاحب یہ شور سن کر
آہستہ آہستہ چلتے ان دونوں کے قریب آئے اور
عنایہ سے اپنی بیگم کو دور کیا....

exponovels

" ، بس کر دو آسیہ بس کر دو ، سنبھالو خود کو
"بیٹا تم اپنے گھر جاؤ---

" نہیں انکل میں ناز کو چھوڑ کر کہیں نہیں جاؤں
"گی---

منیر صاحب نے عنایہ کو جانے کا کہا تو وہ ضدی انداز اپنائے کہتی وہیں بینچ پر بیٹھ رونے لگی تب منیر صاحب نے جمال صاحب کو کال کر دی وہیں

exponovels

سارا واقعہ سن کر جمال صاحب ایک پل کو تو بالکل شوکڈ ہو گئے اور پھر انھیں اپنے واپسی کی خبر دیتے کال کاٹ دی کچھ گھنٹوں بعد نازش کی لاش کو امبولینس میں ڈال کر اس کے گھر لیجانے لگے تو یہیں بیٹھی عنایہ بھی نازش کے ساتھ ساتھ چلتی امبولینس میں بیٹھ گئی اور اس کے ساتھ ہی اس کے گھر آ گئ نازش کی لاش کو گھر کے لاونج میں رکھ دیا گیا تھا تب عنایہ بھی وہیں بیٹھ روتی رہی آہستہ آہستہ سب لوگ اکھٹے ھونے لگے اور روتے رھے عنایہ ابھی بھی وہیں بیٹھی مسلسل نازش کو دیکھتی روئے جا رہی تھی شام

exponovels

ہو گئی مگر وہ وہیں کی وہیں بیٹھی ہوئی تھی
ایک گھونٹ پانی بھی نہیں پیا تھا اس نے اب تک
جب اچانک جمال صاحب وہاں آ گئے اور آتے ہی
عنایہ کو کھینچ کر اپنے سینے سے لگا لیا عنایہ
بھی کسی اپنے کو پا کے مزید روانی سے رونے
لگی اور روتی ہی رہی جمال صاحب بار بار اس
کے بالوں میں بوسہ دیتے اسے چپ کروا رہے
تھے کچھ دیر بعد نازش کے جنازے کو اٹھانے کی
بات کی گئی تب جمال صاحب عنایہ کو اٹھنے کا
کہتے اپنے ساتھ لیجانے لگی۔۔۔

exponovels

" ، ن---نہ---نہیں بابا میں نہیں جاؤں گ---گی

م---میری وجہ سے ناز چلی گئ بابا ، اس سے اچھا

میں مر جاتی کیونکہ دیکھیں نا انکل آنٹی کی حالت

کو ، وہ کیسے جیئیں گے ناز بغیر اور میرا کیا ہے

کوئی حیثیت نہیں میری زندگی کی ، آپ ویسے

بھی تو مجھ سے نفرت ہی کرتے ہیں تو مجھے

موت آ جاتی ناز کی جگہ بابا ، میں کیوں نہیں مر

"گئی----

exponovels

کہنے کے ساتھ ہی عنایہ جمال صاحب کے گلے لگ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی جبکہ اس کی یہ باتیں جمال صاحب کے دل پر لگی تھیں انھیں شدت سے محسوس ھوا اپنا اب تک کا کیا گیا عنایہ سے رویہ کس طرح وہ دھتکارے آئے تھے اپنی پھول سی بچی کو بغیر کسی جرم کے اسے اب تک اپنی شفقت سے محروم رکھ کر سزا ہی تو دیتے رھے تھے وہ اسے----

چلو بیٹا میرے ساتھ چلو اب یہاں تو نہیں رہ "
"سکتی تم ، چلو میرے بچے----

exponovels

اپنی نم آنکھوں کے ساتھ عنایہ کی پیشانی چومتے پیار محبت کے ساتھ بہلا کر وہ اسے اپنے ساتھ گھر لے آئے گھر آنے کے بعد بھی عنایہ اپنے کمرے میں گھس کے رونے لگی تھی کچھ دیر بعد جمال صاحب کھانا لے کر اس کے پاس چلے آئے اور محبت سے اسے پکارا۔۔۔

exponovels

عنایہ یہ لو بچے کھانا کھا لو ، تم نے تو ایک " گھونٹ پانی بھی نہیں پیا ہو گا ، چلو شاباش کچھ کھا لو میرا بیٹا۔۔۔"

اپنا ھاتھ بڑھا عنایہ کو بیڈ پر بیٹھاتے ھوئے جمال صاحب اسے کھانا کھلانے کی کوشش کرنے لگے---

"نہیں بابا ، مجھے نہیں کھانا پینا کچھ--- "

نم پلکوں کو مزید نم کرتی وہ انھیں منع کر چکی تھی---

exponovels

"بیٹا میرے لیے کھا لو بس تھوڑا سا۔۔ "

جمال صاحب کی شفقت محسوس کر عنایہ نے ان کی جانب دیکھا تو ان کی آنکھیں آنسوؤں سے لبریز تھیں جنہیں دیکھ عنایہ نے خاموشی کے ساتھ ان کے ھاتھ سے پانی کا گلاس تھام کر پانی پی لیا۔۔۔

"یہ لو بیٹے تھوڑا سا کھانا بھی کھا لو۔۔۔ "

exponovels

جمال صاحب اپنے ھاتھوں سے نوالہ بنا کر عنایہ کے منہ کے پاس کرتے اس سے بولے تو اپنے باپ کی اتنی محبت دیکھ وہ انھیں منع نا کر پائی اور تھوڑا سا کھانا کھا لیا مگر ساتھ ساتھ اس کی آنکھیں مسلسل نم تھیں---

بیٹا بس کر دو رونا ، اللہ کو یہی منظور تھا " صبر کرو میری جان ، اس میں تمہارا تو کوئی قصور نہیں زندگی موت سب اللہ کے ہاتھ میں ھے ہم کچھ نہیں کر سکتے---"

exponovels

عنایہ کے آنسو صاف کرتے جمال صاحب اسے سمجھانے لگے---

پر بابا وہ شخص، جس نے ناز کو کڈنیپ کیا تھا " میرا نام لے رہا تھا وہ، اور ناز نے بھی مجھے یہی کہا مرنے سے پہلے کہ وہ مجھے ڈھونڈ لے گا اور پھر میرا بھی وہی حشر ہو گا بابا جو ناز کا ہوا----"

خوف سے آنکھیں پھیلائے کانپتے لہجے میں عنایہ جمال صاحب کو حقیقت بتانے لگی اور پھر سے

exponovels

آخر میں پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی تب جھٹ سے جمال صاحب نے اسے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

عنایہ تمہارا باپ زندہ ہے جو محافظ ھے تمہارا " اور میری بچی کو میرے جیتے جی کوئی ہاتھ ، بھی نہیں لگا سکتا ، کچھ نہیں ہو گا سمجھی تم "ایسے سوچنا اور ڈرنا چھوڑ دو۔۔۔

یوں ہی عنایہ کو اپنے سینے سے لگائے جمال صاحب اسے پرسکون کر رھے تھے۔۔۔

exponovels

" بابا پلیز دعا کریں نا میں بھی مر جاؤں کیونکہ
میں بہت منحوس ہوں آپ کو بھی پوری عمر
ٹارچر کیا ہے میں نے اور ناز بھی اب میری وجہ
سے ہی چلی گئ اگر صرف دکھ ہی میری قسمت
میں لکھے ہیں تو مجھے ایسی زندگی نہیں چاہیے
بابا---"

" خبر دار اچھا ایسا کچھ کہا تم نے ، معاف کر دو
مجھے عنایہ بیٹے پاگل ہو گیا تھا میں جو پھول

exponovels

جیسی بیٹی کے ساتھ اتنا برا سلوک کیا ، بہت برا
ہوں میں مجھے معاف کر دو بیٹے---"

عنایہ کو خود سے الگ کر اس کے سامنے ھاتھ
جوڑتے جمال صاحب معاف طلب کرنے لگے
جنہیں فوراً عنایہ نے تھام کر اپنے لبوں سے لگا
لیا---

بابا ایسا نہیں کریں پلیز اس میں آپ کی کوئی "
غلطی نہیں ، میں ڈیزرو ہی یہی سب کرتی ہوں---"

exponovels

" نہیں میرا بیٹا تم ایسے نہیں سوچوں گی اب سے تمہیں اپنے بابا کا سارا لاڈ اور پیار بے لوث ملے گا---"

جمال صاحب پیار سے عنایہ کو تسلیاں دیتے رہے اور سمجھاتے رھے تو ناجانے کب عنایہ بھی گہری نیند سو گئی تب اس کی پیشانی چوم کر جمال صاحب کمرے سے باہر نکل گئے----

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

exponovels

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 6

صبح کے 8 بجے جمال صاحب خود عنایہ کے لیے ناشتہ بنا کر دوبارہ اس کے کمرے میں داخل ہوئے تو وہ ابھی تک سو رہی تھی---

چلو میری گڑیا اب اٹھ جاؤ دیکھو تمہارا فیورٹ " "ناشتہ بنایا ہے میں نے----

exponovels

جمال صاحب کی آواز سن عنایہ اپنی آنکھیں مسلتی ہوئی اٹھ بیٹھی تو اچانک جمال صاحب کو مسکراتے دیکھ حیران رہ گئ ایک الگ ہی روپ دیکھ رہی تھی وہ تو اپنے بابا کا۔۔۔

چلو بھی عنایہ بہت سست لڑکی ہو تم ، اٹھ جاؤ " "بیٹے ناشتہ ٹھنڈا ہو جائے گا۔۔۔

عنایہ کو حیران دیکھ جمال صاحب اس سے بولے تو وہ اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔

exponovels

"بابا مجھے بھوک نہیں ھے--- "

نم لہجے میں وہ ان سے بولی----

" عنایہ تم میرے ہاتھ کا بنا کھانا نہیں کھاؤ گی کیا
دیکھو تمہیں نہیں معلوم کہ تمہارے بابا کتنے ،
اچھے کک ہیں---"

exponovels

بیڈ پر عنایہ کے سامنے بیٹھے وہ اسے بہلانے کی کوشش کر رھے تھے جو پھر سے دکھی ھو چکی تھی---

"پر بابا مجھے بھوک نہیں ہے سچ میں--- "

ایسے کیسے بھوک نہیں ھے یہ لو تم کھاؤ نہیں " بلکہ میں اپنے ہاتھوں سے اپنی گڑیا کو کھلاتا ہوں ، چلو کھاؤ عنایہ منہ کھولو---"

exponovels

پھر سے نوالہ بنا عنایہ کے منہ کے قریب کرتے جمال صاحب بولے تو اپنے باپ کی اتنی محبت دیکھ عنایہ زاروقطار رونے لگی---

" کیا ہوا بیٹا---؟؟؟

نوالہ واپس رکھتے جمال صاحب عنایہ کو اپنے ساتھ لگائے اس سے وجہ دریافت کرنے لگے---

exponovels

"بابا میں بھی کہیں مرنے والی تو نہیں اسی لیے آپ بھی مجھ سے محبت کرنے لگ گئے ہیں۔۔۔"

عنایہ نے معصومیت سے اپنے دل میں موجود سوال پوچھ ڈالا۔۔۔

"شرم نہیں آتی تمہیں ایسی بات کرتے ، پاگل ہو گیا تھا میں جو اپنی نازک پھول جیسی بیٹی کے ساتھ ایسے برا رویہ اختیار کیا تمہیں اپنی شفقت سے محروم رکھا ، پلیز معاف کر دو مجھے بیٹا اور اب اٹھو ناشتہ کرو اور پھر فریش ہو جاؤ ، آج

exponovels

سارا دن ہم انجوائے کریں گے سارا شہر گھومیں گے"---

پھر سے عنایہ کا موڈ ٹھیک کرنے کی خاطر جمال صاحب اسے باتوں سے بہلانے لگے---

"نہیں بابا مجھے کہیں نہیں جانا---"

اپنے آنسو صاف کرتی وہ پھر سے انکار کر گئی---

exponovels

ایسے کیسے نہیں جانا اور چلو جلدی سے ناشتہ "
ختم کرو پھر میں اپنی گڑیا کے بال بناتا ہوں ، چلو
"بھی عنایہ کھاؤ ناشتہ---

جمال صاحب کے فورس کرنے پر اس نے
افسردگی سے دو چار نوالے کھائے اور پھر ٹرے
کو خود سے دور دھکیل کر اپنے آنسوؤں کو
کنٹرول کرنے کی جدوجہد میں مصروف ہو گئی
اس کی حالت سے باخبر تھے اس کے بابا تبھی
جمال صاحب نے ایک لمبی سانس ہوا کے سپرد
کرتے خود آٹھ کر ڈریسنگ ٹیبل پر پڑی تیل کی

exponovels

بوتل اٹھا کر واپس عنایہ کے قریب آتے وہ اس کے لمبے بالوں کو ہونی سے آزاد کر کے اس کے سر کی مساج کرنے لگے اس وقت اسے اسی کی اشد ضرورت تھی تبھی اپنی آنکھیں موندے وہ کافی حد تک پرسکون ہونے لگی کہ اچانک کسی سوچ کے تحت اس نے جھٹ سے اپنی آنکھیں کھولیں جن میں ڈھیروں خوف کے سائے لہرا رہے تھے---

" بابا جس نے نازش کے ساتھ یہ سب کچھ کیا وہ وہ مجھے بھی مارنے کے لیے آ گیا تو بابا ، میں

exponovels

بھی مر جاؤں گی نا مجھے اتنی خوفناک موت نہیں چاھیے بابا پلیز---"

جمال صاحب کا ھاتھ تھام کر انھیں اپنے سامنے کرتی وہ مضبوطی سے ان کو خود میں بھینچے ان کے سینے پر اپنا سر کر کانپتے ھوئے لہجے میں بولی---

"تم کیوں مجھے بتائے بغیر وہاں گئ تھی عنایہ--- "

exponovels

ہلکے ہلکے سے عنایہ کے بالوں میں ھاتھ پھیرتے جمال صاحب اس سے مخاطب تھے---

بابا سوری ناز نے ضد کی تھی اس لیے میں " چلی گئ لیکن مجھے کیا معلوم تھا بابا یہ سفر نازش کا آخری سفر بن جائے گا ، بابا اگر وہ آ گیا تو----"

اپنے مٹھیوں میں جمال صاحب کی شرٹ کو دبوچے وہ اپنا خوف ان پر ظاہر کر رہی تھی ساتھ ہی سسکتے ہوئے وہ رونے لگ گئی----

exponovels

" بیٹا کچھ نہیں ہو گا تمہارے بابا تمہارے پاس ھیں اور میں اسے ایسے ہی نہیں چھوڑوں گا میں اس کے خلاف روپورٹ درج کرواؤں گا ، رکو زرہ----"

عنایہ کو نرمی سے خود سے دور کرتے ہوئے جمال صاحب نے اپنا موبائل نکال کر کمشنر کو کال کر دی جو فوراً ہی پک کر لی گئی تھی تب انھوں نے سب کچھ کمشنر کے گوش گزار کر دیا---

exponovels

میں آپ کی بات سمجھ تھا ہوں ، پر جمال "
صاحب ہے کون وہ شخص---؟؟؟

"سر وہ تو مجھے نہیں معلوم--- "

کمشنر کے سوال پر جمال صاحب نے سچ بتا دیا
آخر کب جانتے تھے وہ اس شخص کو---

exponovels

" چلیں ٹھیک ھے یہ بتائیں جمال صاحب اس لڑکی کے ماں باپ نے تو کوئی رپورٹ درج نہیں کروائی---؟؟؟

کمشنر نے پھر سے اپنا اگلا سوال پوچھ ڈالا---

" کمشنر صاحب وہ بہت دکھی ہیں اس وقت ، اور میں کہہ رہا ہوں جو آپ وہ کریں اور پکڑ کر جیل پھینکیں اس وحشی انسان کو جس نے ناجانے کتنی بچیوں کی جان لی ھے---"

exponovels

جمال صاحب نفرت زرہ لہجے میں بولے انھیں اس شخص سے گھن ہی اتنی زیادہ آ رہی تھی جو اب ان کی اپنی بیٹی کے پیچھے پڑا ھوا تھا---

"جی جی کوشش کریں گے ہم اپنی طرف سے--- "

کہنے کے ساتھ ہی کمشنر نے فون بند کر دیا اور پھر فوراً ہی رانا زارون کو کال کر دی جو چوتھی

exponovels

مرتبہ پک پر ہوئی تب کمشنر نے ایک ہی سانس میں اسے سب کچھ بتا دیا۔۔۔

" کون ہے وہ کس کی اتنی ہمت ہو گئ جو میرے خلاف اٹھ سکے۔۔۔۔؟؟؟

منہ میں سگریٹ دبائے لیٹر کی مدد سے اسے سلگا کر ایک کش لگاتے زارون نے سوال کیا۔۔۔

exponovels

" رانا صاحب شاید وہی ہے وہ اس لڑکی کے ساتھ والی لڑکی ، اپنی دوست کو انصاف دلوانا چاہتی ھے---"

" کیا کیا کہا تو نے ، تو سچ کہہ رہا ہے ، اس نے تجھے خود کال کی---"

اٹھ کر کھڑے ھوتے وہ بے تابی سے عنایہ کے متعلق دریافت کرنے لگا---

exponovels

" نہیں وہ تو نہیں تھی ہاں لیکن اس کے باپ نے کی تھی کال۔۔۔"

کمشنر نے جمال صاحب کے بارے میں پھر سے بتا دیا۔۔۔

"یاررررر مجھے یقین نہیں آ رہا ,اووووہ۔۔۔۔ "

exponovels

پاگلوں کی طرح ہنستے ہوئے وہ خود کو شیشے میں دیکھتا ایک گہرا کش لگاتے انکھیں موندے یوں ہی مسکرائے گیا۔۔۔

دیکھ کمشنر مجھے اسکے بارے میں ایک ایک " "بات بتا ، کچھ نہیں چھپانا ، بس بتاتا رہ۔۔۔۔

عنایہ کا تصور کرتے اپنی گردن کے پیچھے ھاتھ رکھے ہلکا سا دباتے ہوئے وہ سگریٹ کو پھینک کر اب وہی ھاتھ اپنے لبوں پر رکھ کر انھیں ہلکا ہلکا دبا رھا تھا۔۔۔۔

exponovels

کیوں رانا صاحب دیکھیں ، جمال صاحب بھی "
کافی امیر اور پاور فل انسان ھیں اس لیے ان کے
ساتھ کچھ برا کرنے سے پہلے سوچ لیجئے گا
"آپ----

کمشنر نے اپنی طرف سے زاروں کو وارن کرنا
چاہا---

exponovels

یاررر کیسی بات کر رہا ہے کمشنر ، برا کیا "
کروں گا میں ، عشق ہو گیا ہے مجھے اپنی جان
سے اور اپنی محبت کے ساتھ برا میں کرنے کا
سوچ بھی نہیں سکتا تو خود سوچ ، عنایہ مجھے
جانتی ہے اسی لیے تو میرے خلاف رپورٹ
کروانے کا کہا اس نے ، سچ میں یار مجھے یقین
نہیں آ رہا عنایہ ، چل جلدی سے سب بتا کمشنر
"میری عنایہ کے بارے میں---

زارون کے پاگل پن کو دیکھتے کمشنر نے بغیر
کوئی بحث کیے ایک ایک نات اسے بتا دی تو

exponovels

اگلے ہی پل زارون نے کال کاٹ دی اور اپنے اسی ہاتھ سے لبوں کو دباتے اچانک ہی اپنے لبوں کو دانت سے کاٹ لیا اس نے ، جس سے اسے اپنے منہ میں خون کا ذائقہ محسوس ہوا مگر اسکی پرواہ اس وقت اپنی خوشی میں اسے کہاں ہونے تھی وہ تو چلتا ہوا کمرے کے کونے میں گیا اور اچانک اپنے روم کی لائٹ اون کر دی تو اپنے سامنے اسے عنایہ کی تصویریں سارے کمرے میں لگی ہوئی دیکھائی دیں ، ان میں ہی ایک تصویر جو اس نے اپنے بیڈ کے بالکل سامنے دیوار پر لگائی تھی وہ اس کے قریب چھوٹے چھوٹے قدم

exponovels

اٹھاتا گیا اور پھر عنایہ کے لبوں پر اپنے خون سے بھرے لب رکھ دیے کتنی ہی دیر وہ وہیں اسی طرح کھڑا رہا اور پھر واپس اپنے پوزیشن میں آ کے اس نے عنایہ کے چہرے کو محبت سے چھونا شروع کر دیا۔۔.

تمہیں نہیں معلوم عنایہ کہ مجھے اب تک یقین " نہیں آ رہا میں رانا زارون جس کے نام سے شیطان بھی ڈرتا ہے اسے تم نے ، ایک لڑکی نے دیوانہ بنا دیا ، عنایہ میری جان آ رہا ہوں میں تمہارے پاس ، تمہیں دیکھنے تمہیں چھونے ، یہ

exponovels

کان ترس رہے ہیں میرے تمہارے منہ سے اپنا نام سننے کے لیے ، آئ لو یو سو مچ عنایہ----"

نرمی سے عنایہ کے چہرے کو چھوتے وہ اب آہستہ آہستہ اس کے مکمل چہرے کو اپنے لبوں سے چھونے لگا یہ بھی ایک پاگل پن ہی تھا اس کا یا پھر دیوانگی----

---

exponovels

سارا دن عنایہ کے ساتھ گزار کر اسے کافی حد تک نارمل کر دینے کے بعد سلا کر ساری رات جمال صاحب نے پریشانی میں گزار دی اور پھر صبح ہوتے ہی وہ عنایہ کو ناشتہ کروا کر سلانے کے بعد خود پولیس اسٹیشن چلے گئے----

ابھی تک آپ نے اس شخص کو ڈھونڈا کیوں "
"نہیں ، اتنا بھی مشکل کام نہیں ھے یہ----

exponovels

انسپیکٹر کی کاہلی دیکھ جمال صاحب غصے سے پھٹ پڑے---

سر جن کی بیٹی مر گئ ہے وہ خود تو رپورٹ " "درج کروانا چاہتے نہیں تو پھر ہم کیا کریں---

کیا ، ایسے کیسے ہو سکتا ہے---؟؟؟ "

انسپیکٹر کی بات سن حیرانگی سے جمال صاحب نے اپنے دوست منیر صاحب کو کال کر دی---

exponovels

میری بات سن جمال ، میں اب اپنی جو بچی ہوئی فیملی ھے اسے نہیں کھو سکتا ، دھمکی دی ہے ہمیں اس نے ، معاف کر دے یار چھوڑ دے اس بات کو---"

دھمکی کی بات سن جمال صاحب کی پیشانی پر بل پڑ گئے---

کس نے دی ہے ,دھمکی تجھے---؟؟؟ "

exponovels

ابھی جمال نے اتنا ہی کہا تھا کہ جھٹ سے منیر صاحب نے فون بند کر دیا---

یہ ہو کیا رہا ہے---؟؟؟"

انھی سوچوں میں گم منیر صاحب اپنے گھر چلے آئے تو انھیں گھر میں داخل ہوتے دیکھ کب سے انھی کا انتظار کر رہی عنایہ بھاگ کر ان سے لپٹ گئی---

exponovels

" بابا پکڑا گیا نا وہ شیطان ، ناز آئی تھی میرے
"خواب میں وہ انصاف چاہتی ھے بابا۔۔۔

عنایہ کو تسلی دینے کی خاطر جمال صاحب نے
جھوٹ کا سہارا لے لیا تاکہ کم از کم عنایہ کا خوف
تو ختم ہو۔۔۔

" ہاں بیٹا پکڑ لیا ھے اسے۔۔۔"

exponovels

آنکھیں بند کیے جمال صاحب نے با مشکل جھوٹ بول دیا---

"بابا آپ سچ کہہ رہے ہیں نا ، کہاں ہے وہ میں دیکھنا چاہتی ہو اسے ، جس نے میری ناز----"

جمال صاحب سے الگ ہو کر وہ آنسو بھری نظروں سے انہیں دیکھتی بولی---

exponovels

نہیں بیٹا سمجھو میری بات ، شریف گھرانے کی " بیٹیاں پولیس اسٹیشن تھوڑی نا جاتی ھیں ، یہ جگہ "مناسب نہیں ھے جہاں آپ جا سکو---

".پر بابا--- "

پر ور کچھ نہیں ،عنایہ بچے اب سے تم ڈرو گی " نہیں سمجھو میری بات یقین کرو اپنے بابا کا ، اب "کچھ نہیں ہو گا تمہیں----

exponovels

عنایہ کے چہرے کو اپنے ھاتھوں کے پیالوں میں بھرے وہ اس کے خوف کو ختم کرنے کی کوشش میں مصروف تھے تب ہلکا سا مسکراتے ہوئے عنایہ جمال صاحب کے گلے لگ گئ----

تھینک یو بابا آج میں بہت خوش ہوں کیونکہ "
"میری دوست کو انصاف مل گیا---

عنایہ کی کمر سہلاتے جمال صاحب دل ہی دل میں سوچنے لگے---

exponovels

سوری بیٹے لیکن اگر میں یہ جھوٹ نا بولتا تو "
میری بچی تم پوری زندگی اسی خوف میں مبتلا
"رہتی---

عنایہ کے بالوں میں بوسہ دیتے جمال صاحب
مضبوطی سے اسے اپنے سینے سے لگا چکے
تھے---

exponovels

اب ہر وقت جمال عنایہ کی بہت فکر کرنے لگ تھے اپنے ہر عمل سے وہ اسے صرف شفقت ہی دیتے کبھی خود کھانا بنا کر لاتے کبھی دونوں باپ بیٹی فملیں دیکھتے ، جمال صاحب کی محبت نے عنایہ کی تکلیف کو کافی حد تک کم کر دیا تھا رات کو سونے سے پہلے عنایہ ان کا ھاتھ تھامے انھیں اپنے لبوں سے چوم کر اپنے گال پر رکھتی انکھیں بند کر گئی---

تھینک یو بابا اتنی محبت دینے کا ، مجھے یہ " "سب ایک خواب لگ رہا ہے بابا---

exponovels

" یہ خواب نہیں ھے میری بچی ، حقیقت ہے یقین کر لو---"

عنایہ کی پیشانی چوم کر وہ اس سے باتیں کرنے لگے کہ اتنے میں عنایہ کی یونیورسٹی کے پرنسپل کی کال آ گئ جسے عنایہ کو خاموش رہنے کا اشارہ کرتے جمال صاحب نے پک کر لیا---

" کیا ہوا سر---؟؟؟

exponovels

جمال صاحب نے فون اٹھا کر پرنسپل کے کال کرنے کی وجہ پوچھی---

"عنایہ یونیورسٹی کیوں نہیں آ رہی جمال صاحب آپ کو معلوم تو ہے ہی پیپرز ہونے والے ہیں ، اس لیے ایک فام فل کرنا ہے تو لازمی آپ عنایہ کو صبح یونیورسٹی بھیج دیجئے گا----"

exponovels

جی ٹھیک ہے سر صبح عنایہ یونیورسٹی آ جائے "
"گی---

جمال صاحب نے کہہ کر کال کاٹ دی تب عنایہ
نے جمال صاحب کے دونوں ھاتھ تھام لیے---

"بابا میں نے نہیں جانا کہیں---"

عنایہ پھر سے خوفزدہ ھو چکی تھی---

exponovels

بیٹا کیوں نہیں جانا ,دیکھو ایسے سال تو نہیں "
ضائع کر سکتے تمہارا ، بس صبح تم نے لازمی
جانا ھے یونیورسٹی ، ٹھیک ہے ، چلو اب سو
"جاؤ---

عنایہ کی پیشانی چوم کر اسے سونے کا کہتے وہ
کھڑے ھو کر محبت بھری نظروں سے اسے
دیکھنے لگے نیند تو ان کی مکمل ہی اڑ چکی تھی
اب----

exponovels

صبح سویرے ہی عنایہ آٹھ کر نماز ادا کرنے کے بعد ڈھیروں دعائیں کرتی جن میں اس کے بابا اور نازش ہی شامل تھی وہ اٹھ کر اپنے کمرے سے باہر نکل آئی تب اسے جمال صاحب کچن میں موجود ناشتہ بنانے میں مصروف دیکھائی دیے---

اگلی کچھ دیر میں عنایہ نے ناشتہ کیا اور تیار ہونے چلی گئی تب جمال صاحب خود اسے یونیورسٹی چھوڑنے چلے گئے---

exponovels

بیٹا میں چٹھی کے وقت آ جاؤں گا ، پریشان نہیں "
"ہونا میں ہوں تمہارے پاس----

پھر سے عنایہ کی پیشانی چوم کر جمال صاحب نے اسے تسلی دی---

"ٹھیک ہے بابا--- "

عنایہ نے مسکرا کر اپنے بابا کو دیکھ کر بائے کا اشارہ کیا اور یونیورسٹی کے اندر چلی گئی تب

exponovels

جمال صاحب بھی ایک لمبی سانس ھوا کے سپرد کرتے گاڑی میں بیٹھ کر اسے سٹارٹ کیے گھر کے جانب جانے لگے۔۔۔

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

exponovels

از قلم--- ملیشہ رانا

چیپٹر 7

دوپہر کا وقت جب جمال صاحب اپنے گھر میں بیٹھے گہری سوچوں میں مبتلا تھے کہ اچانک دروازے پر دستک ہوئی ، دستک اتنی زور سے دی گئی تھی کہ ایک پل میں جمال صاحب کا دل بھی لرز اٹھا مگر وہ ایک بہت بہادر انسان تھے تبھی آٹھ کر دروازے کے قریب گئے---

" اس وقت کون ہے---؟؟؟

exponovels

منہ ہی منہ میں بڑبڑاتے انھوں نے دروازہ کھول دیا تو انھیں اپنے سامنے کافی اونچے لمبے اور صحت مند لوگ نظر آئے جو اپنے حلیے ہی شریف کہیں سے معلوم نا ہوتے وہیں ان کے پیچھے کوئی جینز شرٹ میں موجود کھڑا تھا اور آنکھوں پر قیمتی گلاسز لگائے وہ جمال صاحب کو ہی ہلکا سا مسکراتے ہوئے دیکھ رہا تھا---

" کون ہو تم اور کیا کام ہے---؟؟؟

exponovels

جمال صاحب نے سنجیدگی سے ان سے سوال کیا
اور یہاں آنے کا مقصد پوچھا۔۔۔

"آپ جمال صدیقی ھیں رائٹ۔۔۔ "

وہی گلاسز لگائے شخص اپنی مخصوص
مسکراہٹ کے ساتھ جمال صاحب سے گویا ھوا۔۔۔

ہاں میں ہی ھوں مگر کون ھو تم لوگ۔۔۔؟؟؟ "

exponovels

جمال صاحب ابھی بھی بے خوفی سے ان سے سوال کر رھے تھے جبکہ ان کے جواب پر اس شخص کی مسکراہٹ مزید گہری ھوئی اگلے ہی پل اس نے اپنے گلاسز اتار کر جیب میں ڈالے اور چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتا جمال صاحب کے قریب چلا آیا---

" سسر جی ، سوری سوری السلام و علیکم ، کیسے ھیں آپ ، اور اب کیا یہیں پر ہی سب بات کریں گے اندر تو آنے دیں اپنے داماد کو---"

exponovels

زبردستی جمال صاحب کو ہاتھ سے پیچھے
کرتے زارون گھر میں گھس گیا اس کی نظریں
پورے گھر کا جائزہ لینے میں مصروف تھیں
جیسے کسی کی متلاشی ہوں----

اوو ہیلو تم نے ابھی ابھی کیا بکواس کی ، پھر "
"سے کہو اور نکلو میرے گھر سے فوراً---

جمال صاحب زارون کے پیچھے کھڑے بلند آواز
اسے گھر سے نکل جانے کا حکم دے رہے تھے
مگر وہ تو اپنے آنکھوں کو ٹھنڈک دینے کی

exponovels

کوشش میں مصروف کسی کو مسلسل ڈھونڈے جا رہا تھا۔۔۔

" سسر جی بیٹھیں تو سہی کیا ہو گیا ہے یار آپ تو بہت ہی بولتے ھیں جبکہ آپ کی بیٹی اس کے منہ میں تو جیسے زبان ہی نہیں یہ کان ترس رھے ھیں اس کی آواز سننے کو ، چلیں یہ تو بتائیں عنایہ میری جان ، میرا دل میری روح ، میری دھڑکن میرا سکون کہاں ہے۔۔۔؟؟؟

exponovels

جمال صاحب کی جانب اپنا رخ کیے وہ ان سے عنایہ کے متعلق دریافت کرنے لگا جبکہ اس کی باتیں سن جمال صاحب کا دل کانپ اٹھا مگر بظاہر وہ سنجیدہ ہی رہے---

تمہیں کیا اس سے وہ جہاں بھی ہو، تم سب نکلو "
"بس میرے گھر سے----

جمال صاحب نے غصے سے دروازے کی طرف اشارہ کرتے زارون کو اپنے غنڈوں سمیت نکل

exponovels

جانے کا کہا بدلے میں انھیں زارون کی گہری مسکراہٹ دیکھنے کو ملی---

" یار سسر جی ، اپنی ہونے والی بیوی سے ملنا ھے اس کے دلہے کو ، تو اپنی محبت کے بارے میں نہیں پوچھوں تو اور کیا کروں-----"

زارون کی باتوں کے علاؤہ نظروں میں موجود جنون اور وحشت دیکھ جمال صاحب کو خوف محسوس ھوا لیکن اپنی بیٹی کی حفاظت کے لیے وہ کچھ بھی کر جانے کا حوصلہ رکھتے تھے---

exponovels

بکواس بند کرو اپنی ، میں ابھی پولیس کو کال "
کرتا ہوں پھر وہ بتائے گی تمہیں عنایہ کے
"متلعق---

جمال صاحب غصے سے پھٹ ہی تو پڑے تھے ان
کی لاؤڈ آواز سن زارون نے اپنے کانوں پر ھاتھ
رکھ لیے--

exponovels

" کیا ہو گیا ہے سسر جی ،میں آپ سے تمیز سے بات کر رہا ہوں وجہ میری عنایہ ھے اس کے بابا ھیں آپ تو عزت دینا تو بنتا ھے یار ، مگر آپ ھیں جو بدتمیزی پر اترے ھوئے ھیں ، شاید یہ عزت آپ کو راس نہیں آ رہی کوئی نہیں آپکو اب آپکی زبان میں سمجھاتا ھوں--"

مسکرا کر کہتے ھوئے اچانک ہی بے حد پتھریلے تاثرات چہرے پر سجائے زارون جمال صاحب کے قریب ھوا اور اپنی جیب سے بندوق نکال کر ان کے سر پر رکھ دی----

exponovels

"عنایہ کہاں ہے ، بول--- "

جمال صاحب نے بدلے میں کوئی جواب نا دیا اور خاموش کھڑے رھے---

" جاؤ جا کر عنایہ کو ڈھونڈو پورے گھر میں کوئی کونا باقی نا رھے---"

exponovels

اونچی آواز میں چیختے زارون نے اپنے غنڈوں کو حکم دیا جس پر عمل کرتے وہ پودے گھر کی تلاشی لینے لگے۔۔۔

"اگر میری بچی کو ہاتھ بھی لگایا تو نے تو جان لے لوں گا تیری۔۔۔"

بے خوفی سے زارون کی نظروں میں اپنی غصیلی نظریں گاڈھے جمال صاحب نے اس سے کہا تو بدلے میں انھیں زارون کا قہقہ سننے کو ملا۔۔۔

exponovels

سسر جی ہاتھ کیا پوری کی پوری میری ہے وہ "
اور میں یہاں بس اپنی امانت لینے آیا ہوں ، پھر
، چاہے اس میں آپ کی اجازت شامل ہو یا نا ہو
، آئی ڈونٹ کیئر ، عنایہ بے بی جلدی آ جاؤ باہر
کہاں ہو تم میری جان دیکھو بے بی جلدی سے آ
جاؤ میرے سامنے ورنہ میں تمہارے بابا کو بڑی
"اذیت ناک موت دوں گا---

exponovels

جمال صاحب کی پیشانی پر رکھی اپنی بندوق کو ان کی پیشانی میں گاڈھتے وہ ٹریگر پر انگلی رکھے عنایہ کو پکارنے لگا۔۔۔

میری بیٹی نہیں ہے گھر ، پاکستان سے باہر "
"بھیج دیا ہے میں نے اسے۔۔۔

جمال صاحب نے آخر اپنی بیٹی کی بھلائی کے لیے ایک نیا جھوٹ بول ڈالا جسے سنتے ہی زارون کو تو مانو آگ لگ گئی۔۔۔

exponovels

کیا کہا تو نے ، تو نے مجھ سے رانا زارون "
سے پوچھے بغیر اس کی محبت اس کی طلب اس
کی دیوانگی اس کی عنایہ کو ملک سے باہر بھیج
دیا ، تیری اتنی ہمت تو مجھ سے میری جان کو
"الگ کرے---

اپنی بندوق پیچھے کر زارون نے زور سے ایک
تھپڑ جمال صاحب کے منہ پر دے مارا ، اتنے
جوش سے وہ تھپڑ لگا کے جمال صاحب اپنے
قدموں سے لڑکھڑا کر نیچے زمین پر گر گئے----

exponovels

خاموشی سے عنایہ دوپہر کے وقت اپنی کلاس روم میں اکیلی بیٹھی اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اسے اس بات کا بھی علم نا ھو سکا کہ کب زبیر کمرے میں چلا آیا۔۔۔

" کیسی ہو عنایہ۔۔۔۔؟؟؟

exponovels

اپنے قریب سے کسی کی آواز سن کر وہ ہوش کی دنیا میں واپس لوٹی تھی اور خوفزدہ ہوتی زبیر کو سہمی ہوئی نظروں سے دیکھنے لگی وہ---

تو---تو---تم---؟؟؟ "

عنایہ نے کانپتے ہوئے سوال کیا---

exponovels

" ہاں میں ، کیا ہوا عنایہ اتنے دنوں سے تم یونی کیوں نہیں آ رہی تھی ، تمہیں نہیں معلوم کتنی فکر ہو رہی تھی مجھے تمہاری----"

عنایہ کے چیئر پر جھکتے وہ اس کے ہاتھ پر اپنا ہاتھ رکھ چکا تھا عنایہ یہ دیکھ کر فوراً اٹھ کھڑی ہوئی---

" تو---تو---تمہاری ہمت کیسے ہوئی مجھے ہاتھ لگانے کی---؟؟؟

exponovels

اپنے آنسوؤں پر قابو پاتے وہ کچھ ہمت جمع کرتی بولی---

" عنایہ تمہاری باڈی گارڈ نازش چلی گئ پھر بھی ، تمہاری اکڑ نہیں نکلی ابھی تک ، آئی لو یو دیکھو میں تم سے سچ میں بہت محبت کرتا ہوں---"

جھٹ سے عنایہ کو کاندھوں سے تھام کر اپنے چہرے کے قریب کرتے وہ بولنے کے ساتھ ہی اس

exponovels

کے لبوں پر جھکا تھا تبھی عنایہ نے زور سے اسے دھکا دیا اور اپنا بیگ اٹھائے جلدی سے اپنے کمرے سے نکل کر یونیورسٹی سے باہر اپنے گھر کی سمت بھاگنے لگی سارے راستے وہ مسلسل روئے ہی جا رہی تھی کچھ دیر بعد جب عنایہ اپنے گھر پہنچنے میں کامیاب ہوئی تو اسے اپنے گھر کے باہر بہت سی بڑی بڑی گاڑیاں کھڑی نظر آئیں---

ہ---ہ---ہمارے گھر کون آیا ہے---؟؟؟ "

exponovels

چونک کر دبے قدموں کے ساتھ ابھی اس نے گیٹ سے اندر ایک قدم ہی رکھا تھا تو وہ پورچ میں کھڑی ایک بہت مہنگی گاڑی دیکھ کر وی حیران رہ گئ کیونکہ پہلے کبھی ایسا ھوا نہیں تھا کے کوئی ان کے گھر آیا ھو وجہ جمال صاحب کا بہت زیادہ روڈ ھونا تھا اور نہ ہی جمال صاحب اپنی جاب کی وجہ سے زیادہ تر اس شہر میں ھوتے تھے پھر آخر کون آ سکتا ھے ان کے گھر----

اسی سوچ کے زیر اثر عنایہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی گھر میں داخل ہوئی تو گھر کا دروازہ بھی

exponovels

مکمل کھلا ہوا تھا اس پر بھی وہ تھوڑی حیران ہوئی مگر جیسے ہی وہ لاونج میں آئی تو زمین پر اسے کچھ خون کے قطرے گرے دیکھائی دیے---

جیسے کسی نے بہت برے طریقے سے کسی کو پیٹا ہو--- خون کے نشانات کا پیچھا کرتی ہوئی خوف سے مکمل کانپتے ہوئے عنایہ جیسے ہی اپنے کمرے کے قریب آئی تو اچانک اسے کسی کے چیخنے کی آواز سنائی دی----

exponovels

جسے سنتے ہی عنایہ ڈر کے ساتھ ساتھ بد حواسی کے عالم میں تیزی سے بھاگ کر اپنے بیڈ کے نیچے چھپ گئ----

جب اچانک جمال صاحب بھاگتے ہوئے عنایہ کے کمرے میں داخل ہوئے اور پھر اپنی جان بچانے کی غرض سے کمرے کا دروازہ لوک کرنے لگے----

جب کسی نے ایک ہی دھکے میں دروازہ مکمل کھول دیا اور رحیم صاحب اس شدید دھکے کے ساتھ ہی نیچے زمین پر گر گئے----

exponovels

جیسے ہی عنایہ نے جمال صاحب کو بیڈ کے قریب زمین پر گرا ہوا دیکھا تو وہ فوراً بیڈ کے نیچے سے باہر نکلنے لگی جب رحیم صاحب جو نیچے گرتے ہی عنایہ کو دیکھ چکے تھے انھوں نے آنکھوں سے اشارہ کر کے عنایہ کو وہیں چھپے رہنے اور خاموش ہونے کا بولا۔۔۔۔

عنایہ نے بھی ان کا اشارہ سمجھتے ہوئے آنکھوں میں ڈھیروں آنسو لئے اپنے ہاتھ کو مضبوطی سے اپنے منہ پر رکھ لیا جب اسے کسی کے بھاری جوتوں کی آواز سنائی دی اور پھر ساتھ ہی اسے

exponovels

دو پاؤں نظر آئے یعنی وہ شخص جمال صاحب کے بلکل قریب کھڑا تھا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے اس شخص نے جما صاحب کے ھاتھ پر اپنا جوتا رکھ کر زور سے مسلا تو وہ درد سے کراہ اٹھے کیونکہ ان کے ھاتھ پر زخم بھی تو اتنا بڑا تھا ھاتھ ہی کیوں ان کہ تو پورے جسم پر شدید زخم تھے مطلب کہ وہ شخص جمال صاحب پر کافی تشدد کر چکا تھا۔۔۔

بتا کہاں ھے وہ۔۔۔۔؟؟؟ "

exponovels

جمال صاحب کے کراہنے کے بعد اس کمرے میں ایک بھاری مگر غصیلی آواز گونجی تھی جسے سن کر عنایہ نے خوف سے کانپتے ہوئے اپنے دونوں ھاتھوں کو منہ میں دبا لیا تاکہ ہلکی سی بھی آواز اس شخص کو سنائی نہ دے سکے----

کتنا بے شرم ھے تو بڈھے ,اتنا پیٹا تجھے پھر " بھی میری جان کا نہیں بتا رھا بک بھی کہاں چھپایا ھے تو نے اسے----"

exponovels

" عزت سے تجھ سے اپنی جان کو مانگا تھا لیکن تجھ جیسے لوگوں کو عزت راس ہی کہاں آتی ھے خیر ڈھونڈ تو میں اسے لوں گا ہی ,میری پاس ہی رھے گی وہ ,میری ھے وہ----"

اس شخص کے غصے سے دھاڑنے پر پورا کمرہ گونج اٹھا تھا اور ساتھ ہی عنایہ کو اپنا دل بند ھوتا محسوس ھوا---

" سر سر سر وہ وہ میڈم شاید کالج گئی ھوئی ھیں----"

exponovels

کونسے کالج چل وہاں۔۔۔؟؟؟ "

اس شخص کے نوکر نے اسے غصے میں دیکھتے ہوئے عنایہ کے کالج کا بتایا تو وہ شخص اس سے کالج کا نام پوچھنے لگا اور ساتھ ہی اپنی جیکٹ سے گن نکال کر جمال صاحب کے سر پر فائر کرنے کے بعد واپس کمرے کے دروازے کی سمت بڑھنے لگا۔۔۔

دوسری جانب اپنے باپ کو اپنی آنکھوں کے سامنے مرتا دیکھ کر عنایہ برادشت نہ کر سکی

exponovels

تبھی اس کی لاکھ کوششوں کے بعد بھی اس کے منہ سے ایک ہلکی سے چیخ نکل گئی جسے اس نے فوراً دوبارہ اپنے منہ پر ھاتھ رکھ کر روک لیا مگر وہ شخص یہ چیخ سن چکا تھا اسی لیے واپس بیڈ کی جانب چل پڑا۔۔۔

عنایہ نے جب اس شخص کو بیڈ کے قریب آتے دیکھا تو تیزی سے بیڈ کے نیچے سے نکل کر دروازے کی طرف بھاگنے لگی جب چانک اس شخص نے عنایہ کا بازو پکڑ کر اسے کھینچ کر اپنے سینے کے ساتھ لگایا اب عنایہ کی کمر اس

exponovels

شخص کی طرف تھی یعنی اب بھی وہ اس شخص کی شکل دیکھنے میں ناکام ثابت ہوئی تھی---

عنایہ کا پورا وجود تھر تھر کانپ رہا تھا جبکہ منہ سے گھٹی گھٹی سے سسکیاں نکل رہی تھیں جبکہ وہ شخص اب اپنا ایک بازو عنایہ کے کاندھوں سے گزارتے ہوئے دوسرے کاندھے تک لایا تھا اور ساتھ ہی اپنا چہرہ عنایہ کی گردن کے قریب کیے اس کے بالوں کی خوشبو کو سونگھتے ہوئے مدھوش ہو رہا تھا---

exponovels

ناجانے کچھ دیر بعد اسے کیا سُجھی کہ اس نے مزید عنایہ پر جھکتے ہوئے اس کی گردن کی سائیڈ پر ہلکا سا بایٹ کیا۔۔۔

جان بہت انتظار کیا ھے تمہارا مگر اب تمہیں" " میرا ھونے سے کوئی نہیں روک سکتا۔۔۔

وہ شخص ابھی بھی عنایہ کی گردن پر ہی جھکا سرگوشی کر رھا تھا جب اچانک اس کی بات سنتے ہی عنایہ کے وجود میں پھرتی پیدا ھوئی

exponovels

اور تو اس شخص کی بازو)جو اس کے کاندھوں پر موجود تھی (پر زور سے کاٹ دیا۔۔۔

جب آگے ہی لمحے ایک سسکی کے ساتھ وہ شخص چند سیکنڈ کے لیے عنایہ کو آزاد کر چکا تھا اور عنایہ انہی چند سیکنڈز میں اپنا پورا زور لگاتی ہوئی اندھا دھند دروازے کی طرف بھاگی مگر اس دفعہ بھی وہ پلٹ کر اس شخص کا چہرہ نہیں دیکھ پائی تھی۔۔۔

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

exponovels

چیپٹر 8

رونے کے ساتھ مسلسل بھاگتے ھوئے وہ جلدی سے گھر سے نکل کر

سڑک پر دھوڑنے لگی اسے نہیں معلوم تھا کہ وہ جا کہاں رہی ھے بس

وہ تو خوف کے زیر اثر بھاگے ہی جا رہی تھی اسے کسی بھی طرح خود کو

اس وحشی درندے سے بچانا تھا جس نے اس کی دوست کے بعد اب

exponovels

اس کے بابا کی جان بے دردی سے لے لی تھی وہیں زارون بھی عنایہ کے پیچھے ہی پیدل بھاگ نکلا مگر عنایہ ناجانے کہاں اچانک اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی تب زور سے چیختے ہوئے عنایہ کو پکارتے وہ اپنے غنڈوں کو اسے ڈھونڈنے کا حکم دے کر خود اپنی بیش قیمتی گاڑی میں بیٹھ گیا اس کی حالت اس وقت دیکھنے سے تعلق رکھتی تھی جیسے ناجانے کیا کھو گیا ہو اس سے مگر وہ اپنی محبت کو بھلا کیسے خود سے دور ہونے دیتا پھر چاہے اسے کچھ بھی کیوں نا کرنا پڑتا عنایہ کو اسے بس اپنے پاس لانا تھا۔۔۔۔

exponovels

بھاگتے بھاگتے جب اس کی ٹانگوں نے مزید ساتھ دینے سے انکار کر دیا تو وہ اپنے گھٹنوں پر ھاتھ رکھ کر ہلکا سا جھکتی اردگرد دیکھنے لگی تو اسے معلوم ھوا وہ ایک بس اسٹیشن پہنچ چکی ھے ، نم پلکوں سے کانپتی ھوئی وہ اپنے سے کچھ دور ایک بینچ پر بیٹھ گئی اور اپنے رونے کا عمل یوں ہی جاری رکھا ، دماغ تو اس کا کام کر نہیں رھا تھا ورنہ کچھ سوچ سمجھ ہی پاتی بس آنسو تھے کے بہتے ہی جا رہے تھے اب بات بھی تو کوئی عام

exponovels

سی نہیں تھی اس سے اس کے بابا کو چھین لیا گیا تھا وہ بھی اس کی آنکھوں کے سامنے۔۔۔۔

کہاں جاؤں میں ، کیا کروں برباد کر دیا مجھے ایک ہی پل میں ، یا اللہ"

کیوں کیوں میرے ساتھ ہی ایسا کیوں کیا آپ نے ، پہلے ہی ناز کا صدمہ برداشت نہیں ہو رہا تھا مجھ سے اور اب میرے بابا ، کیسے جی پاؤں گی میں اس دکھ کے ساتھ ، ایک ہی دفعہ مجھے موت دے دیں آپ پلیز

exponovels

مجھے اس ازیت سے آزاد کر دیں اللہ، یہ تکلیف اب مذید اور برداشت

"نہیں ہو رہی مجھ سے----

اپنے اللہ سے شکوے کرنے کے بعد ہمت ہار کر اپنے چہرے کو

ھاتھوں سے چھپائے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی وہیں دور ایک

عورت مسلسل عنایہ کو ہی کب سے دیکھنے میں مصروف تھی اس کے

exponovels

ساتھ ایک مرد بھی موجود تھا جس نے اس عورت کو اشارہ کیا تو وہ اردگرد دیکھتی عنایہ کے پاس جا کر بیٹھ گئ---

کیا ہوا بیٹا تم رو کیوں رہی ہو تمہارے ساتھ کوئی اور موجود نہیں ہے "

کیا----؟؟؟

exponovels

اس عورت نے انتہائی اپنائیت کا مظاہرہ کرتے عنایہ سے سوال کیا مگر

وہ اسے یکسر نظر انداز کرتی بس مسلسل روئے ہی جا رہی تھی---

بیٹا کیا ہوا کچھ تو بتاؤ----؟؟؟"

exponovels

پھر سے اپنا سوال دہراتی وہ عورت اپنے ساتھ والے مرد کو آنکھوں کے

اشارے سے اپنے پاس بلانے لگی اس وقت کیونکہ اندھیرا ہر سو اپنے

پنکھ پھلائے ہوئے تھا اور ساتھ ہی کوئی ذی روح کا یہاں نام و نشان

بھی موجود نا تھا اسی بات کا فائیدہ اٹھاتے وہ دونوں عنایہ کو پکڑ کے

زبردستی کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ لیجانے لگے ، عنایہ جو اب تک اپنے

حواس بھلائے صرف رونے میں ہی مگن تھی یوں اچانک اس افتاد پر

الرٹ ہوتی اس عورت کے ہاتھ پر کاٹ کر اس کی پکڑ ڈھیلی پڑتے ہی

پھر سے اندھا دھند بھاگنے لگی ، عنایہ کی اس حرکت پر اس عورت نے

اسے ایک بہت غلیظ گالی سے نوازا اور اپنے ساتھ موجود مرد کو کہتی خود

بھی وہ کے پیچھے دھوڑتی اسے پکڑنے کی کوشش کرنے لگی---

exponovels

بھاگتے بھاگتے وہ پھر سے تھک چکی تھی اب مزید اس سے دھوڑ پانا نا ممکن تھا نا جانے کس جگہ چلی آئی تھی وہ تیزی سے اپنے دائیں بائیں دیکھنے کے بعد اس کی نظر اپنے بائیں جانب موجود ایک گاڑی پر ٹھہر سی گئی بغیر کچھ بھی سوچے سمجھے عنایہ نے جھٹ سے اس کے قریب جا کے بیک ڈور کھولا تو وہ فوراً کھلتا چلا گیا یہ بھی اس کی اچھی قسمت کا ہی کمال تھا ، اگلے ہی لمحے عنایہ گاڑی میں گھستی بیک سیٹ پر لیٹ کر

exponovels

چھپ گئ وہ مرد اور عورت یہیں چلے آئے تھے جبکہ وہ عورت ونڈو کے

ذریعے گاڑی کے اندر جھانکنے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی ، اندھیرا

چونکہ بہت گہرا تھا یہ بات بھی اسی کے حق میں بہتر ثابت ہوئی جو وہ

کسی کو اب دیکھائی نہیں دے رہی تھی۔۔۔

exponovels

کچھ دیر بعد جس کی یہ گاڑی تھی اس کا مالک پانی اور کچھ کھانے کا

سامان لے کر گاڑی میں آکر دروازہ کھولے بیٹھنے لگا تب اچانک وہ

عورت سیدھی ہوتی اس سے گویا ہوئی---

یہاں پر آپ نے ایک لڑکی کو دیکھا ھے اصل میں وہ ہماری بیٹی ہے "

"تھوڑی سیدھی ہے دماغی حالت درست نہیں اس لیے----،

exponovels

جھوٹ کا سہارا لیتے وہ عنایہ کے متعلق دریافت کر رہی تھی۔۔۔

"نہیں تو میں نے تو نہیں دیکھی آپ کی کوئی بیٹی۔۔۔ "

لاپرواہی سے کاندھے اچکاتے وہ شخص اس عورت کو جواب دیتا اپنی

، گاڑی میں بیٹھ گیا اور اسے سٹارٹ کیے اپنی منزل کی جانب جانے لگا

میوزک پلیئر بھی وہ فوراً ہی اون کر چکا تھا جس میں اسے ایک سنگر اپنا

exponovels

گلا پھاڑتا ھوا سنائی دیا اس گانے کے ساتھ ساتھ اونچی آواز میں وہ

شخص خود بھی گانے لگا ، اس سنگر کی طرح ہی اس شخص کی آواز بھی

بہت بے سروی تھی لیکن اسے اس بات سے کوئی فرق کب پڑتا تھا

مگر اسی گاڑی میں موجود عنایہ کی برداشت کی اب انتہا ہو گئ ، اسی وجہ

سے وہ تھوڑی سیٹ پر سے اٹھ کر اپنے دوپٹے کو کھینچ کر اپنے کانوں پر

، رکھنے لگی مگر اسے اس لڑکے کی تیز نظریں شیشے میں دیکھ چکی تھیں

اگلے ہی پل وہ زور سے چیخ پڑا جس پر عنایہ نے بھی خوف سے چیخنا

exponovels

شروع کر دیا ایک جھٹکے کے ساتھ اس لڑکے نے گاڑی روک لی اور

پیچھے مڑ کر حیرانگی سے عنایہ کو دیکھا---

تم----؟؟؟ "

اس شخص کے سوال پر عنایہ اسے نم آنکھوں سے دیکھنے لگی----

exponovels

کیا آپ مجھے جانتے ہیں---؟؟؟ "

ن---ن--- نہیں تو وہ میں نے تو کہا کہ آپ وہی ہیں نا جسے وہ "

"لوگ ڈھونڈ رہے تھے---

اپنی نظریں چراتے وہ عنایہ کے سوال پر تیزی سے خود کو کمپوز کرتا الٹا

اسی سے سوال کر بیٹھا---

exponovels

ہاں میں وہ ، مجھے کڈنیپ کرنے والے تھے وہ لوگ اس لیے ان سے "

"چھپ رہی ھوں۔۔۔

بے دردی سے اپنے لب کچلتی وہ اپنے آنسوؤں پر بند باندھتی ھوئی اصل

حقیقت بیان کرنے لگی وہیں وہ شخض بس اسے ہی دیکھے جا رھا

تھا۔۔۔

exponovels

کیا کہا ، او مائے گاڈ ، یہ بتائیں آپ یہاں کر کیا رہی ہیں اور وہ بھی "

"اس ٹائم----

اپنی مہنگی گھڑی میں ٹائم دیکھتا وہ عنایہ سے سوال کرنے لگا----

exponovels

میری زندگی ختم ہو چکی ہے ،کوئی نہیں ہے میرا اب اس دنیا"

"میں---

کہنے کے ساتھ ہی وہ پھر سے پھوٹ پھوٹ کر رونا شروع ہو گئی جبکہ

اس کے آنسو اس شخص کی تکلیف کا باعث بن رہے تھے وہ تو اپنی

نظروں کا رخ بھی موڑ چکا تھا---

exponovels

رونا بند کریں پلیز ، آنسو کسی مسلے کا حل نہیں ہوتے ، آپ یہ بتائیں "

"میں آپ کو چھوڑوں کہاں یا کیسے مدد کروں آپ کی----

اس شخص کی بات سن عنایہ نے اپنی سرخ آنکھوں سے اسے دیکھا اور

پھر اپنے دوپٹے سے اپنے آنسو صاف کرتی خود کو کمپوز کرنے لگی---

exponovels

میرا تو کوئی بھی نہیں ہے اس دنیا میں ، کس کے پاس جاؤں گی--- "

"

زیر لب عنایہ خود سے ہی بڑبڑا رہی تھی سچ ہی تو تھا آخر کون تھا اس کا

اس پوری دنیا میں جس کا سوچ کر اسے کچھ تسلی تو ملتی---

کیا ہوا کوئی مسلہ ہے----؟؟؟ "

exponovels

"نہیں وہ بس۔۔۔ "

اس شخص کے سوال پر عنایہ اپنی نظریں جھکا گئی۔۔۔

نہیں اگر کوئی پرابلم ہے تو میں آپ کی مدد کر سکتا ہوں آج کی رات "

آپ میرے ساتھ ، میرا مطلب میرے گھر میں گزار سکتی ہیں لیکن ایک

exponovels

چھوٹا سا مسلہ ہے ، میرے گھر میں کوئی بھی موجود نہیں سوائے

میرے مگر آپ مجھ پر بھروسہ کر سکتی ہیں میں بہت شریف لڑکا ہوں

میں نے تو کبھی کسی لڑکی سے بات بھی نہیں کی آپ وہ واحد لڑکی ،

ہیں جن سے میں زندگی میں پہلی مرتبہ بات کر رہا ہوں اور آپ کو معلوم

ہے ، بچپن میں بھی میں نے اپنے بھائی سے کہہ دیا تھا ، بھائی جی

میں صرف اور صرف میل ٹیچر سے ہی پڑھوں گا فی میلز مجھے چیھڑتی ہیں

"اور ۔۔۔

exponovels

وہ شخص جب بولنا شروع ھوا تو رکا ہی نہیں جبکہ عنایہ کا موڈ پہلے ہی بہت خراب تھا اسی وجہ سے عنایہ نے ھاتھ اٹھائے اسے مزید بولنے سے منع کر دیا---

"اچھا اچھا بس کریں مجھے ایک بار میں ہی سمجھ آگئ ہے--- "

exponovels

"اوکے تو پھر اب آپ بتا دیں کیا کرنا ہے۔۔۔ "

اپنے چہرے کا رخ باہر کھڑکی کی جانب کیے وہ عنایہ کا جواب طلب کر رہا تھا جبکہ عنایہ اس وقت بہت زیادہ خوف زدہ تھی لیکن اب کر بھی کیا سکتی تھی وہ ایک تو اس کے باپ کا قاتل اس کے پیچھے پڑا تھا اور دوسرے وہ مرد اور عورت کڈنیپر۔۔۔

exponovels

"ٹھیک ہے میں آپکے گھر چلوں گی۔۔۔ "

مضبوطی سے اپنی آنکھیں موندے عنایہ نے اس شخص سے کہہ دیا تب پلٹ کر وہ دوبارہ مسکراتے ہوئے عنایہ کو دیکھنے لگا۔۔۔

بہت شکریہ مجھ پر بھروسہ کرنے کا، آپ کو معلوم ہے مجھے بالکل " بھی امید نہیں تھی کہ آپ ہاں کر دیں گی لیکن شکریہ مجھ پے بھروسہ

exponovels

کیا آپ نے یہ جو گھر ہے نا یہاں پر ہم کبھی کبھی آتے ہیں ویسے تو

ہمارا پورا ایک گاؤں ہے وہاں پر ہماری زمینیں جائیداد سب ھیں ، میری

فیملی میں صرف میرے بابا سائیں ہیں اور ایک میرے بھائی یعنی کہ

میرا بس کچھ ، میں بہت چھوٹا تھا جب میری اماں سائیں مجھے چھوڑ کر

چلی گئیں تب میرے بھائی نے مجھے پالا بالکل ایک ماں کی طرح بس

ایسے سمجھ لیں ہم دونوں کی جان ایک دوسرے میں بستی ہے ، مطلب

کہ میں تو اپنے بھائی سے محبت کرتا ہی ہوں لیکن میرے بھائی تو مجھ پر

"جان چھڑکتے ہیں----

exponovels

وہ لڑکا ڈرائیو کرتے ہوئے مسلسل نان سٹاپ بولے ہی جا رہا تھا جبکہ عنایہ اپنی ہی سوچوں میں گم تھی اس کا دھیان ہی نہیں تھا کسی بھی چیز کی طرف۔۔۔۔

exponovels

لگتا ہے بور کر دیا میں نے آپ کو ، چلیں اب آپ بتائیں کیا ہوا کیوں "

آپ یہاں ایسے اتنی رات کو گھر سے باہر موجود ھیں اور وہ لوگ کون

تھے----؟؟؟

اس لڑکے کے سوال پر عنایہ بالکل خاموش تھی وہ تو جیسے اب کچھ نا

بولنے کی قسم کھا کر بیٹھی ھو----

exponovels

سوری میں زیادہ ہی پرسنل ہو رہا ہوں ، چلیں اپنا نام ہی بتا دیں اتنا "

تو حق بنتا ہے میرا آپ کا نام جان سکوں ، ہائے میرا نام فحان ہے اور

"آپ---

اس لڑکے نے پھر سے عنایہ کو مخاطب کیا تھا مگر اب بھی وہ ویسے ہی

خاموش تھی----

exponovels

چلیں کوئی بات نہیں ، پری یہ دیکھیں آ گئے ہم اپنے گھر ، مطلب یہ "

"رہا میرا چھوٹا سا گھر---

ایک جھٹکے سے گاڑی ایک بہت خوبصورت گھر کے سامنے روکتے وہ لڑکا

پھر سے عنایہ سے بولا تھا---

"م---م---میرا نام پری نہیں ہے---- "

exponovels

نظریں جھکائے عنایہ نے اس لڑکے سے کہا۔۔۔

اچھا تو پھر کیا نام ہے آپکا۔۔۔؟؟؟"

جھٹ سے اس لڑکے نے سوال کر ڈالا۔۔۔

exponovels

"آپ کو کیا اس سے جو بھی نام ھو میرا۔۔۔ "

"لو بھئ ہم فرینڈز ہیں تو نام معلوم ھونا تو لازمی ھے نا۔۔۔ "

"میں آپ کی فرینڈ نہیں ہوں۔۔۔ "

exponovels

ایسے کیسے دوست نہیں ہم اگر میں آپ کا دوست نہیں ہوتا تو آپ "

مجھ سے مدد نہیں مانگتی یعنی ہم فرینڈز ھیں اور چلیں اب آ جائیں

میرے چھوٹے سے آشیانے میں میرے بھائی کے بغیر تو بالکل ویران

لگتا ہے یہ گھر ، اصل میں میرے بھائی کو کچھ ضروری کام تھا ورنہ

انہوں نے بھی ساتھ ہی آنا تھا ادھر ، امید کرتا ہوں آپ کو اچھا لگے گا

"یہ گھر----

exponovels

اس لڑکے کے ساتھ ہی عنایہ گاڑی سے باہر نکل کر وہیں رک کر گھر کو دیکھنے لگی وہ اندر جانے سے گھبرا رہی تھی۔۔۔

پلیز اندر چلیں ، عنایہ سچ میں اچھا انسان ہوں میں شکل سے نہیں " دکھائی دیتا مگر اندر سے واقعی میں اچھا ہوں ، میں تو فی میل جانوروں کو بھی نہیں دیکھتا ھوں اگر سامنے مکھی بھی آ جائے تو صاف کہہ دیتا ہوں "اسے ، بہن پہلے دوپٹہ لے کر آؤ میں تمہیں دیکھ بھی نہیں سکتا۔۔۔

exponovels

اپنی بات کہہ کر خود ہی وہ زور زور سے ہسنے لگ گیا عنایہ حیرانگی سے

اسے دیکھنے لگی آخر اسے ہوا کیا ہے اور کیا کیا بول رہا ہے یہ مگر اس

بات پر دھیان اس کا اب بھی نا گیا کہ اس کے بتائے بغیر فخان کو اس

کا نام کیسے معلوم ہوا۔۔۔

exponovels

او سوری میں بس ، چلیں اندر افففف آپ کو یقین نہیں آئے گا کہ "

میں نے صبح سے صرف ناشتہ کیا ہوا ہے سارا دن اتنا بزی رہا اس لیے

کچھ کھایا بھی نہیں اب شدید قسم کی بھوک لگی ہے مجھے ،پیٹ میں

ہاتھی دھوڑ رہے ہیں ویسے آپ کو بھی تو بھوک لگی ہو گی----؟؟؟

"نہیں مجھے نہیں لگی بھوک---- "

exponovels

فحان کے پیچھے چلتی گھر میں داخل ہوتی وہ صاف جھوٹ بول گئی جبکہ

بھوک سے تو اس کی حالت بھی خراب تھی۔۔۔

ایسے کیسے نہیں لگی ، آپ انسان ہیں رائٹ ، ویسے تو آپ بالکل پری "

لگتی ہیں ایک خوبصورت سی پری ، لیکن ہیں تو انسان ہی تو انسانوں کو تو

بہت بھوک لگتی ہے بس آپ یہاں پر بیٹھ کر بہت سارا ویٹ کریں

میں ابھی ٹیسٹی سے کھچڑی بنا کر لاتا ہوں ، آپ کھائیں گی نا کھچڑی ، اب

exponovels

آپ سوچ رہی ہوں گی کہ میں کتنا عجیب ہوں جو کھچڑی شوق سے بنا رہا ہوں اکچولی جو میرے بھائی ہیں انہیں بچپن میں صرف کھچڑی ہی بنانی آتی تھی تو اس لیے وہ مجھے جب کبھی ہمارے ملازم نہیں ہوتے تو "کھچڑی ہی بنا کر دیتے تھے تو میری فیورٹ ڈش کھچڑی ہی بن گئ----

exponovels

فحان کے ایسے بولتے جانے پر عنایہ کو بہت غصہ آ رہا تھا جسے بامشکل خود کو ریلیکس کر کے کنٹرول کر رہی تھی وہ لیکن اب انتہا ہو گئ تھی آسکی برداشت کی بھی تبھی غصے سے وہ پھٹ پڑی۔۔۔۔

بس کر دیں پلیز آپ ، پہلے ہی میں اتنی پریشان ہوں لیکن آپ بس " بولے ہی جا رہے ہیں بولے ہی جا رہے ہیں آپ کو کیا پسند ہے یا

exponovels

نہیں مجھے اس سے کوئی سروکار نہیں ، پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں سکون

"چاھیے کچھ پل مجھے----

، او سوری مجھے معاف کر دیں عنایہ ،مگر پلیز اپنی پریشانی بتائیں تو مجھے "

ایسی کیا بات ہے جس کی وجہ سے آپ ایسے رات کو گھر سے باہر موجود

"تھیں---

exponovels

بغیر خاموش ھونے کے وہ اب عنایہ سے اس کی پریشانی کی وجہ دریافت کرنے کی کوشش میں مصروف ھوگیا جبکہ عنایہ کا اب دل کر رھا تھا اپنا سر دیوار میں دے مارے---

بس کر دیں پلیز ، آئی ریکوسٹ یو ، مجھے آپ سے کوئی بات نہیں کرنی "

"پلیز پلیز مجھے اکیلا چھوڑ دیں--- ،

exponovels

"اوکے ریلیکس پلیز۔۔۔ "

فحان شرمندہ سا ہوتا ہوا وہاں سے ایک کمرے میں چلا گیا عنایہ روتی ہوئی لاونج میں موجود صوفے پر بیٹھ گئی اور کچھ دیر تک مزید بیٹھی روتی رہی پھر اچانک اسے خیال آیا کہ فحان تو روم میں چلا گیا ھے جبکہ اس نے تو کہا تھا بہت بھوک لگی ہے اسے ، میری وجہ سے وہ بھوکے ہی سو گئے ہوں گے۔۔۔۔

exponovels

خود کو کوستی عنایہ آٹھ کر اس کمرے کے پاس چلی آئی جہاں فحان کو "

جاتے دیکھا تھا اس نے، کمرے کے باہر کھڑی ہو کر عنایہ ابھی سوچ

ہی رہی تھی کہ کیسے فحان سے بات کرے اتنے میں اچانک فحان نے

دروازہ کھول دیا اور عنایہ کو ایسے اپنے سامنے موجود دیکھ کر زور سے چلا

اٹھا جس سے عنایہ بھی ڈر گئ۔۔۔۔

exponovels

آ۔۔۔ا۔۔۔آپ یہاں ، کیا ہوا ، کوئی کام ہے۔۔۔۔؟؟؟ "

اپنے دل پر ھاتھ رکھے سہمی ھوئی نظروں کے ساتھ عنایہ کو دیکھتے وہ سوال کرنے لگا۔۔۔

"نہیں وہ میں۔۔۔ "

exponovels

عنایہ کو سمجھ نہیں آ رہی تھی اب کیا کہے۔۔۔

کیا ہوا بھوک لگی ہے۔۔۔؟؟؟ "

"ہاں ہاں بھوک لگی ہے مجھے۔۔۔۔ "

exponovels

عنایہ نے بھی آخر سچ بتا ہی دیا کہ اس طرح فحان خود تو کچھ کھا لے گا

ورنہ وہ بھی اس کی وجہ سے بھوکا رہ جاتا۔۔۔۔

" ، او آئی ایم سو سوری میں بھی نا اتنی دیر لگا دی فریش ہونے میں

آپ بس کچھ دیر ویٹ کریں میں ابھی بس کھچڑی بنا کر لاتا ہوں اگر

"زیادہ بھوک لگی ہے تو بسکٹ چائے لا دوں۔۔۔

exponovels

نہیں مجھے بھوک نہیں ,میرا مطلب اتنی بھوک نہیں ہے جائیں آپ "

"آرام سے اپنا کام کریں---

اپنی بات کہہ کر عنایہ واپس جا کر صوفے پر بیٹھ گئی جبکہ فخان کچن میں گھس گیا ٹھیک ایک گھنٹے بعد فخان کھچڑی بنا کر جب اسے لیے باہر عنایہ پاس آیا تو اسے وہ صوفے پر ہی سوتی ہوئی دیکھائی دی ابھی تک اس کی

exponovels

آنکھوں سے آنسو نکلے جا رہے تھے اسے نیند میں بھی روتے دیکھ فحان

حیران ہی تو ہو گیا تھا۔۔۔

عنایہ کے ساتھ ایسا بھی کیا غلط ہوا ہے کیوں وہ اتنی ڈری ہوئی اور "

دکھی ہے۔۔۔۔؟؟؟

exponovels

کھچڑی کو ٹیبل پر رکھ کے فحان اسکے پاس بیٹھ کر اسے دیوانہ وار دیکھنے لگا کہ اچانک عنایہ کروٹ لے کر صوفے سے نیچے گرنے لگی تبھی فوراً سے فحان نے اسے پکڑ لیا مگر اسکے لمس پر عنایہ فوراً اٹھ گئ تھی۔۔۔

آ۔۔۔آ۔۔۔آپ یہاں۔۔۔۔؟؟؟ "

exponovels

اپنی آنکھوں کو بامشکل کھولتی جو رونے کے باعث سوجھ چکی تھیں وہ اس سے سوال کرنے لگی جس پر فحان پہلے تو گھبرا گیا مگر کھچڑی پر نظر پڑتے ہی وہ ریلیکس ہو گیا۔۔۔۔

ہاں وہ میں یہاں ، کھچڑی بن گئ ہے عنایہ جلدی سے کھا کر پھر آپ " روم میں جا کر سو جائیں ، چلیں اٹھیں یہ لیں اور جلدی سے کھا کر "بتائیں کیسی بنی ہے میری فیورٹ کھچڑی۔۔۔۔

exponovels

فحان کی بات سن عنایہ پھر سے رونے لگ گئ۔۔۔۔

"میں نے نہیں کھانا۔۔۔۔ "

سوری سوری کیا ہوا آپ کو کھچڑی پسند نہیں ھے کیا بتائیں تو رو کیوں "

"رہی ہیں آپ۔۔۔۔

exponovels

"ک۔۔۔ک۔۔۔کچھ نہیں۔۔۔ "

عنایہ اپنے آنسو صاف کرتی رخ موڑ گئی۔۔۔۔

" پلیز بتا دیں عنایہ مجھے ، ایسی کیا بات ہے جس سے آپ اتنی پریشان

"ہیں کیا کوئی محبت کا معاملہ ہے۔۔۔۔

exponovels

نجھے دل کے ساتھ فخان نے یہ سوال کیا تھا اس سے جبکہ عنایہ کو

شدید غصہ دلا گیا اس کا یہ سوال۔۔۔

آپ سمجھتے کیا ہیں خود کو ، کیا ہر لڑکی ایک جیسی ہی ہوتی ہے جو "

"صرف ایک بات پر ہی روتی رہے گی۔۔۔

exponovels

اوکے سوری سوری معاف کر دیں ,اب مجھے تو آپ بتا دیں ایسی "

کونسی بات ہے جس کی وجہ سے آپ رو رہی ہیں ، ہم تو فرینڈز ھیں

نا---"

فحان دل ہی دل میں اس بات سے خوش ھوتا کہ عنایہ کا کوئی محبت کا

معاملہ نہیں اس سے اصل بات دریافت کرنے لگا وہیں عنایہ کے

آنسوؤں میں روانی آ گئی---

exponovels

میری تو پوری زندگی ہی ختم ہو گئ ہے کچھ باقی نہیں رہا ، اگر بھائی "
آپ کو میرے ساتھ ہمدردی ہے تو پلیز آپ میرے لیے دعا کریں کہ
میں مر جاؤں مجھے ایسی زندگی نہیں چاہیے جہاں اس دنیا میں صرف اور
صرف شیطان ہی رہتے ہیں جو اپنے مقصد کے لیے کسی کی بھی دنیا ختم
"کر دیتے ہیں---

exponovels

"پلیز ایسے تو مت کہیں۔۔۔ "

فحان نے فوراً سے ٹوک دیا اسے۔۔۔

تو اور کیا کہوں میں۔۔۔۔؟؟؟ "

عنایہ نے بھیگی پلکیں اٹھائے فحان کی جانب دیکھا۔۔۔

exponovels

پلیز بھائی مت کہیں مجھے ، دیکھیں میں نے آپ سے پہلے بھی کہا تھا "

"کہ ہم دوست ہیں تو پلیز---

فحان کے ٹوکنے کی اصل وجہ جان عنایہ صدمے سے اسے دیکھتی فوراً اٹھ

کھڑی ہوئی---

exponovels

صحیح تھی میں ہر شخص ایک جیسا ہی ہوتا ہے ، آپ بھی اسی شخص "

کی طرح ہیں جس نے میری زندگی برباد کر دی مجھے یہاں رہنا ہی

"نہیں۔۔۔۔

غصے سے کہتی عنایہ وہاں سے جانے لگی کہ اچانک اس کے ہاتھ کو

فحان نے پکڑ لیا اور اسے جانے سے روکا اس کی اس حرکت پر عنایہ

exponovels

نے شدید تیش میں پیچھے مڑ کر دیکھا تو فحان اسے گھٹنوں کے بل بیٹھا

اسکا ہاتھ پکڑے دیکھائی دیا۔۔۔۔

پلیز مجھے معاف کر دیں ، پلیز م۔۔۔م۔۔۔مجھے نہیں معلوم تھا کہ "

"آپ مجھ سے اتنا ناراض ہو جائیں گی۔۔۔

نظریں جھکائے وہ معافی طلب کر رہا تھا۔۔۔

exponovels

"چھوڑیں میرا ہاتھ ورنہ مجھ سے برا کوئی نہیں ہو گا۔۔۔۔ "

عنایہ غصے سے چیخ پڑی مگر وہ ابھی بھی ویسے ہی بیٹھا تھا۔۔۔

exponovels

پلیز پلیز عنایہ جی ، معاف کر دیں مجھے پلیز دیکھیں اگر آپ ایسے چلی "

گئیں تو تو میں خود کو کبھی معاف نہیں کر سکوں گا اور شاید اس غم سے

"میں مر ہی جاؤں----

فحان کی بات سن عنایہ اس کو غور سے دیکھنے لگی اس کا بھرایا ھوا لہجہ

دیکھ وہ حیران رہ گئ تھی---

exponovels

"اسے کیا ہو گیا ہے جو ایسے برتاؤ کر رہا ہے۔۔۔۔ "

عنایہ نے دل ہی دل میں خود سے سوال کیا کیونکہ اس وقت فحان کی آنکھوں میں آنسو بھی موجود تھے شاید عنایہ کو کھو دینے کا خوف اس قدر سوار ہو گیا تھا اس کے وجود پر جو وہ ہوش بھلائے ایسی حرکتیں کرنے لگا ناجانے کیا سوچ کر عنایہ نے بھی اپنے جانے کا ارادہ بدل دیا۔۔۔

exponovels

"نہیں جا رہی میں فلحال ، اب اٹھیں یہاں سے آپ۔۔۔ "

فحان سے کہتی وہ اپنا ھاتھ اس سے چھڑوا کر خاموشی سے ایک کمرے میں چلی گئی جبکہ فحان اسے جاتا دیکھتا رھا۔۔۔۔

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

exponovels

چیپٹر 9

کمرے میں داخل ھوتے ہی اس کی نظر سامنے موجود بیڈ پر پڑی ساتھ

ہی وہ سارے کمرے کا جائزہ لینے لگی یہ زیادہ بڑا نہیں مگر بے حد

خوبصورت کمرا تھا اس کی نفاست یہاں والے کی اعلیٰ سوچ کو بیان کر

رہی تھی ، کتنی ہی دیر تک وہ کھڑی کمرے کی ایک ایک چیز کو ہی دیکھتی

رہی ناجانے کب اپنے اسی مشغلے میں مصروف اس کی آنکھوں نے برسنا

exponovels

شروع کر دیا جس کا علم شاید اسے خود بھی نہیں تھا وہیں اس کا جسم

درد کی شدت سے ٹوٹ پھوٹ کا شکار ہو چکا تھا مزید اور خود میں کھڑے

نا ھونے کی ہمت پاتے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ بیڈ تک گئی اور

کروٹ کے بل لیٹ کر آنکھیں بند کر لیں لگلے ہی پل وہ گہری نیند میں

اتر چکی تھی جبکہ فحان ابھی تک ویسے ہی زمین پر بیٹھا عنایہ کے متعلق

سوچنے میں مصروف تھا ہر ایک پہلو پر غور کرتے وہ ایک بات تو کنفرم

کر چکا تھا کہ اب اسے کیا کرنا ھے ، خود سے فیصلہ کرتے وہ اٹھا اور

اپنے کمرے کی جانب بڑھنے لگا مگر پھر نا جانے کیا سوچ کر یا کس

exponovels

احساس کے تحت عنایہ کے کمرے کے آگے سے گزرتے اس کے قدم

وہیں تھم گئے ساتھ ہی نظروں نے بند دروازے کے اندر جھانکنے کی

کوشش کی تھی جو کہ نا ممکن سا عمل تھا، مگر ہونے کو کیا نہیں ہو

سکتا اچانک دو قدم بڑھائے اس نے دروازے کو ہاتھ کی مدد سے دھکیلا

تو وہ کھلتا چلا گیا یہ بات کتنی ہی خوشی دلا گئی فحان کو، ایک پرسکون سی

سانس لیتے وہ دبے قدموں کے ساتھ کمرے میں داخل ہوا تو اسے

اپنے سامنے بیڈ پر سمٹ کر لیٹی عنایہ دکھائی دی اسے دیکھتے ہی فحان

کے لبوں کو ایک خوبصورت مسکراہٹ کھلا اٹھی تھی، خاموشی سے وہ

exponovels

عنایہ کے قریب جا کر بیٹھ گیا اور بس اسے یوں ہی دیکھے گیا نا جانے یہ ، سلسلہ کتنا طویل ھوتا اگر اچانک عنایہ کچھ بڑبڑانے کے بعد چیخ نا پڑتی اونچی آواز میں چیختے وہ جمال صاحب کو پکارتی رونے لگی تھی وجہ خواب میں اسے وہی دوپہر کو اس کے بابا کو بے دردی سے مار کر ہمیشہ کے لیے اس سے دور کر دینے کا منظر دیکھائی دیا تھا۔۔۔۔

exponovels

میرے بابا کو مت مارو ، مت مارو انھیں میرا کوئی نہیں ھے ان کے "

"علاؤہ۔۔۔۔

عنایہ آنکھیں بند کیے بیڈ کے ساتھ چیک کر بیٹھی اپنے دونوں ھاتھ

کانوں پر رکھ کر چیخے جا رہی تھی جبکہ اس کے قریب موجود فحان یہ منظر

دیکھ جھٹ سے اس کے قریب ھوا۔۔۔۔

exponovels

کیا ہوا ، عنایہ تم ٹھیک ھو ، ہوا ھوا بتاؤ کس کے بابا کو مار دیا ، کس "

"کی بات کر رہی ھو ، کچھ معلوم ھے تمہیں---

فحان نے عنایہ سے ایک ساتھ سوال کی بوچھاڑ کر دی وہیں وہ ابھی بھی اسی طرح رو اور چیخ رہی تھی خوف بری طرح اس کے حواسوں پر سوار ھو چکا تھا تب کچھ اور سمجھ نا آنے پر فحان نے بازو سے کھینچ کر اسے اپنے

exponovels

گلے لگا لیا اور اپنے ھاتھوں سے اس کی کمر اور بالوں کو سہلاتے اسے

پرکسون کرنے لگا----

شی--- شی--- شششش ، کوئی نہیں ہے یہاں ، تمہیں کبھی کچھ "

نہیں ھونے دوں گا میں ، تمہارے قریب کسی کو بھی آنے سے پہلے میرا

"سامنا کرنا پڑے گا ، میری ھو تم عنایہ ، میری عنایہ----

exponovels

فحان کی کہی گئی بات اچانک عنایہ کو ہوش دلا گئی تو وہ فوراً ھاتھوں سے اسے خود سے دور دھکیلتی ، کھسک کر فحان سے دور بیٹھ گئی یہ حرکت فحان کو اس کی اچھی تو نا لگی جس کا اظہار اس کے چہرے پر آنے والے تاثرات کر گئے تھے مگر اپنے لب بھینچ کر وہ خود کو کمپوز کر چکا تھا۔۔۔۔

exponovels

کیا بات ھے عنایہ ، پلیز مجھے بتا دیں ورنہ میں یہاں سے نہیں جاؤں "

گا آپ کے سامنے بیٹھا رھوں گا اور اپنی ان بڑی بڑی آنکھوں کو مزید بڑا

کر کے یوں ہی آپ کو دیکھتا رہوں گا ، بتا دیں پلیز کیا چیز پریشان کر رہی

ھے آپکو---"

exponovels

عنایہ کے سامنے بیڈ پر بیٹھ کر وہ اس کی پریشانی کی وجہ جاننے کا

خواہشمند تھا عنایہ نے نم آنکھوں سے اس کی جانب دیکھا اور اپنے لب

کچلتی مزید خود کو رونے سے منع کرنے لگی۔۔۔۔

میرے بابا کو مار دیا کسی نے ، میری نظروں کے سامنے چھین لیا مجھ "

سے ، میرا سب کچھ تھے وہ ہر رشتہ اب اور کوئی نہیں ہے میرا اس دنیا

میں ، کہاں جاؤں گی میں کسے تکلیف بتاؤں اپنی ، بابا کی جگہ میں کیوں

exponovels

نہیں مر گئ ، ویسے بھی میرے جینے کا کیا فائیدہ ، بے فضول زندگی ھے میری کبھی زندگی میں کوئی خوشی لکھی ہی نہیں میرے ،نفتت کرتی ھوں "میں خود سے ، میں ھوں وجہ میرے بابا کی موت کی----

خود کے چہرے پر تھپڑ لگاتی عنایہ نفرت زدہ انداز میں بولی وہیں اس کی اس حرکت پر تڑپ کر فحان نے اس کے ھاتھ تھام لیے----

exponovels

دوبارہ ایسے نہیں ھونا چاھیے عنایہ ، کیوں کر رہی ھیں خود سے نفرت "

اس میں آپ کی کوئی غلطی نہیں ، نا تو آپ فضول ھیں نا آپ کی زندگی

آپ کو کیا معلوم کتنی انمول ہیں آپ ، کسی کے لیے شاید اس کی زندگی ،

"بن گئ ھوں----

عنایہ کو دیکھتے ایک جذب کے عالم میں وہ بول گیا جبکہ عنایہ حیرانگی

سے اسے دیکھتی اپنے ھاتھ اس کی گرفت سے نکال چکی تھی----

exponovels

"کیا کہا آپ نے----؟؟؟"

"نہیں کچھ نہیں ، وہ میں کہہ رہا تھا پلیز ایسے مت کہیں---- "

عنایہ کے سوال کرنے پر وہ بات بدلتے اپنی نظروں کا رخ موڑ چکا تھا----

exponovels

"بھائی آپ کا بہت شکریہ مجھے آج رات یہاں جگہ دینے کا بس ایک

اور احسان کر دیں ،آپ صبح مجھے کسی ایسی جگہ چھوڑ آئیں جہاں بہت

سی عورتیں رہتی ہوں ، میں وہیں رہ لوں گی پوری زندگی"----

نظریں جھکائے ہچکیوں کے درمیان عنایہ نے کہا اس کی یہ بات فخان

کے چہرے کا رنگ سیکنڈوں میں تبدیل کر چکی تھی----

exponovels

بات سنو میری دھیان سے ، پہلی بات مجھے یہ خوفناک سا لفظ کہنا بند "

"کرو----

کونسا لفظ----؟؟؟ "

فحان کی بات سن عنایہ نے حیرانگی سے پوچھا---

exponovels

"وہی لفظ وہ جو ابھی کہا آپ نے۔۔۔ "

"کونسا عورتیں۔۔۔ "

"نہیں نہیں اس سے پہلے والا۔۔۔۔ "

exponovels

"چھوڑ۔۔۔۔ "

"نہیں یار وہ بھائی والا لفظ۔۔۔۔ "

عنایہ کی نا سمجھی پر ماتھا پیٹتے فحان نے خود ہی بتا دیا جبکہ عنایہ پیشانی پر بل ڈالے اسے دیکھنے لگی تھی۔۔۔۔

exponovels

کیوں اس میں کیا مسلہ ھے ، کیوں نا کہوں بھائی میں آپکو ، بھائی ہی "

"ہیں آپ میرے---

عنایہ نے جتانا ضروری سمجھا تھا مگر فحان اس کے کہنے پر اپنی کانوں پر

ھاتھ رکھ کر بیڈ سے نیچے اتر گیا----

exponovels

نو میں صرف اپنے بھائی کا بھائی ہوں اور کسی کا بھی نہیں ، ہم "

صرف دوست ہیں عنایہ ، اسے رشتے کو یہی رہنے دو دوبارہ مجھے اس لفظ

"سے مت پکارنا۔۔۔۔

سنجیدگی سے عنایہ کو دیکھتے وہ اپنی دلی کیفیت بیان کرتا جا رہا تھا عنایہ تو

اس کی بات کا مطلب سمجھ کر ہی بھڑک اٹھی تھی۔۔۔۔

exponovels

سمجھ کیا لیا آپ نے اگر آپ کے گھر رھنے لگ گئی ھوں تو کیسا کریکٹر "

ھے میرا ، مت بھولیں مسٹر صبح چلے جانا تھا میں نے ، مگر صحیح کہہ اور

کر رھے ھیں آپ ، میرے جیسی لڑکی تو اس سے بھی بہت برا ڈیزرو

کرتی ھے موقع کا فائیدہ اٹھانا چاہتے ھیں آپ بھی ، سب لوگ ایک جیسے

ہی ھوتے ھیں خود غرض مفاد پرست ، جھوٹے ، دھوکے باز ، تو پھر

میں نے کیسے سوچ لیا میرے ساتھ کچھ اچھا بھی ھو سکتا ھے یا آپ کی

سوچ میری متعلق درست ھو گی ، اصل میں غلطی میری ہی ھے جو آپ

exponovels

، پر بھروسہ کر لیا بہت شکریہ آپ کا ، یہ چند گھنٹے اپنے گھر میں رکھنے کا

"اب جا رہی ھوں میں----

بھرائی ھوئی آواز میں کہنے کے ساتھ عنایہ بیڈ سے اتر کر اپنے جوتے

پہنتی کمرے سے باہر نکل کر گھر سے بھی باہر چلی گئی جبکہ فحان

ساکت سا وہیں کھڑا عنایہ کی باتوں پر غور کرتا رھا لیکن جیسے ہی یہ سوچ

اس کے دماغ میں آئی کہ عنایہ گھر چھوڑ کر رات کے اس پہر اکیلی چلی

exponovels

گئی ھے تو جھٹ سے اپنے جسم کو حرکت میں لاتے وہ خود بھی دھوڑنے کے انداز میں گھر سے باہر نکل کر عنایہ کو ڈھونڈنے لگا جو اسے کسی جگہ دیکھائی نا دی ، عنایہ کی گم شدگی فحان کی بے چینی کو پروان چڑھانے کا باعث بنتی جا رہی تھی وہ تو مانو پاگل ھوئے جا رہا تھا کسی چیز کا ھوش نا رھا اسے ، پاگلوں کی طرح سڑک پر دھوڑتے اس کی نظریں عنایہ کی ہی متلاشی تھیں جن کو بالآخر سکون مل ہی گیا دور سڑک کے کنارے عنایہ کو چلتے دیکھ کر ، آنکھیں بند کیے پر سکون ھوتا وہ مسکراتا ھوا عنایہ کو پکارنے لگا اور ساتھ ہی تیزی سے اس کی طرف بڑھنے لگا ، اپنے نام کی

exponovels

پکار سن عنایہ نے پلٹ کر اسے دیکھا تو اپنے قدموں میں تیزی لے آئی

وہیں فحان بھی اب اسے رکنے کا بول کر دھوڑتا ھوا اس کے پاس ،

جانے لگا اس بات کا بھی ھوش نا رھا اسے کہ وہ سڑک کے درمیان

چل رھا ھے جس کا نتیجہ ایک گاڑی کے ساتھ اس کی ھونے والی ٹکر کی

صورت میں نکلا ، شور کی آواز سن کر جب عنایہ نے پلٹ کر دیکھا تو

بالکل شوکڈ ھو گئی کیونکہ فحان دور سڑک پر گرا ھوا ہلکی ہلکی آنکھیں

کھولے اسے ہی دیکھ رھا تھا جبکہ خون تیزی سے نکلتے اس کے وجود کے

علاؤہ سڑک کو بھی لہو لہان کیے جا رھا تھا ، عنایہ کانپتی ٹانگوں کے

exponovels

ساتھ اس کے قریب گئی تب تک اس گاڑی میں موجود شخص بھی باہر نکل کر فحان کے قریب پہنچ گیا۔۔۔۔

عنایہ فحان کے قریب جب تک پہنچی تب تک وہ شخص فحان کو سہارا دیے اٹھا کر اپنی گاڑی کی طرف لیجانے لگا، خون زیادہ بہہ جانے کی صورت میں فحان اپنے حواس کھو کر بے ہوش گیا عنایہ بھی ساتھ ساتھ ہی چلتی ہوئی گاڑی کے پاس چلی آئی وہ شخص فحان کو بیک سیٹ پر

exponovels

لیٹا کر تیزی سے ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھ گیا تب عنایہ نے اشارے سے خود بھی ساتھ چلنے کا کہا جس پر پہلے تو حیرانگی سے اس شخص نے عنایہ کو دیکھا اور پھر سر کو اثبات میں ہلا دیا تب عنایہ پھرتی دیکھاتی بیک ڈور کھول کر فحان کا سر اٹھا کے اپنی گود میں رکھنے کے بعد خود بھی گاڑی میں بیٹھ گئی تو اس شخص نے فوراً گاڑی سٹارٹ کر دی ، عنایہ کو اس وقت خود ھوش نہیں تھا وہ کیا کر رہی تھی بس گلٹ ہر احساس پر بھاری تھا اس کے ، وہ آج اپنی وجہ سے کسی اور کی جان لینے کی وجہ بن سکتی تھی اسی کی وجہ سے تو فحان کا ایکسیڈینٹ ھوا ، بغیر پلکیں

exponovels

جھپکائے وہ بس فخان کو ہی دیکھے جا رہی تھی اسے اس بات کا بھی علم نا ھوا کہ کب ھوسپیٹل آگیا ، ھوش تو تب آیا اسے جب اس شخص نے اسے پکارا اور گاڑی سے باہر نکلنے کا کہا تاکہ فخان کو اندر لے جایا جا سکے تب بے تاثر نظروں سے اس شخص کو دیکھتی وہ گاڑی سے باہر نکل گئی اور وہ شخص وارڈ بوائے کے ساتھ فخان کو گاڑی سے باہر نکال کر ھوسپیٹل کے اندر لے گیا تب عنایہ بھی اس کے پیچھے ہی ھوسپیٹل میں داخل ھوئی تھی فخان کو سٹیچر پر لیٹا کر آئی سی یو میں لے گئے مگر وہ شخص اس سے پہلے فخان کی جیب سے اس کا موبائل باہر نکال چکا

exponovels

تھا تاکہ اس کی فیملی سے رابطہ کر سکے کیونکہ عنایہ کو دیکھ اسے یہ بات

تو معلوم ہو گئی تھی کہ وہ تو اپنے ہوش میں نہیں ہے تو فحان کا خیال

کیا رکھتی جبکہ وہ شخص فحان کے پاس اس کی فیملی میں سے کسی کو

چھوڑ کر خود اپنے گھر جانے کا ارداہ رکھتا تھا ، وہ شخص ابھی بھی وہیں

موجود فحان کے موبائل سے کسی کو کال کر رہا تھا عنایہ اسے دیکھ خود

بھی خاموشی سے اس کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی----

exponovels

ناجانے کتنا وقت بیت گیا فحان کو آئی سی یو میں گئے وہ شخص بھی اب وہاں سے کہیں جا چکا تھا شاید رابطہ ہو گیا تھا فحان کی فیملی میں سے کسی سے جسے سب بتا کر وہ واپس چلا گیا اب صرف عنایہ تھی وہاں خاموش ساکت دروازے پر ہی نظریں گاڑھے کھڑی ، جب اچانک ایک نرس باہر آئی اور عنایہ سے ریسپشن پر جا کر کوئی فام فل کرنے کا کہا اس نے تب ہوش میں آتی وہ تیزی سے کوریڈور میں بھاگتی ریسپشن کی طرف جانے لگی کہ کسی سے بری طرح اس کا تصادم ہو گیا سامنے موجود شخص بھی عجلت میں تھا مگر عنایہ نے اسے دیکھا تک نہیں نا ہی کچھ

exponovels

کہا بس اسی تیزی سے وہاں سے چلی گئی جبکہ اس شخص کی غصیلی نظریں دور تک اس کا پیچھا کرتی رہی تھیں مگر پھر واپس اپنی نظروں کا رخ موڑے وہ بھاگتے ہوئے کوریڈور سے ہوتا آئی سی یو تک گیا تو وہی نرس ابھی تک وہاں موجود تھی----

فحان میرا بھائی ، کیسا ھے وہ---؟؟؟ "

exponovels

اس شخص نے چیختے ہوئے نرس سے سوال کیا۔۔۔

آپ پیشنٹ کے بھائی ہے ، سنیں سر ریسپشن پر رقم جمع کروا دیں "

"تاکہ ٹریٹمنٹ شروع ہو ، ہمیں ان کا آپریٹ کرنا پڑے گا۔۔۔ ،

تو اب تک کیا کر رہے تھے تم سب ، ایک بات دھیان سے سن لو "

میری میرے بھائی کو اگر کچھ بھی ہوا تو اپنے انجام کا سوچ کر رکھنا ، دفع

exponovels

ھو اندر اور بول ڈاکٹر کو فحان کو ٹھیک کرے تم لوگوں کے پاس

"صرف۔۔۔۔

غصے سے چبا چبا کر لفظ ادا کرتا وہ شخص نرس سے فحان کا علاج کرنے

کا بول رھا تھا کہ اچانک اپنے موبائل پر آنے والی کال سے اس کی بات

اھوری رہ گئی ، موبائل نکال کر اس شخص نے نمبر دیکھا تو تیزی سے

کال پک کر لی مگر سامنے سے کہی گئی بات سن وہ چونک اٹھا۔۔۔

exponovels

ابھی آ رہا ھوں ، اس دفعہ وہ غلطی نا ھو ورنہ معافی کی گنجائش نہیں "

"ھو گی----

نرس کو اندر جانے کا اشارہ کرتے وہ اپنے ساتھ موجود ایک شخص کو

ریسپشن پر رقم جمع کروانے کا کہتا موبائل کان سے ہی لگائے خود وہاں

سے چل پڑا ناجانے اتنی بے چینی میں کہاں جانے والا تھا اب وہ----

exponovels

ریسپشن پر وہ چلی تو گئی مگر سامنے سے مانگی گئی رقم کا سن وہ بے بسی سے رونے لگی اسے کچھ سمجھ ہی تو نا آیا اب کیا کرے کہ اچانک تبھی خاموشی سے وہ وہاں سے چل پڑی اور جا کر دوبارہ آئی سی یو کے باہر بینچ پر بیٹھ گئی اس بات سے انجان وہ فکر میں ہی روئے جا رہی تھی کہ فحان کا علاج شروع ہو چکا ہے اور رقم بھی ادا کر دی گئی ہے کتنی ہی

exponovels

دیر بعد اچانک ایک خوشی کی ہلکی سی کرن ملی اسے یعنی ڈاکٹر نرسز کے ساتھ آئی سی یو سے باہر آئے تب وہ اٹھ کر ان کے قریب گئی تو فحان کے متعلق جان کر اس کی سانس میں سانس آئی ، کچھ وقت تک اسے روم میں بھی شفٹ کر دیا جاتا تب وہ اسے خود دیکھ بھی سکتی تھی دل ہی دل میں ڈھیروں شکر ادا کرتی وہ یہ بھی ٹھان چکی تھی کہ فحان سے معافی مانگے گی اس کی وجہ سے وہ کس حال میں پہنچ چکا تھا ، ٹھیک دو گھنٹے بعد فحان کو ایک دوم میں شفٹ کر دیا گیا تب نرس نے اسے فحان کا موبائل پکڑا کر اندر فحان کے پاس بیٹھنے کا کہا تو وہ شرمندہ سی ہوتی

exponovels

دبے قدموں کے ساتھ کمرے میں داخل ہو گئی تو اسے بیڈ پر لیٹا فحان سفید پیٹوں میں موجود دیکھائی دیا ، یہ بات اس کے گلٹ کو مزید بڑھا گئی تھی ، اپنی نم ہو رہی آنکھوں سے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی وہ اس کے قریب جا کر سٹول پر بیٹھ گئی اور خاموش نظروں سے اسے دیکھنے لگی اور اپنے ہاتھ میں موجود فحان کا موبائل اس کے بیڈ پر ہی رکھ دیا---

exponovels

اس وقت سورج طلوع ہو چکا تھا ہرسو اپنی روشنی بھی پھیلا دی تھی

اس نے مگر عنایہ دماغی طور پر اتنا تھک چکی تھی کہ وہیں بیٹھی بیٹھی

فحان کے قریب بیڈ پر سر رکھے سو گئی ، کچھ دیر بعد فحان کو جب ہوش

آیا تو اپنے قریب عنایہ کے خوبصورت چہرے کو دیکھ اسے اپنا سارا درد

کہیں دور بھاگتا ہوا محسوس ہوا ، کتنی ہی دیر وہ یوں ہی اسے دیکھے گیا یہ

اس کی نظروں کی تپش ہی تھی جو عنایہ کو ہوش دلا گئی مگر جب اس

نے فحان کو ہوش میں دیکھا تو پھر سے خوفزدہ ہونے کے ساتھ شرمندہ

exponovels

بھی ھونے لگی جیسے فحان اسے غصہ کر کے یہاں سے جانے کا بول

دے گا---

آپ یہاں کب سے ھیں عنایہ----؟؟؟ "

exponovels

اچانک فحان کا پوچھا گیا سوال عنایہ کو آنسو دلا گیا وہ اپنی نظروں کے

ساتھ سر کو بھی شرمندگی سے جھکا چکی تھی---

مجھے معاف کر دیں پلیز ، بہت منحوس ھوں میں آپ کو بھی اپنی "

ذات سے تکلیف پہنچا دی ، اس لیے کوئی نہیں رہنا چاہتا میرے ساتھ

سب چھوڑ جاتے ھیں اور جو پاس ھوں انھیں مجھ سے صرف اذیت

ہی ملتی ھے ، میں صرف آپ سے معافی چاہتی ھوں مجھے پلیز معاف کر

دیں تاکہ کہیں دور چلی جاؤں میں ، جہاں کسی کو کبھی تکلیف نا ملے مجھ

سے۔۔۔۔"

exponovels

فحان کے سامنے ھاتھ جوڑ وہ معافی طلب کرتی پھوٹ پھوٹ کر رو پڑی

وہیں فحان اس کے بات پر سنجیدگی سے اسے دیکھے جا رہا تھا۔۔۔۔

معافی چاھیے آپکو میری ، اس کے بدلے میں کیا کریں گی "

آپ۔۔۔۔؟؟؟

exponovels

فحان کا جواب سن عنایہ نے اپنی سرخ آنکھیں اٹھائے اسے سوالیہ

نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

آپ کو معافی صرف ایک صورت میں ملے گی ، مجھ سے نکاح کرنا ھو گا "

آپکو ، یقین کریں برا انسان نہیں ھوں میں کبھی شکایت کا موقع نہیں

ملے گا آپکو ، اگر میرا ارادہ یا نیت غلط ہوتی تو میں آپ سے ڈائریکٹ نکاح

exponovels

کی بات نا کرتا ، دھیان سے سوچیں اور جواب دیں آپکو معافی چاھیے یعنی

"اپنے گلٹ کو ختم کرنا چاہتی ھیں اور میری شرط یہی ھے----

فحان کی اچانک کہی گئی بات سن عنایہ شوکڈ تو ھوئی ہی مگر پھر ایک تو

گلٹ اس کے حواسوں پر سوار تھا دوسرا وہ فحان کے باتوں پر ایمان لے

آئی کہ وہ نکاح کر رہا ھے برا پھر کیسے ھو سکتا ھے ، بغیر کچھ ٹائم لے کر

سوچنے کے جذبات میں آتے اس نے سر کو اثبات میں ہلا کر رضا مندی

exponovels

ظاہر کر دی جس پر فحان کے لبوں پر ایک بھرپور مسکراہٹ پھیل گئی

تب اپنی سائیڈ پر موجود ایک بٹن اس نے دبا دیا جس کے ٹھیک پانچ

منٹ بعد ایک نرس اس کے کمرے میں چلی آئی۔۔۔۔

سسٹر ، فوراً مولوی صاحب کا انتظام کریں اور یہاں کے کر آئیں "

انھیں پلیز ، ڈاکٹرز بھی مولوی کے ساتھ ہی موجود ھوں گواہوں کا ھونا

"بھی تو لازمی ھے۔۔۔

exponovels

فخان کا حکم سن پہلے تو نرس حیران ہوئی مگر پھر اس کے بھائی کی

دھمکی کا سوچ کر تیزی سے سر ھاں میں ہلاتی کمرے سے باہر نکل گئی

جیسے کہ فخان نے فوراً کا کہا تھا اگلے آدھے گھنٹے میں مولوی صاحب ،

اس کے کمرے میں موجود تھے ساتھ ہو سپیٹل کا سٹاف بھی ، عنایہ تو

اس جلد بازی پر ہی حیران تھی تو کیا فخان کو اس پر یقین نہیں تھا کہ

وہ کہیں اپنی بات سے پلٹ نا جائے یا کچھ اور اتنا بھی سوچ نا پائی تھی

exponovels

وہ کہ مولوی صاحب نے نکاح پڑھنا شروع کر دیا پہلے عنایہ سے ہی قبول ھے پوچھا گیا جس کا جواب دینے سے پہلے وہ فحان کو دیکھنے لگی جو اسے ہی سنجیدگی سے دیکھ رہا تھا تب عنایہ نے بھی اپنی آنکھیں بند کیے نکاح قبول کر لیا اور اپنے سائن بھی کر دیے ویسے ہی فحان نے بھی قبول ھے بول کر بامشکل سائن کیے اور خوشی سے مسکراتے عنایہ کو دیکھنے لگا جبکہ اب باقی گواہ سائن کرنے کے بعد ان دونوں کو مبارک باد پیش کر رھے تھے جسے خوشی سے فحان وصول کر رہا تھا اس کی تو مانو خوشی کا کوئی ٹھکانہ ہی نا رہا آخر عنایہ اس کے نکاح میں آ چکی تھی جو

exponovels

اب نرس کے گلے مل کر خاموش سے بیٹھی کچھ سوچنے میں مصروف تھی

مبارک دینے کے بعد مولوی صاحب کے ساتھ ھوسپیٹل کا سٹاف ،

بھی کمرے سے باہر چلا گیا تو عنایہ بھی پانی پینے کا بول کر کمرے سے

باہر نکل گئی جبکہ فحان اس کے واپس آنے کا بے صبری سے انتظار

کرنے لگا۔۔۔۔۔

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

exponovels

چیپٹر 10

exponovels

تجھے ہو کیا گیا ھے عنایہ ، دماغ خراب ھے تیرا اتنا بڑا فیصلہ تو اتنی "

آسانی سے کیسے کر سکتی ھے کچھ سوچا سمجھا بھی نہیں اور نکاح کر لیا

ایک بالکل انجان شخص کے ساتھ ، ایسے کیسے کر سکتی ھوں میں ، نا

جانے کیسا انسان ھو گا وہ مقصد کیا ھو گا اس کا مجھ سے نکاح کرنے کا

ورنہ کوئی اچانک کیسے اور کیوں مجھ جیسی کسی لڑکی سے نکاح کرے گا

کچھ تو عجیب ھے جو مجھے سمجھ نہیں آ رھا ، آففف غلطی میری ھے تب

"کہاں گیا تھا میرا دماغ جب یہ نکاح کر رہی تھی----

کمرے سے باہر نکل کر عنایہ دیوار کے سہارے کھڑی ھو کر اپنی پیشانی

پر ھاتھ رکھے خود کو کوسنے لگی اس کا شک اور سوچ ایک طرح سے بالکل

exponovels

درست تھی اپنی زندگی کا اتنا بڑا فیصلہ وہ اتنی جلدبازی اور آسانی سے کیسے کر سکتی ھے بغیر انجام کا سوچے اس نے نکاح تک کسی انجان کے کہنے پر خاموشی سے کر لیا یوں ہی اپنا سر تھامے وہ جا کر کوریڈور میں موجود بینچ پر بیٹھ گئی اور کتنی ہی دیر تک وہیں بیٹھی رہی تب اسے ظہر کی اذان سنائی دی تو کچھ سوچتے وہ اٹھی اور ایک نرس سے پوچھ کر نماز ادا کرنے ایک کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔۔

exponovels

عنایہ کے جانے کے بعد فخان بے صبری سے اس کے لوٹنے کا انتظار

کر رہا تھا جبکہ آنکھیں اس کی انجکیکشنز کے زیر اثر بند ہوئے جا رہی

تھیں جنہیں با مشکل کھول کر بھی وہ عنایہ کے واپس آنے کی راہ تک

، رہا تھا مگر وہ تو ٹھانے بیٹھی تھی دوبارہ فخان کے پاس نا جانے کی

exponovels

اسی کے انتظار میں بلاآخر فخان نیند کی آغوش میں چلا گیا ھوش تو اسے تب آیا جب کسی نے اس کی پیشانی کو چوما اور ساتھ ہی اس وجود کی آنکھ سے نکلا آنسو فخان کے گال پر گرا ، آہستہ سے جب اس نے اپنی آنکھیں کھول کر دیکھا تو اسے خود پر جھکا اپنا بڑا بھائی دیکھائی دیا جو سرخ آنکھوں کے ساتھ اپنے آنسوؤں پر بند باندھنے کی جدوجہد میں مصروف تھا مگر پھر بھی آنکھیں چھلک ہی پڑی تھیں آخر اپنے جان سے عزیز بھائی کی تکلیف کیسے سہہ لیتا وہ جس نے اپنے بچے کی طرح پالا تھا فخان کو۔۔۔۔

exponovels

بھائی جی آپ رو رہے ھیں ، مت روئیں بھائی ٹھیک ھوں میں کچھ "

دنوں تک بھاگنے بھی لگوں گا----؟؟؟

فحان نے ہلکا سا مسکراتے اپنے بھائی کی تسلی کروانی چاہی جو مکمل

خاموشی سے اس کے وجود کا جائزہ لے رہا تھا کہ کہاں کتنی چوٹ آئی

ھے---

exponovels

کیسے ھوا یہ حادثہ ، کون تھا وہ بس نام بتا دے چھوٹے باقی سب تیرا "

"بھائی دیکھ لے گا ، اتنے ٹکڑے کروں گا اس کے کہ اس کی۔۔۔۔

بھائی جی ریلیکس ، کچھ نہیں ھوا مجھے ، آپ کا چھوٹا بالکل ٹھیک ھے "

کسی کا کوئی قصور نہیں ھے بس یہ چوٹ ، اچھا ان باتوں کو چھوڑیں آپ

مجھے بہت ضروری بات کرنی ھے ، یار غصہ کر لینا آپ مگر آپ کے

exponovels

چھوٹے کی خواہش اس کی زندگی کا سوال ھے یہ سوچنا اور سمجھنا

"آپ----

اپنے بھائی کی بات کو کاٹتے فحان اسے اپنے اور عنایہ کے نکاحِ کے

متلعق بتانے کا سوچ رھا تھا مگر اسے تھوڑا ڈر بھی تھا کہ اس کا بھائی

ناراض ھو جائے گا اس سے ، اب اپنے چھوٹے کی شادی کے ارمان ہی

اتنے تھے اسے تو ناراضگی تو بنتی تھی آخر----

exponovels

فحان کی بات سن کر بدلے میں اس کے ھاتھ کو چومتے اسے بولنے کا

اشارہ دیا گیا تب کتنی ہی ہمت بڑھ گئی فحان میں اپنی بات کہہ دینے کی

ساتھ ہی اپنے بھائی کی محبت پر رشک ھوا اسے۔۔۔۔

"بھائی جی میں نے ابھی کچھ دیر پہلے ایک۔۔۔۔ "

exponovels

چھوٹے رک میں یہ کال سن کر آتا ھوں ، تو اپنا خیال رکھ کسی بھی "

"چیز کی ضرورت ھو مجھے بتانا۔۔۔

فحان ابھی اپنے بات مکمل بھی نا کر پایا تھا کہ اس کے بھائی کو پھر سے کسی کی کال آ گئی اور وہ موبائل کی سکرین کو دیکھتا فحان کو واپس آنے کا کہتے کمرے سے باہر نکل گیا جبکہ فحان نے ٹائم دیکھا کہ اتنے گھٹنوں سے عنایہ اس کے پاس نہیں آئی تو اسے پریشانی نے آن گھیرا

exponovels

اور ساتھ ہی عنایہ کے دور چلے جانے کا خوف اسے پاگل کرنے کا

باعث بننے لگا تبھی فوراً اس نے اپنے قریب بٹن دبا دیا تو 5 منٹ بعد

وہی نرس اس کے کمرے میں چلی آئی تب فحان نے اسے عنایہ کو

کمرے میں لانے کا حکم دے دیا جس پر سر ہلاتی وہ کمرے سے چلی

گئی۔۔۔۔

exponovels

عنایہ نماز مکمل کرنے کے بعد بیٹھی دعا کر رہی تھی جب اچانک کمرے کا دروازہ کھول کر نرس اندر داخل ہوئی اور اسے فحان کے پاس جانے کا کہا پہلے تو عنایہ خوفزدہ ہونے لگی مگر پھر خود کو سنبھالتی وہ جائے نماز ، تہہ کر کے اسے رکھتی خاموشی سے فحان کے کمرے کی طرف چل پڑی ہلکا سا نوک کرنے کے بعد سر جھکائے وہ کمرے میں داخل ہوئی اسے دیکھتے ہی فحان کے لبوں پر مسکراہٹ پھیل گئی تھی ، چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتی عنایہ اس کے بیڈ کے قریب جا کر کھڑی ہو گئی مگر نظریں اب بھی جھکی ہوئی تھیں اس کی---

exponovels

چھپ رہی ھو تم مجھ سے عنایہ ، کوئی غلطی کر دی میں نے بتاؤ خود "

"کو سزا دوں گا میں اس غلطی کی----

فحان کی بات کے جواب میں تیزی سے عنایہ نے سر نفی میں ہلا کر

اس کی تسلی کروا دی کہ کہیں سچ میں خود کو سزا ہی نا دینے لگ جائے

وہ---

exponovels

تو یوں برتاؤ مت کرو میرے ساتھ یار ، مجھ سے تمہاری بے رخی "

برداشت نہیں ھوتی آئی نو میں نے اچانک تمہیں مجبور کر کے نکاح کر لیا

بٹ یار بلیو می تمہیں اپنے اس فیصلہ پر کبھی پچھتاوا نہیں ھو گا ، پلیز

"ایسے کھڑی مت رھو بیٹھو میرے قریب۔۔۔۔

exponovels

فحان کے سٹول کی طرف اشارہ کرنے پر عنایہ خاموشی سے جا کر وہاں بیٹھ گئی وہ تو جیسے قسم کھائے ہوئی تھی کچھ بھی نا بولنے کی وہیں فحان مسلسل بولے ہی جا رہا تھا۔۔۔۔

تمہیں پتہ ہے عنایہ میں آج بہت خوش ہوں مطلب کے بہت زیادہ " خوش اور مجھ سے بھی زیادہ خوش میرے بھائی ہوں گے ابھی آئے تھے وہ ، بہت دکھی ہو گئے تھے مجھے اس حال میں دیکھ کے مگر میں

exponovels

نے سنبھال لیا ان کو ورنہ کسی کی خیر نہیں ہونی تھی ، ابھی ہمارے

نکاح کا بتانے والا تھا میں مگر پھر ان کو امپورٹینٹ کال آ گئی اور جانا پڑا

ان کو ، لیکن اب میں انہوں بتاؤں کیسے یار ، اپنی اتنی بڑی خوشی ان

سے شیئر نہیں کر پا رہا لیکن خوف بھی ہے تھوڑا مجھے ، اتنا بڑا قدم اٹھا

تو لیا میں نے مگر بھائی غصہ کریں گے ان کی بہت وش ہے میری

شادی کی بہت کچھ سوچا اور پلین کیا ہوا ہے بھائی جی نے تو وہ سب

ان کو برباد ہوتا دیکھائی دے گا تو غصہ تو کریں گے ہی، لیکن عنایہ تم

exponovels

فکر نہیں کرنا وہ مان جائیں گے مجھ سے بہت محبت کرتے ہیں بھائی

"جی۔۔۔۔

فحان بولتے بولتے عنایہ کا ہاتھ پکڑ کر اسے اپنے لبوں سے لگا چکا تھا

وہیں اس کا لمس پاتے ہی عنایہ نے چونک کر اس کی جانب دیکھا اور

پھر فوراً اپنا ھاتھ اس کی گرفت سے نکال لیا جبکہ اس کی یہ حرکت فحان

کو خاص اچھی نا لگی۔۔۔۔

exponovels

، پلیز ایسے مت کریں ، دیکھیں میں تو آپ کو جانتی بھی نہیں ھوں "

کچھ نہیں معلوم مجھے بالکل انجان ھیں آپ آئی نو میں نے اچانک

سوچے سمجھے بغیر آپ سے نکاح کر لیا مگر اب مجھے اس رشتے کو سمجھنے

اور قبول کرنے کے لیے وقت چاھیے ، میں چاہتی ھوں ہم میں پہلے انڈر

سٹینڈنگ ہو جائے پھر ہم اس رشتے کو ، آئی ھوپ آپ سمجھ رھے

"ھیں----

exponovels

نظریں جھکائے ہلکے سے کانپتے وجود کے ساتھ زبان میں بھی کپکپاہٹ

لائے وہ فخان سے کچھ وقت مانگ رہی تھی پہلے تو فخان نے اپنے

جبڑے بھینچے خود کو کمپوز کیا مگر پھر عنایہ کا خوف محسوس کرتے بالکل

نارمل ھو گیا۔۔۔۔

exponovels

اٹس اوکے یار آئی انڈرسٹینڈ ، یار دیکھو نا میرے دل کی بات چھین لی "

تم نے ابھی میں یہی کہنے والا تھا تم سے کہ تم فکر مت کرو تمہیں ٹائم

دوں گا میں اس رشتے کو ایکسیپٹ کرنے کا ، سب سے پہلے تو میں

تمہیں اپنی فیملی سے ملوا دوں پھر وہاں تم اس ماحول میں ایڈجسٹ کرو

خود کو اور مائنڈ ریلیکس کرو اپنا ، آہستہ آہستہ تمہیں سب اچھا لگے گا میں

، بھی ، اب بس کچھ دن اس کے بعد ہم اپنے گاؤں واپس چلیں گے

اور اور عنایہ ایک بہت بڑی اور ضروری بات بتانی تھی میں نے پلیز برا

مت منانا مجھے کچھ بھی مت کہنا اور باتیں بھی نا سنانا پلیز پھر ہی بتاؤں

exponovels

گا تمہیں کیونکہ یار اب یہ بتانا بہت ضروری ھے ، بٹ یار نہیں نہیں تم باتیں سناؤ گی مجھے میں نے نہیں بتانا کچھ بھی پرامس کرو پہلے پھر ہی بتاؤں گا۔۔۔۔"

فحان کی خوشی اس کے چہرے سے صاف چھلک رہی تھی جسے دیکھتی عنایہ کچھ مطمئن ھوئی کہ فحان اس کی بات سمجھ چکا ھے اور غصہ بھی نہیں ھوا۔۔۔۔

exponovels

"ٹھیک ہے آئی پرامس پلیز بتا دیں اب۔۔۔ "

ہلکا سا مسکراتی عنایہ وعدہ کر گئی تب فحان تھوڑا ریلیکس ھوا اور اپنی مسکراہٹ چھپانے لگا۔۔۔۔

"یار وہ تم کرم پور گاؤں گئی تھی رائٹ۔۔۔ "

exponovels

ہ۔۔۔ہاں آ۔۔۔ا۔۔آپ کو ک۔۔۔کیسے پپپپ پتہ وہ بات میں "

"کیسے بھول سکتی ہوں۔۔۔

ایک پل میں ہی عنایہ خوفزدہ ہو گئی تھی ساتھ ہی آنکھیں بھرا گئی اس کی مگر اپنی ہی خوشی میں مست فحان کا دھیان ہی نہیں گیا اس پر وہ تو خود چھت کو گھورتا بولے جا رہا تھا۔۔۔

exponovels

، وہاں پر میں نے تمہیں پہلی بار دیکھا تھا ، وہیں کا میں رہنے والا ہوں "

جب تم پک بنوا رہی تھی بکری کا بچہ اٹھا کر ، تب نظر پڑی تم پر اور

پلٹنا بھول گئی ، اچانک میں تو جا رہا تھا اپنی حویلی کی طرف گاڑی خراب

ہو گئی تھی تو پیدل چل رہا تھا بٹ یار یہ نظر تم پر جب پڑی تو یہ بندہ

وہیں پر سن ہو گیا جیسے پتہ نہیں مجھے کیا ہو گیا ہو بس دل کی دھڑکن

چل رہی تھی مگر وجود میں حرکت نا ہوئی ، پھر بہت ہمت کر کے اپنی

exponovels

حویلی چلا گیا لیکن عنایہ میں سو نا سکا ساری رات نیند ہی نا آئی بس بے چینی بھر گئی پورے وجود میں تم سے ملنے کی تم سے بات کرنے کی ، اور "وہ ، وہ جو رینگ یاد ھے تمہیں وہ میں نے ہی بھیجی تھی جسے----

کیا وہ سب آپ نے کیا تھا---؟؟؟ "

exponovels

فحان کی بات کاٹتی وہ بے یقینی سے اسے دیکھتی بول پڑی اور ساتھ ہی سٹول سے اٹھ کھڑی ہوئی مگر فحان اس کا ھاتھ تھام کر اسے جانے سے روک چکا تھا۔۔۔

یار دیکھو تم نے پرامس کیا ھے ناراض نہیں ھو گی نا غصہ کرو گی ، اور " دیکھو نا یار خدا کو بھی میری محبت اتنی سچی اور اچھی لگی کہ تم سے مجھے ایسے ملوا دیا ، تمہیں معلوم ھے ابھی تک مجھے یقین نہیں آ رہا کے تم

exponovels

اب میری بیوی ہو ایسا کیسے ہو سکتا ہے عنایہ یہ سچ نہیں ہے تم کوئی

اور ہو بس میری عنایہ کا چہرا لگا لیا تم نے ، میں کیا کروں کوئی تو یقین

"دلاؤ مجھے کہ تم ہی عنایہ ھو---

کیا کیا بولے جا رہے ہیں ، آپ نے مجھے پہلے کیوں نہیں بتایا یہ "

"سب----

exponovels

عنایہ واپس سے سٹول پر بیٹھتی فحان سے گویا ہوئی جو اسے ہی مسلسل دیکھے جا رہا تھا۔۔۔

"کیسے بتاتا ہمت ہی نہیں تھی ، یار تم زندگی ہو میری آئی سویر بہت بہت لو کرتا ہوں ، پلیز عنایہ مجھے کبھی مت چھوڑنا ورنہ یہ فحان مر جائے گا۔۔۔"

exponovels

فحان کی محبت اس کی آنکھوں میں موجود صاف دکھائی دیتی وہیں ان میں

موجود اب آنسو دیکھ عنایہ کو بھی اس کی باتوں کا یقین آگیا اور وہ دل

ہی دل میں فحان کی محبت کو قبول کرنے لگی مگر بولی کچھ نہیں مزید کچھ

دیر تک باتیں کرنے کے بعد فحان پھر سے سو گیا جبکہ عنایہ اسے

دیکھتی اس کے کہی گئی باتوں پر غور کرنے لگی---

exponovels

اب عنایہ کو بھی فحان کی باتیں اس کی موجودگی اچھی لگنے لگی تھی وہ اس کے کام بھی خود کرتی اسے پانی پلانا اس سے باتیں کرنا سب دل سے کرتی وہ ، پورے دو دنوں سے وہ فحان کے ساتھ اسی ھوسپیٹل میں تھی نرس سے کہہ کر ڈریپس چینج کروانا جب وہ سو جاتا تو اس کے جاگنے کا انتظار کرتی وہ تاکہ اس سے بات کر سکے، کمرے میں صوفہ موجود بھی تھا مگر وہ اسی سٹول پر بیٹھی بیٹھی فحان کے قریب ہی سو جاتی اسے خود نہیں معلوم تھا کہ وہ صرف کیئر کر رہی ھے یا کچھ نئے جذبات جنم لے چکے ھیں اس کے دل میں فحان کے لیے خیر جو بھی تھا اب اس

exponovels

کے پاس بس فحان کا رشتہ ہی موجود تھا اس دنیا میں جس کے ساتھ

شاید اسے پوری زندگی گزارنی تھی یا پھر کچھ دنوں کا ساتھ تھا یہ----

exponovels

exponovels

کیسا یہ تیرا عشق

از قلم--- ملیشہ رانا

exponovels

چیپٹر 11

آج کا دن عنایہ سمیت فحان دونوں کے لیے بہت اہمیت کا حامل تھا

وجہ آج ان دونوں کی فحان کے گھر اس کی حویلی روانہ ہونے کی تھی ان

کچھ دونوں میں فحان نے تقریباً باتوں باتوں میں اسے ہر بات سے ہی

آگاہ کر دیا تھا جس سے عنایہ بھی کافی ایکسائیٹڈ تھی اس کے بڑے

بھائی اور بابا سے ملنے کے لیے ، جتنی تعریفیں اس نے فحان کے بڑے

exponovels

بھائی کی سنی تھیں اتنی ہی اب اس کے دل میں اس کے لیے عزت

اور احترام پیدا ھو گیا تھا اب چونکہ فخان کی چوٹیں بھی کافی حد تک بھر

چکی تھیں اور وہ چلنے پھرنے میں بھی بالکل ٹھیک تھا تو فیصلہ فخان

کا خود ڈرائیونگ کرنے کا تھا جس کے متعلق عنایہ نے کچھ نا کہا وہ

ویسے بھی خود سے زیادہ بات چیت کرنے سے پرہیز کرتی تھی یہ ہمیشہ

سے عادت میں شمار تھا اس کے۔۔۔

exponovels

صبح کا وقت تھا جب ڈاکٹر سے صلح مشورہ کرنے کے بعد ڈسچارج ہو کر فحان ڈرائیو سے اپنی گاڑی ہوسپیٹل منگوا کے عنایہ کو لیے سب سے پہلے شاپنگ مال چلا گیا جہاں عنایہ کے لاکھ منع کرنے کے باوجود اس نے دل کھول کر عنایہ کے لیے شاپنگ کی اور پھر ان سب شاپنگ بیگز کو گاڑی میں رکھے اپنے گاؤں کے سفر پر نکل پڑا راستے سارے عنایہ خاموش رہی اسے وہ تمام واقعہ یاد آنے لگے تھے جب نازش کے ساتھ وہ اس جگہ گئی تھی ، ایک خوف عنایہ کے اندر اپنے پنجے گاڑھے جا رہا تھا مگر بظاہر وہ خاموش ہی رہی ہمیشہ کی طرح اب بھی وہ سفر کے

exponovels

درمیان سو گئی تھی مگر فحان مسکرا کر اسے دیکھتا مسلسل ڈرائیونگ کرتا رھا جب اچانک اسے اس کے بڑے بھائی کی کال آ گئی جسے گاڑی روک کر اس نے پک کیا---

کہاں ھے تو چھوٹے مجھے معلوم چلا تو ھوسپٹل سے ڈسچارج ھو گیا مگر " تو تو گھر بھی موجود نہیں ھے ، ارادے کیا ھیں تیرے---؟؟؟

exponovels

اپنے بڑے بھائی کی بات سن وہ عنایہ کو دیکھتے ھنسنے لگا۔۔۔

ارادے تو بہت نیک ھیں بھائی ، سرپرائز ھے آپ سب کے لیے "

میرے پاس ، کچھ دیر میں آپ کو معلوم چل جائے گا اب بائے بعد

"میں بات ھوتی ھے۔۔۔

exponovels

اپنی بات کہنے کے ساتھ ہی فحان نے بغیر کوئی جواب سنے کال کاٹ دی اور پھر سے دل ہی دل میں خوش ھوتا ڈرائیونگ کرنے لگا۔۔۔۔

کرم پور گاؤں تقریباً آدھے گھنٹے کی مسافت کے بعد آنے والا تھا تب عنایہ بھی نیند سے جاگ اٹھی لیکن جیسے جیسے وہ دونوں گاؤں کے اندر داخل ھو رھے تھے ویسے ہی وہاں کے لوگ اور راستے سے خوفزدہ ھوتی وہ چیخنے لگی۔۔۔۔

exponovels

پلیز میں نے نہیں جانا یہاں ، مجھے واپس چھوڑ دو یہاں پر میری "

دوست کو قتل کیا بہت بے رحمی سے جان لے لے اس کی ، اب وہ

مجھے بھی مار دے گا ، بابا کو مار دیا اس نے اب میری باری ھے نہیں

"چھوڑے گا وہ مجھے----

exponovels

مسلسل رونے کے ساتھ کانپتی ہوئی وہ نیچے کو ہی جھکے جا رہی تھی

جیسے سیٹ کے نیچے چھپ کر وہ خود کو گاؤں والوں کی نظروں اور رانا

زارون سے بچا لے گی---

کیا بول رہی ہو عنایہ ، ہوا کیا ، کس نے کیا ، بتاؤ مجھے----؟؟؟ "

exponovels

گاڑی کی سپیڈ کم کر کے وہ عنایہ کو حیرانگی سے دیکھتا سوال کرنے لگا

اسے بے چینی اس بات کی تھی کہ عنایہ کس سے خوفزدہ ھے کون اس

کی محبت کو مارنا چاہتا ھے---

پ---پتہ نہیں مجھے نہیں معلوم ، کون تھے وہ لوگ مگر میری زندگی "

"برباد کر دی اس شخص نے ، مجھ سے سب کچھ چھین لیا--------

exponovels

سہمی ہوئی نظروں سے فحان کو دیکھتی وہ سب کچھ بتانے لگی کیسے نازش کے ساتھ وہ یہاں آئی تھی ، اور پھر نازش کی موت کے بعد اس کے بابا کو اس سے دور کر دیا گیا۔۔۔۔

یار اب کون ہوں گے یہ لوگ ، شاید دوسرے گاؤں کے ہمارے " دشمن ، ھاں یہی ھوں گے عنایہ تم فکر مت کرو میں ہوں نا ، ہم گھر پہنچ کر بھائی جی کو سب بتا دیں گے تم دیکھنا ساری حقیقت معلوم کر

exponovels

لیں گے میرے بھائی جی ، اب تم رانا فحان کی بیوی ھو کوئی بری نظر

، سے دیکھ بھی نہیں سکتا تمہیں نقصان پہنچانا تو بہت دور کی بات ھے

"اب ریلیکس کرو خود کو ، اوکے چلو ٹھیک سے بیٹھو۔۔۔۔

عنایہ کو تسلی دی کر ھاتھ پکڑ کے اس نے اسے دوبارہ ٹھیک طرح

سیٹ پر بیٹھا دیا اور ساتھ ہی گاڑی کی سپیڈ بڑھا دی اگلے 10 منٹ

میں فحان نے اپنی گاڑی ایک بہت بڑی حویلی میں داخل کی تھی اور

exponovels

صحن میں لے جا کر روک دی ، وہیں اس کی گاڑی کی آواز سن کر کوئی تیزی سے باہر کی سمت بڑھا تھا ، فخان مسکراتے ہوئے گاڑی سے باہر نکلا تبھی اچانک کسی نے اس کو بازو سے پکڑ اپنے جانب کرنے کے بعد مضبوطی سے اپنے سینے سے لگا لیا۔۔۔

آگیا میرا شہزاد ، کب سے انتظار تھا میری جان ، جانتا تھا میں تو یہیں آ" رہا ہے تیرے بھائی جی تو سب خبر ہوتی ہے تیری اور یہ بھی معلوم

exponovels

ھے مجھے تیرا سرپرائز کیا ھے ، میرے شیر نے شادی بھی شاہی انداز

"میں کی اچانک اور اپنی مرضی سے---

کافی دیر تک فحان کو گلے لگائے وہ ھنستا ھوا اس کی تعریفیں کیے جا رھا

تھا وہیں عنایہ خوفزدہ سی گاڑی میں ہی بیٹھی رہی تب فحان اس سے

الگ ھوا اور پلٹ کر گاڑی میں اب تک موجود عنایہ کو دیکھا---

exponovels

"اندر کیوں بیٹھی ہو ، باہر آؤ عنایہ۔۔۔ "

فحان کا حکم ملتے ہی عنایہ فوراً گاڑی سے باہر آ گئی اور خوفزدہ سی نظروں ، سے اس کی جانب دیکھا اور پھر اس کے قریب کھڑے رانا زارون کو وہیں عنایہ کو فحان کی بیوی کے روپ میں دیکھ زارون کی ٹانگیں صدمے کے باعث لڑکھڑا گیئں اور وہ گرنے لگا مگر فحان جھٹ سے سہارا دے کر اسے سنبھال چکا تھا۔۔۔

exponovels

بھائی جی کیا ھوا ، آپ ٹھیک ھیں----؟؟؟ "

زارون آنکھیں پھاڑے اور منہ کھولے لگاتار بغیر پلکیں جھپکائے بس

عنایہ کو ہی دیکھے جا رھا تھا اس کی ایسی حالت دیکھ فحان کو فکر ھونے

لگی تبھی وہ زارون کے چہرے کو ھاتھ لگاتا اس سے سوال کرنے لگا

تب عجیب سی نظروں سے اس نے فحان کو دیکھا اور پھر خود کو فحان کا

exponovels

سہارا لیے دیکھ ایک جھٹکے سے وہ اس سے الگ ہو گیا ، جس لڑکی کو

، پاگلوں کی طرح وہ ہر جگہ ڈھونڈ رہا تھا اب وہ اسے ملی بھی تو کیسے

اسی کے چھوٹے بھائی کے نکاح میں ، بات تو صدمے کی ہی تھی مگر

وہ اب خود کو کمپوز کرنے میں مصروف ہو گیا تھا۔۔۔۔

"بھائی جی کیسی لگی آپکو میری جان ، میری عنایہ۔۔۔ "

exponovels

عنایہ کے قریب جا کر اس کے کاندھے پر ھاتھ رکھے فحان نے زرد

چہرے میں موجود زارون سے پوچھا تو وہ جبڑے بھنچے اپنے چہرے کا رخ

موڑ گیا۔۔۔

پاگل ہو گیا ھے تو ، کیا بکواس کر رہا ھے تجھے یہی ملی تھی نکاح "

"کرنے کو۔۔۔

exponovels

فحان کو عنایہ کے قریب دیکھ وہ آپے سے باہر ہونے لگا۔۔۔۔

بھائی جی کیا بات ہے آپ ایسے برتاؤ کیوں کر رہے ہو ، مجھے معلوم "
ہے آپ ناراض ہیں لیکن عنایہ کو کچھ مت کہیں پلیز محبت ہے وہ
میری ، یار بھائی جی کیا کرتا میں مجبوری تھی میری ورنہ مر جاتا ، میں
عنایہ کو کھو نہیں سکتا کبھی نہیں ، پلیز پلیز بھائی جی مان جائیں ، اگر
آپ ایسے کریں گے تو بابا سائیں کو کون منائے گا ، غور سے دیکھیں تو

exponovels

سہی کتنی پیاری اور معصوم بہو ڈھونڈی ھے میں نے آپ سب کے

"لیے۔۔۔۔

فحان کی باتیں سن غصے اور تکلیف کے ملے جلے احساس سمیت زارون

کی آنکھوں میں آنسو آ گئے۔۔۔۔

exponovels

میں جانتا ھوں بھائی جی آپ نے مجھے معاف کر دیا ، کچھ تو بولیں "

میں ٹھیک کہہ رھا ھوں نا بھائی جی----؟؟؟

فحان زارون کے قریب ھوتے اس کے گلے لگ کر بولا تو اپنی آنکھیں

موندے وہ خود کو کمپوز کرنے لگا----

"ہاں ہاں ٹھیک ھے تو---- "

exponovels

خاموش کھڑی عنایہ کو حسرت بھری نظروں سے دیکھتا وہ بہت ضبط سے بولا مگر مسلسل اس کی نظریں عنایہ پر ہی ٹکی ہوئی تھیں----

عنایہ میں نے بالکل درست کہا تھا میرے بھائی جی بہت محبت " کرتے ھیں مجھ سے وہ فوراً مان جائیں گے اور دیکھ لو ایسے ہی ھوا ، کیا "ھوا بھائی آپ کی آنکھوں میں آنسو کیوں----

exponovels

زارون سے الگ ھونے کے بعد عنایہ سے بولتا وہ واپس زارون کو دیکھتا

اس کے آنسوؤں کی وجہ دریافت کرنے لگا جو تقریباً آنکھیں سے چھلک ہی

پڑے تھے اپنی محبت کو کھو دینے کا دکھ کم تھوڑی ھوتا ھے۔۔۔۔

exponovels

"کچھ نہیں چھوٹے ، وہ وہ خوشی سے آ گئے یہ آنسو۔۔۔۔ "

ابھی بھی عنایہ کو ہی نظروں کے حصار میں کیے وہ بظاہر فحان سے

مخاطب تھا۔۔۔۔

او اچھا تو بھائی جی پھر چلیں اندر اب باہر تھوڑی نا کھڑے رہیں "

"گے۔۔۔۔

exponovels

عنایہ کے قریب آ کے اس کا ھاتھ تھامے وہ زارون کے پاس آیا اور پھر دوسرے ھاتھ کو اس کے کاندھے پر رکھ کر حویلی کے اندر داخل ھونے لگا جبکہ ملازم گاڑی سے ان کا سامان نکالنے لگے۔۔۔

بابا سائیں کہاں ھیں بھائی جی ، کیا ہوا بتائیں مجھے بابا کہاں "

"ہیں۔۔۔۔

exponovels

زارون کو خاموش پا کر وہ اپنی بات پر زور دیتے پھر سے بولا تو گہری سوچ

میں ڈوبے زاروں کو سوچ آیا----

وہ ، وہ پاکستان سے باہر گئے ہیں---؟؟؟ "

او چلو اچھا ہی ہوا ورنہ بہت مسلے ہو جانے تھے ، ویسے بھائی جی "

آپ تو خوش ہیں نا میرے فیصلے پر---؟؟؟

exponovels

اچانک رک کر وہ زارون کو سوالیہ نظروں سے دیکھنے لگا۔۔۔

"ہاں ہاں ، ہوں میں خوش۔۔۔"

"شکریہ ، آئی لو یو بھائی جی آپ بہت اچھے ھیں۔۔۔"

exponovels

خوشی سے اچھل کر وہ عنایہ کا ھاتھ چھوڑ زارون کوگلے لگا چکا تھا وہیں

اب بھی زارون عنایہ کو ہی دیکھتے ھوئے اپنے درد کو مزید بڑھائے

جائے۔۔۔

کچھ کھاتے ھیں بھائی جی ، بہت بھوک لگی ہے اور بہت تھک بھی "

"گئے ہیں ہم۔۔۔۔

exponovels

بڑے سے ھال میں پہنچ کر وہ صوفوں پر بیٹھتے عنایہ کو اپنے قریب بیٹھاتا اپنی تھکاوٹ کے بارے میں بتانے لگا ، سچ ہی تو کہہ رہا تھا وہ اس ایکسیڈنٹ کے بعد اتنی دیر ڈرائیونگ کرنے کے بعد تھکن تو ھونا لازمی تھی---

کب ، کب کیا نکاح تو نے---؟؟؟ "

exponovels

"اااہ دو تین دن ہی ہوئے ھیں۔۔۔۔ "

عنایہ کو دیکھتے وہ مسکرا کر بتانے لگا۔۔۔

کس ٹائم۔۔۔؟؟؟ "

exponovels

سب معلوم ھونے کے باوجود بھی ناجانے کیوں وہ فحان سے ایسے

سوال کیے جا رھا تھا۔۔۔

"دوپہر کو کیا تھا بھائی۔۔۔۔ "

فحان نے بالکل سچ بتا دیا وہ پہلے بھی کوئی بات کب چھپاتا تھا اپنے

بھائی سے سوائے عنایہ سے محبت کرنے کی بات۔۔۔۔

exponovels

کی۔۔۔کی۔۔۔کیا پھر ، پھر ان دو تین رات کو کیا کیا تو نے۔۔۔۔؟؟؟ "

کانپتے ہاتھوں اور زبان میں پاگلوں کی طرح برتاؤ کرتے وہ فحان سے یہ

جاننے کی کوشش کرنے لگا کہ ان دو تین راتوں میں وہ عنایہ کے قریب

تو نہیں آیا۔۔۔

exponovels

بھائی شششش---؟؟؟ "

اچانک ایسا سوال پوچھنے پر فجان نے اشارے سے اسے منع کر دیا کہ

عنایہ یہاں موجود ھے تو ابھی یہ سوال مناسب نہیں---

کیا اشارے کیوں کر رھا ھے ، بتا مجھے ان راتوں کو کیا کیا تو نے عنایہ "

"کے ساتھ،----

exponovels

وہ تو جیسے مکمل پاگل ہی ہو گیا تھا عنایہ سمیت فحان کو بھی اس کا ایسا

برتاو عجیب لگا۔۔۔

کچھ نہیں ہوا بھائی جی ، میرا ایکسیڈنٹ ہوا تھا ، ہو سپیٹل میں تھے "

، ہم تو رات کو ہم صرف سوئیں گے ہی نا ، جیسے پوری دنیا سوتی ہے

exponovels

آففف بھائی جی آپ بھی کن باتوں کو لے کر بیٹھے ہیں ، یار کچھ کھانے

"کو دے دیں پھر ہم نے سونا بھی تو ہے تاکہ تھکاوٹ دور ھو۔۔۔۔

ک۔۔۔کیوں سونا ہے یہاں بیٹھ تو۔۔۔؟؟؟ "

عنایہ کے ساتھ کمرے میں جانے کا سن کر ہی زارون پاگل ھونے

لگتا۔۔۔۔

exponovels

لو بھائی جی یہ کیا بات ھوئی ، یار آپ کی طبیعت تو ٹھیک ہے ، آج "

آپ ایسی بہکی بہکی باتیں کیوں کر رہے ہیں----؟؟؟

فحان نے زارون کی پیشانی کو چھوتے اس سے سوال کیا تو اپنے لبوں کو

تر کرتا وہ خود کو کمپوز کرنے لگا ، اگلی کچھ دیر میں ان سب نے کھانا کھایا

جس میں عنایہ تو سب کچھ نا ھونے کے برابر کھا رہی تھی اسے زارون کی

exponovels

نظروں سے کوفت ہی اتنی ہو رہی تھی وہیں زارون خود کھانے کی بجائے عنایہ کو دیکھتے ناجانے کیا سوچنے میں مصروف تھا ، جیسے ہی کھانا مکمل ہوا ویسے ہی وہ دونوں اٹھ کر اپنے کمرے میں جانے لگے تب فوراً زارون نے فحان کا ھاتھ پکڑ کر اسے روک لیا۔۔۔

فحان تو میرے ساتھ آ ، عنایہ کو چھوڑ دے کمرے میں وہ سو "جائے۔۔۔"

exponovels

بے چینی سے نظریں چراتا وہ فحان سے کہنے لگا اس وقت خود وہ ہی نہیں جانتا تھا کیا کرے جا رہا ھے---

"کیوں بھائی جی ، وجہ کیا ھے میں تھک گیا ھوں یار--- "

"کہا نا تجھے چل مطلب چل---- "

exponovels

فحان کو گھورتے اس نے سختی ظاہر کی تو بچارے فحان کو ماننا ہی پڑا۔۔۔

"اچھا ٹھیک ہے یار، عنایہ یار سامنے جو کمرہ موجود ھے وہ ہمارا ھے تم جا کر آرام کرو۔۔۔"

exponovels

عنایہ نے سر اثبات میں ہلاتے چلنا شروع کر دیا تب فخان بھی زارون کے ساتھ ھال میں موجود صوفوں کی طرف قدم اٹھانے لگا ابھی وہ بیٹھا بھی نہیں تھا جب اچانک زارون نے کھینچ کر اسے تپھڑ مار دیا ، حیرانگی سے آنکھیں پھیلائے فخان اپنے منہ پر ھاتھ رکھ کر اپنے بڑے بھائی کو دیکھنے لگا۔۔۔

exponovels

آپ نے مجھے مارا ، زندگی میں پہلی دفعہ آپ نے مجھ پر ھاتھ اٹھایا "

بھائی جی مگر کیوں---؟؟؟

اتنا بڑا تو نے قدم کیسے اٹھایا ، اتنا بڑا تو ہو گیا ہے جو مجھ سے بابا سے "

"پوچھنے کی توفیق نہیں ھوئی تجھے---

exponovels

سب جانتے ہوئے بھی وہ صرف عنایہ کی وجہ سے اس بات کو وجہ بنا

کر فحان پر اپنا غصہ اتار رہا تھا۔۔۔

"یار بھائی کہا تو ہے مسلہ ہو گیا تھا میں مر جاتا یار اس کے بغیر ،

"بہت مشکل سے دوبارہ ملی تھی اب کیسے کھو دیتا اسے۔۔۔۔

exponovels

اگلے ہی پل فحان نے ساری بات بتا دی اور ساتھ ہی عنایہ کے متعلق

ایک ایک بات سے زارون کو آگاہ کر دیا۔۔۔

تو یہ بتا عنایہ نے اس کے باپ کے قاتل کی شکل تو نہیں "

دیکھی۔۔۔۔؟؟؟

اپنی پیشانی سے پسینہ صاف کرتے وہ سوال کرنے لگا۔۔۔

exponovels

یار کہاں ، نہیں دیکھی شکل یہی تو مسلۂ ہے ، پر بھائی جی آپ "

"پرامس کریں ضرور ڈھونڈیں گے اس شخص کو۔۔۔۔

زارون کا ھاتھ تھام کر وہ اس سے وعدہ طلب کر رھا تھا وہیں زارون

نے اپنا ھاتھ اس کی گرفت سے آزاد کروا لیا۔۔۔

exponovels

"ہاں ہاں ڈھونڈ لوں گا میں ، تو بیٹھ ادھر۔۔۔۔ "

فحان کو لیے بیٹھے وہ جان بوجھ کر ادھر اُدھر کی باتیں کرنے لگا فحان بار بار کمرے میں جانے کی بات کرتا مگر وہ اسے جانے نا دیتا الٹا اب وہ اسے پاس بیٹھائے زبردستی ڈرنک کروانے لگا ، جو کہ فحان نے لاکھ منع کرنے کے باوجود کر بھی لی ، آدھی رات ہو گئی مگر وہ ویسے ہی دونوں بیٹھے ڈرنک کیے جا رہے تھے۔۔۔

exponovels

سچ بتا ، تم دونوں میں کچھ ہوا تو نہیں----؟؟؟ "

ابھی تک وہ اسی بات پر اٹکا ہوا تھا اب نشے میں فحان سے حقیقت

پوچھنے لگا---

exponovels

"کہاں یار بھائی جی ، ایک کس تک نا کر سکا اب تک ، لیکن آج آپ کا

، چھوٹا ایسے نہیں چھوڑے گا عنایہ کو

بس بس بھائی جی اور نہیں پی سکتا میں ، اب تو مجھے کمرے میں جانا

ھے اپنی عنایہ کے پاس۔۔۔۔"

فحان لڑکھڑاتا ھوا اٹھ کھڑا ھوا تب اسے بازو سے پکڑ زبردستی زارون نے

واپس بیٹھا دیا۔۔۔

exponovels

"کیوں جا رہا ہے کمرے میں ، یہیں سو جا۔۔۔ "

لو کیوں یار ، اتنی پیاری میری دلہن کمرے میں موجود ہے تو میں کیوں "

"یہاں سوؤں ، آپ سو جائیں مجھے جانا ھے۔۔۔

exponovels

زارون سے کہتے وہ لڑکھڑاتا ھوا اپنے کمرے میں چلا گیا اور اندر سے لاک لگا

لیا وہیں زارون بند دروازے کو دیکھتا بے چین ھونے لگا۔۔۔۔

exponovels